ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ:- نصیر احمد قمر

جلد 24 | جمعۃ المبارک 13/اکتوبر 2017ء | 22 محرّم 1439 ہجری قمری ❁ 13/اخاء 1396 ہجری شمسی | شمارہ 41

جمعہ کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے حضور جمعوں میں آنے کے حساب سے بیٹھے ہوں گے یعنی پہلا، دوسرا، تیسرا، پھر انہوں نے کہا چوتھا اور چوتھا بھی اللہ تعالیٰ کے دربار میں بیٹھنے کے لحاظ سے کوئی دُور نہیں۔

(ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ باب ماجاء فی التھجیر الی الجمعۃ)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک زمانی معراج بھی تھا جس سے یہ غرض تھی کہ تا آپ کی نظر کشفی کا کمال ظاہر ہو اور نیز ثابت ہو کہ مسیحی زمانہ کے برکات بھی درحقیقت آپ ہی کے برکات ہیں جو آپ کی توجہ اور ہمت سے پیدا ہوئی ہیں۔

حاشیہ: ”بعض احادیث میں یہ پایا جاتا ہے کہ دمشق کے مشرقی طرف کوئی منارہ ہے جس کے قریب مسیح کا نزول ہوگا۔ سو یہ حدیث ہمارے مطلب سے کچھ منافی نہیں ہے کیونکہ ہم کئی دفعہ بیان کر چکے ہیں کہ ہمارا یہ گاؤں جس کا نام قادیاں ہے اور ہماری یہ مسجد جس کے قریب منارہ طیار ہوگا دمشق سے شرقی طرف ہی واقع ہیں۔ حدیث میں اس بات کی تصریح نہیں کہ وہ منارہ دمشق سے ملحق اور اُس کی ایک جزو ہوگا بلکہ اس کے شرقی طرف واقع ہوگا۔ پھر دوسری حدیث میں اس بات کی تصریح ہے کہ مسجد اقصیٰ کے قریب مسیح کا نزول ہوگا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ منارہ یہی مسجد اقصیٰ کا منارہ ہے اور دمشق کا ذکر اُس غرض کے لئے ہے جو ہم ابھی بیان کر چکے ہیں۔ اور مسجد اقصیٰ سے مراد اس جگہ یروشلم کی مسجد نہیں ہے بلکہ مسیح موعود کی مسجد ہے جو باعتبار بُعد زمانہ کے خدا کے نزدیک مسجد اقصیٰ ہے۔ اس سے کس کو انکار ہو سکتا ہے کہ جس مسجد کی مسیح موعود بنا کرے وہ اس لائق ہے کہ اس کو مسجد اقصیٰ کہا جائے جس کے معنے ہیں **مسجد ابعد**۔ کیونکہ جب کہ مسیح موعود کا وجود اسلام کے لئے ایک انتہائی دیوار ہے اور مقرر ہے کہ وہ آخری زمانہ میں اور بعید تر حصۂ دنیا میں آسمانی برکات کے ساتھ نازل ہوگا۔ اس لئے ہر ایک مسلمان کو یہ ماننا پڑتا ہے کہ مسیح موعود کی مسجد مسجد اقصیٰ ہے کیونکہ اسلامی زمانہ کا خط ممتد جو ہے اس کے انتہائی نقطہ پر مسیح موعود کا وجود ہے لہٰذا مسیح موعود کی مسجد پہلے زمانہ سے جو صدر اسلام ہے بہت ہی بعید ہے۔ سو اس وجہ سے مسجد اقصیٰ کہلانے کے لائق ہے اور اس مسجد اقصیٰ کا منارہ اس لائق ہے کہ تمام میناروں سے اونچا ہو کیونکہ یہ منارہ مسیح موعود کے احقاق حق اور صَرفِ ہمت اور اتمامِ حجّت اور اعلاء ملّت کی جسمانی طور پر تصویر ہے پس جیسا کہ اسلامی سچائی مسیح موعود کے ہاتھ سے اعلیٰ درجہ کے ارتفاع تک پہنچ گئی ہے اور مسیح کی ہمت ثریّا سے ایمان گم گشتہ کو واپس لا رہی ہے اسی کے مطابق یہ مینار بھی روحانی امور کی عظمت ظاہر کر رہا ہے۔ وہ آواز جو دنیا کے ہر چہار گوشہ میں پہنچائی جائے گی وہ روحانی طور پر بڑے اونچے مینار کو چاہتی ہے۔ قریبًا بیس برس ہوئے کہ مَیں نے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں خدا تعالیٰ کا یہ کلام جو میری زبان پر جاری کیا گیا لکھا تھا۔ یعنی یہ کہ **انا انزلناہ قریبًا من القادیان۔ وبالحق انزلناہ وبالحق نزل۔ صدق اللہ ورسولہ وکان امر اللہ مفعولا۔** دیکھو براہین احمدیہ صفحہ 498۔ یعنی ہم نے اس مسیح موعود کو قادیان میں اتارا ہے اور وہ ضرورتِ حقّہ کے ساتھ اُتارا گیا اور ضرورت حقّہ کے ساتھ اترا۔ خدا نے قرآن میں اور رسول نے حدیث میں جو کچھ فرمایا تھا وہ اُس کے آنے سے پورا ہوا۔ اس الہام کے وقت جیسا کہ مَیں کئی دفعہ لکھ چکا ہوں مجھے کشفی طور پر یہ بھی معلوم ہوا تھا کہ یہ الہام قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے اور اس وقت عالم کشف میں میرے دل میں اس بات کا یقین تھا کہ قرآن شریف میں تین شہروں کا ذکر ہے۔ یعنی مکّہ اور مدینہ اور قادیاں کا۔ اس بات کو قریباً بیس برس ہو گئے جبکہ مَیں نے براہین احمدیہ میں لکھا تھا اب اس رسالہ کی تحریر کے وقت میرے پر یہ منکشف ہوا کہ جو کچھ براہین احمدیہ میں قادیان کے بارے میں کشفی طور پر مَیں نے لکھا یعنی یہ کہ اس کا ذکر قرآن شریف میں موجود ہے درحقیقت یہ صحیح بات ہے کیونکہ یہ یقینی امر ہے کہ قرآن شریف کی یہ آیت کہ سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ معراج مکانی اور زمانی دونوں پر مشتمل ہے اور بغیر اس کے معراج ناقص رہتا ہے۔ پس جیسا کہ سیر مکانی کے لحاظ سے خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد الحرام سے بیت المقدس تک پہنچا دیا تھا ایسا ہی سیر زمانی کے لحاظ سے آنجناب کو شوکت اسلام کے زمانہ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تھا برکات اسلامی کے زمانہ تک جو مسیح موعود کا زمانہ ہے پہنچا دیا☆۔ پس اس پہلو کے رو سے جو اسلام کے انتہاء زمانہ تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سیر کشفی ہے مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے جو قادیاں میں واقع ہے جس کی نسبت براہین احمدیہ میں خدا کا کلام یہ ہے۔ مُبَارِكٌ وَّ مُبَارَكٌ وَّكُلُّ اَمۡرٍ مُّبَارَكٍ يُّجۡعَلُ فِيۡهِ۔ اور یہ مبارک کا لفظ جو بصیغہ مفعول اور فاعل واقع ہوا قرآن شریف کی آیت بَارَکۡنَا حَوۡلَہٗ کے مطابق ہے۔ پس کچھ شک نہیں جو قرآن شریف میں قادیان کا ذکر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ۔ اس آیت کے ایک تو وہی معنے ہیں جو علماء میں مشہور ہیں یعنی یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکانی معراج کا یہ بیان ہے۔ مگر کچھ شک نہیں کہ اس کے سوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک زمانی معراج بھی تھا جس سے یہ غرض تھی کہ تا آپ کی نظر کشفی کا کمال ظاہر ہو اور نیز ثابت ہو کہ مسیحی زمانہ کے برکات بھی درحقیقت آپ ہی کے برکات ہیں جو آپ کی توجہ اور ہمت سے پیدا ہوئی ہیں۔ اسی وجہ سے مسیح ایک طور سے آپ ہی کا روپ ہے۔ اور وہ معراج یعنی بلوغ نظر کشفی دنیا کی انتہا تک تھا جو مسیح کے زمانہ سے تعبیر کیا جاتا ہے اور اس معراج میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر فرما ہوئے وہ مسجد اقصیٰ یہی ہے جو قادیاں میں بجانب مشرق واقع ہے جس کا نام خدا کے کلام نے مبارک رکھا ہے۔ یہ مسجد جسمانی طور پر مسیح موعود کے حکم سے بنائی گئی ہے اور روحانی طور پر مسیح موعود کے برکات اور کمالات کی تصویر ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بطور موہبت ہیں اور جیسا کہ مسجد الحرام کی روحانیت حضرت آدم اور حضرت ابراہیم کے کمالات ہیں اور بیت المقدس کی روحانیت انبیاء بنی اسرائیل کے کمالات ہیں ایسا ہی مسیح موعود کی یہ مسجد اقصیٰ جس کا قرآن شریف میں ذکر ہے اس کے روحانی کمالات کی تصویر ہے۔“

... ...

★**حاشیہ در حاشیہ**: شوکت اسلامی کا زمانہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تھا اس کا اثر غالب یہ تھا کہ حضرت موسیٰ کی طرح مومنوں کو کفار کے حملہ سے نجات دی اس لئے بیت اللہ کا نام بھی بیت آمن رکھا گیا۔ لیکن زمانہ برکات کا جو مسیح موعود کا زمانہ ہے اس کا یہ اثر ہے کہ ہر قسم کے آرام زمین میں پیدا ہو جائیں اور نہ صرف امن بلکہ عیش رغد بھی حاصل ہو۔ **منہ**

(خطبہ الہامیہ مع اردو ترجمہ صفحہ 31 تا 34۔ شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)......................

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہماری اصلاح کے لئے جو انتظام فرمایا اس میں ایک جلسہ سالانہ کا انتظام بھی ہے تا کہ ہم اپنی علمی، اعتقادی اور عملی بہتری اور ترقی کے سامان کر سکیں۔ اس وقت مَیں آپ کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مختلف وقتوں میں کہے گئے بعض ارشادات پیش کروں گا جو آپ نے اپنے ماننے والوں کی اصلاح اور بہتری اور ان کے معیار تقویٰ اور اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنے اور ان کی عملی حالتوں کو بہتر کرنے کے لئے ارشاد فرمائے۔

خدا تعالیٰ کی سچی اور حقیقی محبت، بنی نوع انسان اور اخوان کے حقوق کی نگہداشت اور محبت میں ایک خاص رنگ پیدا کرنے، نماز، توبہ و استغفار اور اعلیٰ اخلاق کے حصول اور تقویٰ اختیار کرنے اور دعاؤں کی طرف خصوصی توجہ دینے اور افراد جماعت میں باہمی اخوت و ہمدردی کو اختیار کرنے اور اپنے اندر عملی پاک تبدیلیاں کرنے سے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے اہم تاکیدی نصائح۔

جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر 28؍اگست 2017ء بروز جمعۃ المبارک سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حدیقۃ المہدی (آلٹن) میں افتتاحی خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

"اگر تم ایماندار ہو تو شکر کرو اور شکر کے سجدات بجا لاؤ کہ وہ زمانہ جس کا انتظار کرتے کرتے تمہارے بزرگ آباء گزر گئے اور بے شمار روحیں اس کے شوق میں ہی سفر کر گئیں وہ وقت تم نے پا لیا۔ اب اس کی قدر کرنا یا نہ کرنا اور اس سے فائدہ اٹھانا یا نہ اٹھانا تمہارے ہاتھ میں ہے"۔ فرمایا "مَیں اس کو بار بار بیان کروں گا اور اس کے اظہار سے مَیں رک نہیں سکتا کہ مَیں وہی ہوں جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا تا کہ دین کو تازہ طور پر دلوں پر قائم کیا جائے"۔ (فتح اسلام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 8-7)

اللہ تعالیٰ کا ہم پر بڑا فضل اور احسان ہے کہ اس نے ہمیں اپنے اس فرستادہ کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی جو اس زمانے میں اصلاحِ خلق کے لئے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننا ہم پر یہ ذمہ داری ڈالتا ہے کہ ہم آپ کے ارشادات اور نصائح کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں تبھی ہم اپنی اصلاح بھی کر سکتے ہیں اور تبھی ہم آپ کی بیعت میں آنے اور آپ کو ماننے کے مقصد کو پورا کر سکتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہماری اصلاح کے لئے جو انتظام فرمایا اس میں ایک جلسہ سالانہ کا انتظام بھی ہے تا کہ ہم اپنی علمی، اعتقادی اور عملی بہتری اور ترقی کے سامان کر سکیں۔ اس وقت مَیں آپ کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مختلف وقتوں میں کہے گئے بعض ارشادات پیش کروں گا جو آپ نے اپنے ماننے والوں کی اصلاح اور بہتری اور ان کے معیار تقویٰ اور اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنے اور ان کی عملی حالتوں کو بہتر کرنے کے لئے ارشاد فرمائے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں تقریباً ایک چوتھائی تعداد مسلمانوں کی ہے۔ اکثریت پوچھنے پر یہ جواب دیتی ہے کہ الحمد للہ ہم مسلمان ہیں لیکن عملاً نہ عبادتوں کا صحیح اِدراک ہے جس سے حقوق اللہ کی ادائیگی کر سکیں نہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی ہے۔ آئے دن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے نام پر ظلم ہم بہت سے مسلمانوں سے دیکھتے ہیں، ان کے عملوں سے دیکھتے ہیں۔

ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ: "مَیں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ تا ایمانوں کو قوی کروں اور خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھلاؤں"۔ (کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 292-291 حاشیہ) اور یہ وجود اس وقت ثابت ہوتا ہے جب خدا تعالیٰ سے خالص محبت کا اظہار بھی ہو۔

آپ نے ہمیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے سچی محبت بغیر کسی بدلے اور انعام کے ہونی چاہئے اور حقیقت میں خدا تعالیٰ سے یہی بے غرض محبت ہے جو ایک مسلمان کو حقیقی مسلمان بناتی ہے نہ کہ ایسے مسلمانوں کی طرح جو بعض شدت پسند دہشتگرد یا دہشتگرد تنظیموں کے ممبر پکڑے گئے تو ان کے سامانوں میں سے عجیب و غریب قسم کی عورتوں کی چیزیں نکلیں۔ پوچھنے والوں نے پوچھا یہ تم نے کس لئے رکھی ہوئی ہیں؟ اور پریس اس کا بڑا مذاق اڑا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم شہید ہوں گے اور جنت میں جائیں گے تو یہ جنت میں حوروں کو تحفہ دینے کے لئے رکھی ہوئی ہیں۔ یہ حال ہے مسلمانوں کی حالت کا۔

بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ سے کیسی محبت ہونی چاہئے اور مسلمان کیسا ہونا چاہئے۔ آپ نے فرمایا کہ "مسلمان وہ ہے جو اپنے تمام وجود کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے وقف کر دے اور سپرد کر دے اور اعتقادی اور عملی طور پر اس کا مقصود اور غرض اللہ تعالیٰ ہی کی رضا اور خوشنودی ہو اور تمام نیکیاں اور اعمال حسنہ جو اُس سے صادر ہوں وہ بمشقّت اور مشکل کی راہ سے نہ ہوں بلکہ ان میں ایک لذّت اور حلاوت کی کشش ہو جو ہر قسم کی تکلیف کو راحت سے تبدیل کر دے"۔ فرمایا "حقیقی مسلمان اللہ تعالیٰ سے پیار کرتا ہے یہ کہہ کر اور مان کر کہ وہ میرا محبوب و مولا پیدا کرنے والا اور محسن ہے اس لئے اس کے آستانہ پر سر رکھ دیتا ہے۔ سچے مسلمان کو اگر کہا جاوے کہ ان اعمال کی پاداش میں کچھ بھی نہیں ملے گا اور نہ بہشت ہے اور نہ دوزخ ہے اور نہ آرام ہیں، نہ لذّات ہیں تو وہ اپنے اعمالِ صالحہ اور محبتِ الٰہی کو ہرگز ہرگز چھوڑ نہیں سکتا"۔ یہ ہے حقیقی مسلمان کی تعریف۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ دوسرے لوگ ہم سے زیادہ اچھے حالات میں ہیں۔ ان کو آسانیاں ہیں، آسائشیں ہیں اور ہم مسلمانوں میں نہیں ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہ دنیا کی آسائشیں اور آسانیاں یہ ہمارا مطمح نظر نہیں ہیں۔ ہمارا مطمح نظر، ہمارا مقصد تو خالصۃً اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنا ہے اور اس کو حاصل کرنے کے لئے تم کوشش کرو۔

آپ فرماتے ہیں "محبت الٰہی کو ہرگز ہرگز نہیں چھوڑ سکتا کیونکہ اس کی عبادات اور خدا تعالیٰ سے تعلق اور اس کی فرمانبرداری اور اطاعت میں فنا کسی پاداش یا اجر کی بناء اور امید پر نہیں ہے بلکہ وہ اپنے وجود کو ایسی چیز سمجھتا ہے کہ وہ حقیقت میں خدا تعالیٰ ہی کی شناخت، اس کی محبت اور اطاعت کے لیے بنائی گئی ہے۔ اَور کوئی غرض اور مقصد اس کا ہے ہی نہیں"۔ فرمایا "اسی لیے وہ اپنی خداداد قوتوں کو جب ان اغراض اور مقاصد میں صرف کرتا ہے" ایک حقیقی مسلمان اپنی تمام تر طاقتوں کو جب ان اغراض و مقاصد میں صرف کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے پہچاننے کے لئے ہیں، اس کی محبت کے لئے ہیں، اس کی ذات کے لئے ہیں، "تو اس کو اپنے محبوبِ حقیقی ہی کا چہرہ نظر آتا ہے۔ بہشت و دوزخ پر اس کی اصلاً نظر نہیں ہوتی"۔

پھر اپنی حالت کے بارے میں بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ "مَیں کہتا ہوں کہ اگر مجھے اس امر کا یقین دلا دیا جاوے کہ خدا تعالیٰ سے محبت کرنے اور اس کی اطاعت میں سخت سے سخت سزا دی جائے گی تو میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میری فطرت ایسی واقع ہوئی ہے کہ وہ ان تکلیفوں اور بلاؤں کو ایک لذّت اور محبت کے جوش اور شوق کے ساتھ برداشت کرنے کو تیار ہے۔ اور باوجود ایسے یقین کے جو عذاب اور دکھ کی صورت میں دلایا جاوے کبھی خدا کی اطاعت اور فرمانبرداری سے ایک قدم باہر نکلنے کو ہزار بلکہ لا انتہا موت سے بڑھ کر اور دکھوں اور مصائب کا مجموعہ قرار دیتی ہے"۔ فرمایا "جیسے اگر کوئی بادشاہ عام اعلان کرائے کہ اگر کوئی ماں اپنے بچے کو دودھ نہ دے گی تو بادشاہ اس سے خوش ہو کر انعام دے گا۔ تو ایک ماں کبھی گوارا نہیں سکتی کہ وہ اس انعام کی خواہش اور لالچ میں اپنے بچے کو ہلاک کرے"۔ فرمایا "اسی طرح ایک سچا مسلمان خدا کے حکم سے باہر ہونا اپنے لیے ہلاکت کا موجب سمجھتا ہے۔ خواہ اس کو اس نافرمانی میں کتنی ہی آسائش اور آرام کا وعدہ دیا جاوے"۔ یہ ہے حقیقی مسلمان کی حالت۔ فرمایا "پس حقیقی مسلمان ہونے کے لیے ضروری ہے کہ اس قسم کی فطرت حاصل کی جاوے کہ خدا تعالیٰ کی محبت اور اطاعت کسی جزا اور سزا کے خوف اور امید کی بناء پر نہ ہو بلکہ فطرت کا طبعی خاصہ اور جزو ہو کر ہو"۔ فرمایا "پھر وہ محبت بجائے خود اس کے لئے ایک بہشت پیدا کر دیتی ہے"۔ جب ایسی محبت پیدا ہو گی تو وہ محبت ہی ایک جنت پیدا کر دیتی ہے، اس جہان کی بھی اور اگلے جہان کی بھی۔ فرمایا "اور حقیقی بہشت یہی ہے۔ کوئی آدمی بہشت میں داخل نہیں ہو سکتا جب تک وہ اس راہ کو اختیار نہیں کرتا ہے"۔ فرمایا "اس لیے مَیں تم کو جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو اسی راہ سے داخل ہونے کی تعلیم دیتا ہوں کیونکہ بہشت کی حقیقی راہ یہی ہے"۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 183-182۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ وہ خالص محبت کا تعلق ہے جو ہم نے اللہ تعالیٰ سے پیدا کرنا ہے۔ یہی وہ محبت ہے جو ہمیں اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ دلائے گی۔ اللہ تعالیٰ سے اس محبت کے فلسفہ کو نہ سمجھنے کی وجہ سے نام نہاد علماء نے جو جہاد کے نام پر ایک طبقے کو ظلم و بربریت کی طرف لگا دیا ہے یہ اسی وجہ سے ہے کہ نہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے محبت کی اور نہ اللہ تعالیٰ سے محبت کی وجہ سے اس کی مخلوق سے محبت کی۔ اللہ تعالیٰ نے تو ہمیں اپنی محبت کی وجہ سے نیک اعمال بجا لاتے ہوئے اپنی مخلوق سے محبت اور فتنہ و فساد کو دور کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ پس اس نکتہ کو سمجھنے کی ضرورت ہے جس کو دوسرے نہیں سمجھتے۔ ایک حقیقی مسلمان کا کام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کا حقیقی اِدراک حاصل کرے۔ پس اگر ہم احمدی مسلمان ہیں تو اس نکتہ کو سمجھنے کی ضرورت ہے ورنہ ہمارا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان کا دعویٰ بے معنی ہے۔

آپ نے باقی انبیاء کی طرح اپنی بعثت کی غرض بتاتے ہوئے اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ایک موقع پر فرمایا کہ: "تمام انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی غرض مشترک یہی ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی سچی اور حقیقی محبت قائم کی جاوے اور بنی نوع انسان اور اِخوان کے حقوق اور محبت میں ایک خاص رنگ پیدا کیا جاوے۔ جب تک یہ باتیں نہ ہوں تمام امور صرف رسمی ہوں گے"۔ اگر دونوں باتیں نہیں، اللہ تعالیٰ کی محبت نہیں جو محبت کا حق ہے اور اس کی مخلوق کی محبت نہیں تو پھر بیعت بھی رسمی بیعت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ "خدا تعالیٰ کی محبت کی بابت تو خدا ہی بہتر جانتا ہے"۔ انسان خدا تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ کرتا ہے تو یہ انسان اور خدا تعالیٰ کا معاملہ ہے۔ بہت ساری باتیں ہیں جو دوسروں کو پتا نہیں لگتیں۔ خدا تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی عبادت کی جاتی ہے اور کس غرض سے کی جاتی ہے اور اس کے حقوق ادا کئے جاتے ہیں اور کس غرض سے ادا کئے جاتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ فرمایا "لیکن بعض اشیاء بعض سے پہچانی جاتی ہیں"۔ اللہ تعالیٰ کی محبت پہچاننے کے لئے بھی ایک معیار ہے اور فرمایا بعض چیزیں پہچانی جاتی ہیں "مثلاً ایک درخت کے نیچے پھل ہوں تو کہہ سکتے

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

مصالح العرب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،
گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم ۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر 468

جلسہ سالانہ ترکی میں عربوں کی شمولیت (1)

ملکِ شام کئی سالوں سے جنگ وجدال، تباہی وبربادی اور قتل وخون کی کثرت کی وجہ سے دنیا کے رخسار آلودگال پر غم وحزن کا آنسو بن کے رہ گیا ہے۔

اس ملک کے باسیوں نے امن اور سکون کی تلاش میں اپنا ملک چھوڑ کر جہاں دنیا کے کئی مختلف ممالک کا رخ کیا وہاں ایک بڑی تعداد پڑوسی اسلامی ملک ترکی میں پناہ لینے پر مجبور ہوگئی۔ان شامی پناہ گزینوں میں احمدی بھی تھے، جو ترکی میں آکر جماعتی سرگرمیوں میں بھر پور حصہ لینے لگ گئے۔جس کی ایک مثال یہ ہے کہ 16و17 ستمبر 2017ء کو جماعت احمدیہ ترکی کے نویں جلسہ سالانہ کا انعقاد ہوا جس میں کم وبیش 200 عرب احمدی احباب نے شرکت کی، تقاریر سنیں اور بھر پور استفادہ کیا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر خاکسار کو بھی اس جلسہ میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔مصالح العرب کی دو اقساط میں اس جلسہ میں عرب احمدیوں کی شرکت کے حوالے سے بعض ایمان افروز امور کا تذکرہ کیا جائے گا۔

نُوحِیۡ إِلَیۡہِم مِنَ السَّمَاءِ

جلسہ کے پہلے روز کی کارروائی کے اختتام پر نمازوں کی ادائیگی اور کھانا وغیرہ کھانے کے بعد عرب احباب کے ساتھ ایک مجلس کا اہتمام کیا گیا تھا۔اس میں کچھ سوال وجواب کے علاوہ بعض احباب نے اپنے قبول احمدیت کے واقعات سنائے۔مجلس کے اختتام پر اس میں موجود دو غیر از جماعت احباب نے بیعت کرنے کی خواہش کا اظہار کیا اور پھر وہیں پر بیعت فارم پُر کر دیا۔

مکرم نجم الدین صاحب

ان میں سے ایک دوست مکرم نجم الدین صاحب ہیں۔ان کی والدہ ترکی النسل ہیں، اور 35 سال اپنے خاوند کے ساتھ سیریا میں رہنے کے بعد اب حالات کی خرابی کے باعث مصر چلی گئی ہیں۔ زیادہ پڑھی لکھی نہیں ہیں لیکن بفضلہٖ تعالیٰ صاحبِ رؤیا و کشف ہیں۔ مکرم نجم الدین صاحب کا تعلق ترکی میں ہمارے سیرین دوست مکرم ساحم مدنی صاحب کے ساتھ ہوا اور آپس میں دوستانہ تعلقات قائم ہوگئے۔

نجم الدین صاحب نے ایک روز ساحم صاحب کو اپنی کہانی کچھ یوں سنائی۔موجودہ جنگی حالات کے پیش نظر میری والدہ اور دیگر بہن بھائی ہجرت کر گئے اور صرف میں اپنی بیوی اور بیٹا و بیٹی کے ساتھ سیریا میں رہ گیا۔ایک روز میری والدہ نے میرے بارہ میں خواب میں دیکھا کہ ہمارا گھر بمباری کی زد میں آگیا ہے اور سب کچھ تباہ ہو گیا ہے لیکن تھوڑی دیر کے بعد کوئی انہیں ان کا پوتا یعنی میرا بیٹا لا کر دیتے ہوئے کہتا ہے کہ یہ بچ گیا ہے۔

یہ خواب دیکھتے ہی والدہ صاحبہ نے میرے بڑے بھائی کے ذریعہ مجھے پیغام بھیجا کہ اس گھر سے نکلنے کی کوشش کرو کہیں اس پر بمباری نہ ہو جائے۔رابطوں میں مشکل کی وجہ سے میرا بڑا بھائی دو روز تک یہ پیغام مجھے نہ پہنچا سکا، اور انہی دو روز میں ہمارے گھر پر بمباری ہوگئی جس میں میری بیوی اور بیٹی کی وفات ہوگئی۔ مجھے کسی نے ضروری کام کے سلسلہ میں بلایا تھا اور میں اس کی طرف جانے کی وجہ سے بچ گیا۔جب واپس آیا تو اپنی چھوٹی سی دنیا کو ویران اور اس کے باسیوں کو بے جان پا کر آنسوؤں کی قطار بندھ گئی۔ میری بیوی اور بیٹی کی لاشیں میرے سامنے تھیں لیکن بیٹے کی کوئی خبر نہ تھی۔ بظاہر ایسے لگ رہا تھا کہ وہ ملبے کے نیچے کہیں دب گیا ہے۔مَیں نے وضو کیا اور اس مقام سے قدرے دور جا کر دو رکعت نماز پڑھتے ہوئے دعا کی کہ خدایا اگر میرا بیٹا بھی فوت ہو گیا ہے تو مجھے اس کی لاش مل جائے تا کم از کم اسے دفنا تو سکوں۔ واپس آیا تو دیکھا کہ لوگوں نے ملبے کے ڈھیر سے میرے بیٹے کو نکال لیا ہے اور خوشی کی بات یہ تھی کہ وہ زندہ تھا۔طبی امداد دینے کے بعد جب اسے ہوش آیا تو اس نے بتایا کہ جب بمباری ہوئی تو اسے یوں محسوس ہوا جیسے وہ ہوا میں اڑتے ہوئے اپنی دادی کے کمرے میں چلا گیا ہے۔وہاں اس کا سر اس کرسی کے نیچے آ گیا جس پر بیٹھ کر اس کی دادی تہجد پڑھا کرتی تھی۔ یوں میری والدہ صاحبہ کی خواب بعینہٖ پوری ہوگئی۔

جب نجم الدین صاحب نے اپنی والدہ صاحبہ کے حوالہ سے بعض ایسے واقعات بتائے تو احمدی دوست مکرم ساحم مدنی صاحب نے انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے بارہ میں بتا کر کہا کہ آپ کی والدہ صاحبہ نیک خاتون ہیں انہیں کہو کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارہ میں استخارہ کریں۔ گو اس عورت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کے بارہ میں کچھ علم نہ تھا پھر بھی اپنے بیٹے کے کہنے پر اس نے استخارہ شروع کر دیا اور ایک دو روز کے بعد ہی خواب میں ایک شخص کو ایک کمرے میں موجود لوگوں میں کھانا تقسیم کرتے دیکھا۔ اس شخص کے سر پر عمامہ تھا۔ اس نے والدہ نجم الدین کو بھی کچھ روٹیاں اور دہی تقسیم کرنے کے لئے دیا۔ والدہ نجم الدین نے سب کچھ تقسیم کر دیا یہاں تک کہ اس کے اپنے لئے بھی کچھ نہ بچا۔ چنانچہ اس نے اپنے ہاتھوں پر لگے دہی کو ہی چاٹ لیا۔ وہ کہتی ہیں کہ اس کا ذائقہ ایسا غیر معمولی تھا کہ اس نے زندگی بھر ایسا دہی کبھی نہیں کھایا۔

جب اس نے اپنے بیٹے نجم الدین کو اس خواب کے بارہ میں بتایا تو اس نے فون پر ہی اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر بھجوا دی جس پر اس کی والدہ کا فوری طور پر پیغام آیا کہ یہی وہ شخص تھا جسے میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ اس نے یہی لباس پہنا ہوا تھا جو تصویر میں نظر آ رہا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ خواب میں نظر آنے والے شخص کی داڑھی نسبتًا چھوٹی تھی۔

اس کے بعد جب اس عورت کا یہ بیٹا (نجم الدین) جلسہ سالانہ ترکی میں شمولیت کے لئے آیا تو اپنی والدہ کو بتا کر آیا۔اسی رات اس کی والدہ نے دوبارہ خواب میں دیکھا کہ ایک شخص مسجد کے قریب ایک ٹھیلے پر کھجوریں رکھ کر کھڑا ہے۔ ایسے لگ رہا ہے کہ وہ یہ کھجوریں نماز کے بعد مسجد سے نکلنے والے لوگوں میں تقسیم کرنا چاہتا ہے۔ یہ کھجوریں نہایت خوش رنگ اور صحتمند تھیں۔ ان کا سائز چھوٹے بینگن کے سائز کے برابر تھا اور اس نے ٹھیلے پر ان کو ایک خاص حسن وترتیب کے ساتھ رکھا ہوا تھا۔ میں اس کے قریب جا کر کہتی ہوں کہ مجھے اس میں سے ایک کلو کھجور دے دو۔ وہ کہتا ہے کہ یہ بیچنے کے لئے نہیں، لیکن میں تمہیں بغیر کسی قیمت کے ایک کھجور دے دیتا ہوں۔ میں وہ کھجور لے کر کھاتی ہوں تو ایسے لگتا ہے کہ ایسی لذیذ چیز میں نے زندگی بھر نہیں کھائی۔ یہ خواب سن کر نجم الدین نے خلفائے مسیح موعود علیہ السلام کی تصاویر اپنی والدہ صاحبہ کو بھجوا دیں۔ ان کی والدہ صاحبہ نے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تصویر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا خواب میں مجھے کھجور کا تحفہ دینے والا یہی شخص تھا۔

عربوں کی مجلس میں نجم الدین صاحب کا یہ واقعہ سنا چکے تو خاکسار نے ان سے کہا کہ اب اس سے زیادہ اور آپ کو کس بات کا انتظار ہے؟ آپ نے استخارہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے خیر کی بشارتیں عطا فرما دیں۔اب خدا تعالیٰ کی طرف سے تو اتمام حجت ہو چکا ہے آگے آپ کی مرضی ہے۔ چنانچہ انہوں نے فورًا بیعت کرنے کا ارادہ ظاہر کر دیا۔الحمدللہ۔

نجم الدین صاحب نے اپنی والدہ صاحبہ کو اپنی بیعت کے بارہ میں بتایا تو خوشی سے روتے ہوئے انہوں نے کہا کہ خدا کا شکر ہے کہ تمہیں ایسے لوگوں میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ پھر انہوں نے خود بھی جماعت سے رابطہ کی درخواست کی جس کی بناء پر اب بفضلہٖ تعالیٰ ان کا بھی جماعت احمدیہ مصر کے ساتھ رابطہ ہو چکا ہے۔اور دعا ہے کہ انہیں بھی اللہ تعالیٰ اس سفینۂ نجات میں سوار ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

مکرم نجم الدین صاحب کی بیعت کے ایمان افروز واقعہ کا ایک احمدی دوست کے نوجوان غیر احمدی بیٹے کے دل پر بھی بہت اچھا اثر ہوا اور اس نے بھی وہیں بیعت فارم پُر کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ یوں رات بارہ بجے کے قریب یہ تقریب دو بیعتوں اور ان کے ثبات قدم کے لئے دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔الحمدللہ۔

گانے بجانے سے قصیدے پڑھنے تک

جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے کہ عربوں کے ساتھ ہونے والی اس مجلس میں احباب جماعت نے اپنے قبول احمدیت کے واقعات سنائے جو سب ہی ایمان افروز تھے لیکن ایک واقعہ ان سب میں غیر معمولی تھا۔

مکرم عبدالکریم فہد صاحب

یہ واقعہ عبدالکریم فہد کا تھا۔ یہ شخص سیریا کے اس علاقے کا رہائشی تھا جو عراق کے ساتھ ملتا ہے۔ یہ اس علاقے میں شادی بیاہ کے موقع پر مقامی گوّیے کے طور پر مشہور تھا۔

مکرم عبدالکریم فہد صاحب نے اپنے قبول احمدیت کا واقعہ کچھ یوں بیان کیا کہ میں لہو ولعب میں مصروف تھا۔ کبھی نماز اور امور دین کی طرف توجہ نہ کی۔ تاہم طبیعت میں خاکساری تھی اس وجہ سے لوگ میرا احترام کرتے تھے۔ نہ جانے اللہ تعالیٰ کو میری کون سی بات پسند آئی کہ اس نے مجھ پر ایک بہت بڑا انعام فرما دیا۔ وہ انعام یہ تھا کہ ایک رات خواب میں مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا لیکن میں نے دیکھا کہ بعض شریر آپ پر پتھر برسا رہے تھے۔ مَیں نے فورًا اپنی چادر آپؐ کے سامنے کر دی تا پتھر آپؐ تک نہ پہنچ سکیں۔ اس وقت میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا تو آپؐ خوش تھے اور تبسّم فرما رہے تھے۔

ہمارے علاقے میں معروف تھا کہ خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کی زیارت نہیں ہوسکتی کیونکہ آپ نور ہیں اور خواب میں چہرہ کے خدوخال نظر نہیں آتے۔ ایسی حالت میں اگر کوئی یہ کہتا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کو بھی دیکھا ہے تو لوگ اسے کہتے کہ ہوسکتا ہے کہ یہ رؤیا شیطانی ہو۔ اس بناء پر میں نے اس خواب کے بارہ میں لوگوں کو نہ بتایا۔ تاہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تصویر میرے دل ودماغ میں نقش ہو کر رہ گئی۔

کئی سال گزرنے کے بعد میں اپنے cousins علی احمد حنکات اور خالد احمد حنکات سے ملا۔ میں نے دیکھا کہ ان میں سے علی احمد حنکات جب بھی کوئی آیت یا حدیث کی تشریح کرتے تو وہ میرے دل کو لگتی اور میں فورًا کہتا کہ یہ درست رائے ہے۔ اسی نہج پر اس نے وفات مسیح علیہ السلام، خروج دجال اور ظہور امام مہدی علیہ السلام کے مضامین بیان کئے تو میں انکار نہ کر سکا بلکہ فورًا تصدیق کر دی۔ اس کے بعد اس نے مجھے ایم ٹی اے کی فریکوئینسی دی۔ میں نے پہلی بار ایم ٹی اے لگایا تو اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کچھ فرما رہے تھے۔ آپ کو دیکھتے ہی مجھے یاد آ گیا کہ کئی سال پہلے میں نے اسی صورت کو رؤیا میں دیکھا تھا اور مجھے تفہیم ہوئی تھی کہ یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس واضح نشان کے بعد میں نے فورًا بیعت کر لی۔ یہ 2009ء کی بات ہے۔

بیعت کے بعد میں نے ناچ گانے سے توبہ کر لی اور نماز اور دعا کی طرف زیادہ توجہ دینی شروع کر دی۔ لوگ میرے بارہ میں کہتے تھے کہ یہ شخص سب کچھ چھوڑ سکتا ہے مگر گانا بجانا نہیں چھوڑ سکتا۔ لیکن امام الزمان کی بیعت میں آنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے جب اس کام سے بآسانی علیحدہ ہونے کی توفیق عطا فرمائی تو لوگ مجھ سے اس کا سبب پوچھنے لگے۔ چنانچہ جب بھی کوئی مجھ سے اس کا سبب پوچھتا تو میں اسے بتاتا کہ میں احمدی ہو گیا ہوں اور یوں تبلیغ کا دروازہ کھل جاتا۔

مجھے صحیح طور پر قرآن پڑھنا بھی نہیں آتا تھا۔ قبول احمدیت کے بعد میں نے قرآن کریم کو پڑھنا سیکھا۔ اب گانے بجانے کی بجائے قرآن کریم کی تلاوت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قصائد پڑھنے لگا۔ جب میری بیوی نے دیکھا کہ یہ گانے بجانے کی بجائے قرآن پڑھنے اور سننے لگا ہے تو وہ بھی متأثر ہوئی اور بالآخر اس نے بھی بیعت کر لی۔

جلسہ سالانہ ترکی کے موقع پر ایک قصیدہ خود انہوں نے پڑھا اور ایک قصیدے کی بچوں کو پریکٹس کروا کے کورس کی شکل میں پیش کیا جسے احباب نے اتنا پسند کیا کہ محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ ترکی نے ان تمام بچوں کو انعام سے نوازا۔

(اس جلسہ کے حوالے سے بعض اور واقعات اگلی قسط میں بیان کئے جائیں گے۔)

(باقی آئندہ)

آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کی روشنی میں غلط نظریات کی تردید

سیّد میر محمود احمد ناصر

(قسط سوم)

یہ حدیث پڑھئے جس میں یہود کے ایک گروہ نے حد درجہ بدتمیزی اور شرارت کا اقدام کیا اور حضرت عائشہؓ نے ان کو تنبیہ کی مگر آپ ﷺ نے ان کو روک دیا حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ:

❁ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا :أَنَّ اليَهُودَ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا:اَلسَّامُ عَلَيْكَ، قَالَ : وَعَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ :اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ، وَلَعَنَكُمُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَهْلًا يَا عَائِشَةُ، عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ، وَإِيَّاكِ وَالعُنْفَ، أَوِ الفُحْشَ قَالَتْ :أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ :أَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ، رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ، فَيُسْتَجَابُ لِي فِيهِمْ، وَلاَ يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ۔

(بخاری کتاب الادب.........حدیث نمبر 6401)

کچھ یہودی نبی ﷺ کی خدمت میں آئے اور انہوں نے سلام کو بگاڑ کر اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ کہا جو خطرناک بددعا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے جب سختی سے ان کو تنبیہ کی تو آپ ﷺ نے فرمایا ٹھہر جاؤ عائشہ تم پر نرمی لازم ہے اور سختی اور تلخی سے بچو۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا: کیا آپؐ نے سنا نہیں جو انہوں کہا۔ آپؐ نے فرمایا کیا تم نے نہیں سنا جو مَیں نے کہا۔ میں نے ان کی بات ان پر لوٹا دی اور میری دعا ان کے حق میں قبول ہوتی ہے مگر ان کی دعا میرے بارہ میں قبول نہیں ہوتی۔

❁ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ :أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَآهُ قَالَ»:بِئْسَ أَخُو العَشِيرَةِ، وَبِئْسَ ابْنُ العَشِيرَةِ« فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطَ إِلَيْهِ، فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ:يَا رَسُولَ اللّٰهِ، حِينَ رَأَيْتَ الرَّجُلَ قُلْتَ لَهُ كَذَا وَكَذَا، ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطْتَ إِلَيْهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»:يَا عَائِشَةُ، مَتَى عَهِدْتِنِي فَحَّاشًا، إِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ القِيَامَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ شَرِّهِ۔(بخاری کتاب الادب...........حدیث نمبر 6032)

اب اس دوسری حدیث کو پڑھئے۔ علماء کرام کیا فتویٰ دیتے ہیں۔ مگر حضور ﷺ کا کیا انداز ہے۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کے حضور حاضر ہونے کی اجازت مانگی۔ آپؐ نے اس کے بارہ میں فرمایا یہ قبیلہ کا بہت برا بھائی ہے یا قبیلہ کا بہت برا بیٹا ہے۔ جب وہ اندر آکر بیٹھ گیا تو آپ ﷺ بڑی کشادہ پیشانی کے ساتھ اس سے ملے۔ جب وہ شخص واپس چلا گیا تو حضرت عائشہؓ نے کہا یا رسول اللہ جب آپ نے اس شخص کو دیکھا تھا تو آپ نے اس کے بارہ میں یہ یہ فرمایا تھا پھر آپ بڑی کشادہ پیشانی سے اس سے ملے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عائشہؓ! تم نے کب مجھے سختی سے بات کرنے والا دیکھا۔ خدا کے حضور لوگوں میں سے وہ قیامت کے دن بدترین مجلس والا ہوگا جس کے شر سے بچنے کے لئے لوگ اس سے تعلق نہ رکھتے ہوں۔

❁ حضرت جابرؓ سے روایت ہے مَا سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قَطُّ فَقَالَ :لَا۔

(بخاری کتاب الادب.........6034)

حضور ﷺ کے اخلاق عالیہ کے بارہ میں یہ حدیث بھی پڑھئے۔ حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے کبھی کسی چیز کا سوال نہیں کیا گیا اور آپؐ نے اس کے دینے سے انکار کیا ہو۔

اب ہم پوچھتے ہیں ان لوگوں سے جو علماء کے زیر اثر، لوگوں کی گردنیں کاٹتے پھرتے ہیں کہ کیا آپ لوگ رسول اکرم ﷺ کے اُسوہ پر چلتے ہیں یا اپنے ان علماء کی بات مانتے ہیں۔

❁ إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلاَقًا۔

(بخاری کتاب الادب.........3559)

اس مختصر سی حدیث میں جو حکمت سے بھری ہوئی ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے بہترین وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق تم میں سے سب سے زیادہ خوبصورت ہیں۔

ان لوگوں کو جو بے گناہ معصوم لوگوں کو، عورتوں بچوں کو ہلاک کرتے پھرتے ہیں خوبصورت اخلاق کا مالک قرار نہیں دیا جاسکتا۔

❁ حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:" خَدَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ، فَمَا قَالَ لِي :أُفٍّ، وَلَا: لِمَ صَنَعْتَ؟ وَلَا :أَلَّا صَنَعْتَ

(بخاری کتاب الادب.........6038)

معصوم بے گناہوں کا قتل تو خوبصورت اخلاق میں داخل نہیں۔ ہاں اس حدیث میں اخلاق کی انتہائی درجہ کی خوبصورتی کا ایک نمونہ بیان کیا گیا ہے۔ حضرت انسؓ بن مالک بیان کرتے ہیں کہ میں نے 10 سال آپ ﷺ کی خدمت میں گزارے۔ آپؐ نے نہ مجھے کبھی یہ کہا کہ تم نے یہ کام کیوں کیا اور نہ کبھی یہ کہا کہ تم نے یہ کام کیوں نہیں کیا۔

❁ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ، وَأَمْوَالَكُمْ، وَأَعْرَاضَكُمْ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا۔ (بخاری کتاب الادب...........6043)

حضور ﷺ نے اپنی حیات طیّبہ کے آخری دنوں میں حجۃ الوداع کے موقع پر جو معرکۃ الآراء خطبہ ارشاد فرمایا اس کے یہ الفاظ آج بھی ہر سچے مسلمان کے دل کو گرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے خون، تمہارے اموال اور تمہاری عزّتیں تم پر اس طرح حرام کر دی ہیں جس طرح اس نے تمہارے اس دن کو، تمہارے اس مہینہ کو، تمہارے اس علاقہ کو حرمت عطا فرمائی ہے۔ مگر افسوس ہے ان مسلمان کہلانے والوں پر جو بیت اللہ کو تو حرمت دینے کا دعویٰ دیتے ہیں مگر مسلمانوں کی جان و مال اور عزّت کو حرمت دینے کے بجائے معصوم جانوں کا خون بہاتے ہیں۔ مال لُوٹتے ہیں اور عزتوں پر حملہ کرتے ہیں۔

❁ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :قَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةً، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ :وَاللّٰهِ مَا أَرَادَ مُحَمَّدٌ بِهَذَا وَجْهَ اللّٰهِ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَتَمَعَّرَ وَجْهُهُ، وَقَالَ:رَحِمَ اللّٰهُ مُوسَى، لَقَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ۔ (بخاری کتاب الادب.........6059)

معروف صحابی حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ کچھ مال تقسیم فرمایا تو ایک شخص آیا اور اس نے یہ ناپاک الفاظ کہے کہ محمد (ﷺ) نے اس تقسیم میں خدا کی رضامندی مدّنظر نہیں رکھی۔ حضور ﷺ کو جب اس کی خبر ملی تو آپؐ کے چہرہ مبارک کا رنگ متغیر ہوگیا اور آپ نے صرف یہ کہنے پر اکتفا کیا کہ اللہ موسیٰ پر رحم کرے ان کو اس سے زیادہ تکلیف دی گئی۔ انہوں نے صبر سے کام لیا۔

یہ ہے ہمارے نبی ﷺ کا عظیم اُسوہ جو ہمارے ان نام نہاد مجاہدین کے اُسوہ سے بالکل مختلف ہے اور وہ ان ارشادات کی صریح نافرمانی کرتے ہیں جو ہمارے نبی ﷺ نے فرمائے۔

آپ نے مسلمانوں کو تاکید فرمائی کہ:

❁ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:لَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ۔

(بخاری کتاب الادب.........6065)

کہ ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور نہ حسد کرو اور نہ ایک دوسرے سے قطع تعلق کرو اور اللہ کے بندے بھائی بھائی بن جاؤ اور ایک مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے بے تعلق رہے۔

❁ وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ۔ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۔ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۔(البقرۃ:138)

اور اہل کتاب کے متعلق فرماتا ہے کہ اگر وہ اسلام کی دعوت کو سن کر اس کو قبول نہیں کرتے تو ضدّ اور مخالفت کے وہ ذمہ وار ہیں (هُمْ فِيْ شِقَاقٍ) مسلمانوں کا کوئی قصور نہیں۔ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۔ اللہ تعالیٰ ان کے مقابلہ میں تمہارے لئے کافی ہے (تمہیں حملہ آور ہونے کی ضرورت نہیں)۔

مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ یہ حکم دیتا ہے:

❁ صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۔ (البقرۃ: 139) کہ تم اللہ کا رنگ اختیار کرو اس کی صفات کو اپنے اندر پیدا کرو۔ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۔ یقیناً اللہ تمام انسانوں پر شفقت کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

پس مسلمانوں کو بھی اللہ کی اس صفت کے مطابق ساری انسانیت پر شفقت کرنی چاہئے۔

❁ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ۠ وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۔(البقرۃ:209)

اللہ تعالیٰ مومنوں کو حکم فرماتا ہے کہ پوری طرح صلح کے دائرہ میں آجاؤ اور شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو۔ گویا صلح کے دائرہ سے باہر جانا شیطانی قدموں کی پیروی ہے۔

❁ وَ لَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ۔(البقرۃ:218)۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ واضح طور پر فرماتا ہے کہ جنگ کی ابتدا اور جنگ کا تسلسل مسلمانوں کی طرف سے نہیں بلکہ غیر مسلموں کی طرف سے ہے اور اس مقصد سے ہے کہ وہ چاہتے ہیں کہ مسلمان اپنے دین سے مرتد ہو جائیں۔ مگر آج کل کے علماء کم علم مسلم نوجوان لڑکوں کو یہ سبق پڑھاتے ہیں کہ جہاد کے نام پر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ جبراً طاقت کے زور پر مسلمان بنائے۔

❁ وَ قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۔(البقرۃ:240)۔ اللہ تعالیٰ تو اس آیت میں فرماتا ہے تم اللہ کی راہ میں قتال کرو مگر نظر یہ آتا ہے کہ آجکل کی لڑائی سیاسی اغراض اور لوٹ مار کے لئے ہے۔

❁ وَّ يَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ (آل عمران:22)

جس طرح اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرۃ میں مسلمانوں کو دفاعی جنگ کے علاوہ ہر قسم کی جارحانہ جنگ سے منع فرمایا ہے۔ اسی طرح سورۃ آل عمران میں بھی اس مضمون کا اعادہ کیا گیا ہے اور کھلم کھلا فرماتا ہے کہ اللہ کی محبت حاصل کرنے کے لئے (جنگ وجدال کی ضرورت نہیں) بلکہ رسول اکرم ﷺ کی پیروی اور آپؐ کے اُسوہ کی اتباع کی ضرورت ہے۔

❁ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۔ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔ (آل عمران:32)

وَ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا ۔(آل عمران:121)

اور ہم دیکھتے ہیں کہ حضور ﷺ نے کیا کبھی بھی جارحیت کا ارتکاب کیا؟ کبھی عدل و انصاف کے تقاضوں کو پامال کیا؟ کبھی معصوم اور بے گناہوں پر حملہ کیا؟ جب بھی جنگ کی تو فریق مخالف کی شرارت اور عہد شکنی کے جواب میں۔

قرآن سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ غیر مسلموں سے مسلمانوں کی کشمکش میں زیادتی سراسر غیر مسلموں کی طرف سے ہوتی ہے۔ چنانچہ سورۃ آل عمران میں فرماتا ہے اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ کہ اگر تمہیں کوئی بھلائی پہنچے تو ان کو برا لگتا ہے وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا کہ اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچے تو اس پر خوش ہوتے ہیں وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ شَيْـًٔا ۔ کہ (اے مسلمانو) اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو ان کی تدبیر تمہیں کوئی حقیقی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

❁ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۔(آل عمران:129)

اس بات پر تعجب ہوتا ہے کہ ان مسلمان کہلانے والے بعض گروہوں نے دوسرے لوگوں کی جزا اور سزا کا کام اپنے ہی ہاتھ میں لے لیا ہے اور وہ نہ صرف یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ فلاں عقیدہ درست اور فلاں غلط ہے۔ فلاں مسلک ٹھیک اور فلاں خلاف اسلام ہے بلکہ ان فیصلوں کے بعد اپنے مخالفین کی زندگی اور موت بھی اپنے اختیار میں سمجھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تو قرآن شریف میں رسول اکرم ﷺ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ آپ کو اس معاملہ میں کوئی اختیار نہیں اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے ان کی توبہ قبول فرمائے یا انہیں سزا دے کیونکہ وہ ظالم ہیں۔

ہمارے لئے تو سب سے خوبصورت سب سے پاکیزہ نمونہ ہمارے نبی ﷺ کا ہے جو شرارت کرنے والے یا نادانی سے تکلیف دینے والے کو بھی معاف فرماتے تھے۔ ذرا غور سے پڑھئے اس خوبصورت روایت کو جو آپ ﷺ کے خادم خود روایت کرتے ہیں۔ لکھا ہے:

❁ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الحَاشِيَةِ، فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيدَةً، قَالَ أَنَسٌ :فَنَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ أَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ، ثُمَّ قَالَ :يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِي مِنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِي عِنْدَكَ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ۔

(صحیح البخاری کتاب الادب باب التبسم و الضحک حدیث 6088)

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

دنیا میں مجلسوں کی بہت سی قسمیں ہیں یا مختلف مجالس کے مختلف مقاصد ہوتے ہیں۔ بعض مجالس مشوروں کے لئے ہوتی ہیں جن میں دنیاوی مقاصد کے حصول کے لئے مشورے ہوتے ہیں۔ اگر لوگوں کی بہتری کے لئے بھی کوئی مجلس لگتی ہے، کوئی باتیں سوچی جاتی ہیں تو وہ بھی دنیاوی اغراض کے لئے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی خوشنودی اس میں بھی مقصود نہیں ہوتی۔ لیکن بعض ایسی مجالس بھی ہوتی ہیں جو دینی اغراض کے لئے ہوں، جو اللہ تعالیٰ کے ذکر کو بلند کرنے کے لئے ہوں، انسانوں کو اللہ تعالیٰ کے قریب لانے کے منصوبے سوچنے سے متعلق ہوں یا روحانیت میں ترقی کرنے کے ذرائع تلاش کرنے کے لئے ہوں۔ یا ان مجالس میں شامل ہونے والے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اس میں شامل ہوں۔ غرض کہ ان مجالس کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ ہمارا جو کام بھی ہو، ہم جو بھی منصوبہ بندی کریں مجلس کے جو بھی پروگرام ہوں ان کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہو۔ ان میں لغویات سے پرہیز ہو۔ یہ ایسی مجالس ہیں جو خدا تعالیٰ کو پسند ہیں اور ایسی مجالس کے نتائج اس دنیا میں بھی ظاہر ہوتے ہیں اور ایسی مجالس میں شامل ہونے والوں کو اللہ تعالیٰ مرنے کے بعد بھی نوازتا ہے۔

قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو جو مجالس کے بارے میں ہدایت فرمائی ہے وہ یہی ہے کہ سرکشی اور بغاوت سے پاک، گناہوں سے پاک، رسول کی نافرمانی سے بچنے والی اور تقویٰ پر چلنے والی مجالس مومنوں کی ہونی چاہئیں۔ لیکن افسوس کہ آجکل مسلمانوں کی اکثر مجالس اس کے بالکل خلاف ہیں۔

مسلمان کہلا کر پھر دنیا کو اپنا مقصود بنانے والوں اور اس کے پیچھے دوڑنے والوں کی جو حالت ہے یہ اس بات کا عملی اظہار ہے کہ خدا تعالیٰ کی ذات پر ایمان اور یقین ختم ہو گیا ہے ورنہ اگر ذرا سا بھی اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان اور یقین ہوتا تو نہ مسلمان سیاستدانوں اور لیڈروں کی یہ حالت ہوتی جو آج ہے اور نہ ہی نام نہاد علماء کی یہ حالت ہوتی جو آج ہمیں نظر آتی ہے۔

دنیاوی مشوروں کی مجالس میں ایک مجلس یو این او (UNO) کی بھی ہے۔ ابھی گزشتہ دنوں ہی اس کا ایک اجلاس ہوا۔ امریکہ کے صدر کی تقریر تھی۔ اس پر یہاں کے جو مغربی مضمون نگار ہیں، تجزیہ نگار ہیں انہوں نے بھی لکھا ہے کہ اس تقریر سے بجائے امن کے فساد اور فتنہ پیدا ہونے کا زیادہ امکان ہے۔

ہمیں اپنی حالتوں کا بھی جائزہ لیتے رہنا چاہئے۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ شیطان کو کبھی برداشت نہیں ہوگا کہ وہ جماعت کو ترقی کرتا ہوا دیکھ سکے۔ شیطان نے اپنی فطرت کے مطابق ہمارے اندر بھی بے چینی پیدا کرنے اور پھوٹ ڈالنے کی کوشش کرتے رہنا ہے۔ پس وہ لوگ جو بعض دفعہ اکٹھے ہو کر بیٹھتے ہیں اور اپنے مقامی حلقے یا شہر کے نظام جماعت یا ملک کے نظام جماعت کے متعلق باتیں کرتے ہیں وہ لوگ اصل میں بعض دفعہ بلکہ حقیقت میں شیطان کے بہکاوے میں آ جاتے ہیں۔ شیطان کا کام کیونکہ ہمدرد بن کر وار کرنا ہے اس لئے ایسی مجلسوں میں ایسے لوگ بھی شامل ہو جاتے ہیں جو حقیقت میں جماعتی نظام کے خلاف نہیں ہوتے بلکہ جماعت کے درد کو محسوس کرنے کی وجہ سے وہ سمجھتے ہیں کہ یہ فتنہ پیدا کرنے والا صحیح کہہ رہا ہے۔ وہ اُسے فتنہ پیدا کرنے والا تو نہیں سمجھتے لیکن یہ سمجھتے ہیں کہ اظہار خیال کرنے والا اور ہمدردی کے رنگ میں بات کرنے والا صحیح کہہ رہا ہے اور اصلاح کی ضرورت ہے۔ حالانکہ اگر اصلاح کی ضرورت ہے تو ملکی بالا نظام تک اور خلیفہ وقت تک بات پہنچائی جانی چاہئے اور اس کے بعد پھر اِدھر اُدھر مجلسیں لگا کر باتیں کرنا اور ایسے انداز میں باتیں کرنا جیسے بڑے راز کی باتیں کی جا رہی ہیں، بڑی اہم باتیں کی جا رہی ہیں اور جماعت کا بڑا درد رکھتے ہوئے باتیں کی جا رہی ہیں۔ یہ بالکل غلط طریقہ کار ہے اور یہ گناہ اور سرکشی اور رسول کی نافرمانی اور تقویٰ سے دوری کی علامتیں ہیں۔

مخالفین احمدیت جہاں کھل کر جماعت کی مخالفت کے منصوبے بناتے ہیں اور بنائیں گے وہاں ہمدردی کے نام پر وہ سادہ لوگوں کو اور کمزور ایمان والوں کو بھی فتنہ پیدا کرنے کے لئے اپنا آلۂ کار بناتے ہیں اور بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس ہر احمدی کو اس سلسلہ میں ہوشیار رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو ہمیشہ ہر اندرونی اور بیرونی فتنہ سے بچائے اور ہمیشہ نیکی اور تقویٰ کی مجلس میں بیٹھنے اور اس کا حصہ بننے کی توفیق دے۔

مجلس کی مختلف قسموں اور حالتوں کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے غلام صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نہایت اہم اور زرّیں ارشادات کے حوالہ سے افراد جماعت کو نصائح۔

ماں باپ کو بھی اپنے بچوں کی مجالس اور صحبتوں پر نظر رکھنی چاہئے تا کہ ہمارے نوجوان، نوجوانی میں قدم رکھنے والے بچے بھی بُری صحبتوں اور مجلسوں سے محفوظ رہیں۔ اور خود بھی گھروں میں ایسی پاک مجلسیں لگانی چاہئیں جو ہمیشہ تربیتی نقطۂ نظر سے بہترین ہوں۔ آج یہاں لجنہ اماء اللہ کا اجتماع شروع ہو رہا ہے۔ لجنہ کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ان کے پروگراموں کا زیادہ حصہ دینی اور علمی مجالس ہونا چاہئے۔ اور شامل ہونے والی عورتیں بھی یاد رکھیں کہ وہ کسی میلے میں شامل ہونے کے لئے نہیں آئیں۔ مستقل دینی اور علمی مجلسیں لگائیں۔ باقاعدہ پروگرام نہیں بھی ہو رہا تب بھی اپنی مجالس میں بجائے اِدھر اُدھر کی باتیں کرنے اور فضول گفتگو کرنے کے تعمیری گفتگو کریں اور لغو باتوں سے ہمیشہ پرہیز کریں اور اپنا وقت اس سے ضائع ہونے سے بچائیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا بے دین لوگوں کے ساتھ زیادہ اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا تمہیں دین اور تقویٰ سے دُور کر دے گا۔ ہاں تبلیغ کے لئے، نیک باتوں کو پہنچانے کے لئے تعلق ضرور قائم کرنا چاہئے۔ اس کے بغیر تبلیغ نہیں ہو سکتی۔ لیکن اس کے لئے انہیں اپنی مجالس میں لانا چاہئے کیونکہ یہ نیکی کی مجالس پھر اپنا اثر چھوڑتی ہیں۔ اور ہمارے جلسوں میں، فنکشنز میں شامل ہونے والے بے شمار غیر لوگ ہیں جو اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ یہاں آ کر ہماری حالت اور کیفیت بالکل بدل جاتی ہے۔

مکرم بلال عبدالسلام صاحب آف فلاڈلفیا (امریکہ) کی وفات۔ مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 22 ستمبر 2017ء بمطابق 22 تبوک 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

دنیا میں مجلسوں کی بہت سی قسمیں ہیں یا مختلف مجالس کے مختلف مقاصد ہوتے ہیں۔ بعض مجالس مشوروں کے لئے ہوتی ہیں جن میں دنیاوی مقاصد کے حصول کے لئے مشورے ہوتے ہیں۔ چاہے وہ حکومت چلانے کے لئے مشورے ہوں یا سیاستدانوں کی مجلسوں کے مشورے ہوں یا کاروبار کرنے والوں کی مجلسیں ہوں۔ یا پھر کھیل کود اور تفریح کی باتیں ہوں اس کے لئے تفریحی مجلسیں ہوتی ہیں۔ ان کے لئے

کمیٹیاں بنتی ہیں۔تفریح کے پروگراموں کو بنانے کے لئے بھی لوگ مل کر بیٹھتے ہیں،سوچتے ہیں۔ یا پھر نام نہاد علمی مجالس کے لئے بعض مجلسیں ہوتی ہیں۔غرض کہ یہ سب قسم کی مجالس اور کمیٹیاں اور مل کر بیٹھنا دنیاوی کاموں کے لئے ہوتا ہے اور خدا کے لئے یا خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے یا خدا تعالیٰ کا قرب پانے کے لئے مجالس نہیں ہوتیں۔اگر لوگوں کی بہتری کے لئے بھی کوئی مجلس لگتی ہے، کوئی باتیں سوچی جاتی ہیں تو وہ بھی دنیاوی اغراض کے لئے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی خوشنودی اس میں بھی مقصود نہیں ہوتی۔لیکن بعض ایسی مجالس بھی ہوتی ہیں جو دینی اغراض کے لئے ہوں، جو اللہ تعالیٰ کے ذکر کو بلند کرنے کے لئے ہوں، انسانوں کو اللہ تعالیٰ کے قریب لانے کے منصوبے سوچنے سے متعلق ہوں یا روحانیت میں ترقی کرنے کے ذرائع تلاش کرنے کے لئے ہوں۔ یا ان مجالس میں شامل ہونے والے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اس میں شامل ہوں۔غرض کہ ان مجالس کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ ہمارا جو کام بھی ہو،ہم جو بھی منصوبہ بندی کریں،مجلس کے جو بھی پروگرام ہوں ان کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہو۔ان میں لغویات سے پرہیز ہو۔ یہ ایسی مجالس ہیں جو خدا تعالیٰ کو پسند ہیں اور ایسی مجالس کے نتائج اس دنیا میں بھی ظاہر ہوتے ہیں اور ایسی مجالس میں شامل ہونے والوں کو اللہ تعالیٰ مرنے کے بعد بھی نوازتا ہے۔

پس ایک مومن کا کام ہے چاہے اس کے گھر کی مجلس ہے، بیوی بچوں کے ساتھ ہے یا گھر سے باہر کی مجالس ہیں، ان میں اس کی یہ کوشش رہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا کو کس طرح حاصل کرنا ہے اور اپنی روحانیت کو کس طرح سنبھالنا اور بہتر کرنا ہے۔اپنی اور مومنوں کی حالت کو کس طرح بہتر کرنا ہے۔ایک مومن کی بظاہر دنیاوی مجلس بھی اللہ تعالیٰ کے ذکر سے خالی نہیں ہوتی۔ دنیاوی کاموں کو کرتے ہوئے بھی لغویات سے وہ پرہیز کرنے والا ہوتا ہے۔دل اگر دنیاوی کاموں میں مصروف ہے تو اللہ تعالیٰ کی یاد اور ذکر اسے نہیں بھولتا۔مومن کی دنیاوی کاموں کی مجالس میں بھی دھوکہ اور دوسروں کے حقوق غصب کرنے کے لئے باتیں نہیں ہوتیں چاہے وہ دنیاوی کام کر رہا ہے۔جیسا کہ آجکل کی سیاسی اور دنیاداروں کی مجالس میں باتیں ہوتی ہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے خوف اور تقویٰ کو ہر وقت مدّنظر رکھا جاتا ہے اور یہی ایک مومن سے توقع رکھی جاتی ہے کہ ان باتوں کو وہ ہر وقت مدّنظر رکھے۔قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو جو مجالس کے بارے میں ہدایت فرمائی ہے وہ یہی ہے کہ مومنوں کی مجالس سرکشی اور بغاوت سے پاک، گناہوں سے پاک، رسول کی نافرمانی سے بچنے والی اور تقویٰ پر چلنے والی ہونی چاہئیں۔لیکن افسوس کہ آجکل مسلمانوں کی اکثر مجالس اس کے بالکل خلاف ہیں اور مسلمان مسلمان کو تباہ کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ منصوبہ بندی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا تَنَاجَيۡتُمۡ فَلَا تَتَنَاجَوۡا بِالۡاِثۡمِ وَالۡعُدۡوَانِ وَمَعۡصِيَتِ الرَّسُوۡلِ وَتَنَاجَوۡا بِالۡبِرِّ وَالتَّقۡوٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىۡۤ اِلَيۡهِ تُحۡشَرُوۡنَ۔ (المجادلۃ:10) کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو جب تم باہم خفیہ مشورے کرو تو گناہ سرکشی اور رسول کی نافرمانی پر مبنی مشورے نہ کیا کرو۔ ہاں نیکی اور تقویٰ کے بارے میں مشورے کیا کرو۔اور اللہ سے ڈرو جس کے حضور تم اکٹھے کئے جاؤ گے۔

لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا مسلمان اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو بھول گئے ہیں۔آپس کی پھوٹ نے انتہا کی ہوئی ہے۔اللہ تعالیٰ نے تو مومن کی یہ نشانی بتائی کہ رُحَمَآءُ بَيۡنَهُمۡ (الفتح:30) کہ آپس میں محبت اور الفت کرنے والے ہیں۔لیکن یہاں تو ہمیں وہ حال نظر آتا ہے جو کافروں والا نظارہ اللہ تعالیٰ نے کھینچا ہے جن کے بارے میں فرمایا کہ قُلُوۡبُهُمۡ شَتّٰى (الحشر:15) کہ ان کے دل پھٹے ہوئے ہیں۔ مشورے ہیں آپس میں بھی اور غیروں کے ساتھ خفیہ معاہدوں کی صورت میں بھی تو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتے ہوئے اور تقویٰ سے دُور۔اللہ تعالیٰ کا خوف بالکل نہیں رہا۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ سے ڈرو جس کے حضور تم اکٹھے کئے جاؤ گے۔ وہاں حکومتیں اور بادشاہتیں اور دولتیں اور مغربی طاقتوں کی آشیر باد کام نہیں آئے گی۔کوئی بڑی طاقت وہاں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکموں کی نافرمانیوں اور تقویٰ سے دُور ہٹنے کی سزا سے نہیں بچا سکے گی۔

اصل میں تو مسلمان کہلا کر پھر دنیا کو اپنا مقصود بنانے والوں اور اس کے پیچھے دوڑنے والوں کی جو حالت ہے یہ اس بات کا عملی اظہار ہے کہ خدا تعالیٰ کی ذات پر ایمان اور یقین ختم ہو گیا ہے ورنہ اگر ذرا سا بھی اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان اور یقین ہوتا تو نہ مسلمان سیاستدانوں اور لیڈروں کی یہ حالت ہوتی جو آج ہے اور نہ ہی نام نہاد علماء کی یہ حالت ہوتی جو آج ہمیں نظر آتی ہے۔ بہر حال اس زمانے میں ہمارا ابھی یہ فرض بنتا ہے کہ ہم ایسی تمام تر سوچوں سے جہاں اپنے آپ کو پاک کریں اور اللہ تعالیٰ کے خوف اور تقویٰ کو اپنے اندر بڑھائیں وہاں جن کی ان غیر احمدی مسلمانوں تک پہنچ ہے اور تعلقات ہیں وہ جس حد تک اپنے دائرے میں، اپنے حلقے میں مسلمانوں کو سمجھا سکیں سمجھائیں کہ تمہاری یہ حالت نہ صرف تمہیں غیروں کی مکمل غلامی میں لے آئے گی بلکہ تم خدا تعالیٰ کی سزا کے بھی مورد بنو گے۔جس دنیا کے پیچھے تم پڑے ہوئے ہو وہ بھی تمہارے ہاتھ سے جائے گی اور دین کو تم پہلے ہی چھوڑ بیٹھے ہو۔پس اب وقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا خوف اور تقویٰ دلوں میں پیدا کرو ورنہ سب کچھ ہاتھ سے جاتا رہے گا۔

دنیاوی مشوروں کی مجالس میں ایک مجلس یو این او(UNO) کی بھی ہے۔ ابھی گزشتہ دنوں ہی اس کا ایک اجلاس ہوا۔امریکہ کے صدر کی تقریر تھی۔اس پر یہاں کے جو مغربی مضمون نگار ہیں، تجزیہ نگار ہیں انہوں نے بھی لکھا ہے کہ اس تقریر سے بجائے امن کے فساد اور فتنہ پیدا ہونے کا زیادہ امکان ہے۔ بلکہ یہ بھی انہوں نے کھل کے لکھ دیا کہ شاید اس تقریر سے سعودی عرب اور چند مسلمان ملک خوش ہوئے ہوں گے ورنہ یہ انتہائی مایوس کن اور جنگ اور فتنہ کی آگ بھڑکانے والی تقریر ہے۔

پس مسلمان حکومتوں کو اللہ تعالیٰ کے حکموں کو دیکھنا چاہئے اور ہر قسم کے فتنہ وفساد سے بچنا چاہئے۔ بہرحال یہ تو عام مسلمان دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے میں نے بات کی ہے۔لیکن ہمیں اپنی حالتوں کا بھی جائزہ لیتے رہنا چاہئے۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ شیطان کو کبھی برداشت نہیں ہوگا کہ وہ جماعت کو ترقی کرتا ہوا دیکھ سکے۔شیطان نے اپنی فطرت کے مطابق ہمارے اندر بھی بے چینی پیدا کرنے اور پھوٹ ڈالنے کی کوشش کرتے رہنا ہے۔ پس وہ لوگ جو بعض دفعہ اکٹھے ہو کر بیٹھتے ہیں اور اپنے مقامی حلقے یا شہر کے نظام جماعت یا ملک کے نظام جماعت کے متعلق باتیں کرتے ہیں وہ لوگ اصل میں بعض دفعہ بلکہ حقیقت میں شیطان کے بہکاوے میں آجاتے ہیں۔شیطان کا کام کیونکہ ہمدرد بن کر وار کرنا ہے اس لئے ایسی مجلسوں میں ایسے لوگ بھی شامل ہو جاتے ہیں جو حقیقت میں جماعتی نظام کے خلاف نہیں ہوتے بلکہ جماعت کے درد کو محسوس کرنے کی وجہ سے وہ سمجھتے ہیں کہ یہ فتنہ پیدا کرنے والا صحیح کہہ رہا ہے۔وہ اُسے فتنہ پیدا کرنے والا تو نہیں سمجھتے لیکن یہ سمجھتے ہیں کہ اظہار خیال کرنے والا اور ہمدردی کے رنگ میں بات کرنے والا صحیح کہہ رہا ہے اور اصلاح کی ضرورت ہے۔حالانکہ اگر اصلاح کی ضرورت ہے تو ملکی بالا نظام تک اور خلیفہ وقت تک بات پہنچائی جانی چاہئے اور اس کے بعد پھر اِدھر اُدھر مجلسیں لگا کر باتیں کرنا اور ایسے انداز میں باتیں کرنا جیسے بڑے راز کی باتیں کی جا رہی ہیں، بڑی اہم باتیں کی جا رہی ہیں اور جماعت کا بڑا درد رکھتے ہوئے باتیں کی جا رہی ہیں۔ یہ بالکل غلط طریقہ کار ہے اور یہ گناہ اور سرکشی اور رسول کی نافرمانی اور تقویٰ سے دُوری کی علامتیں ہیں۔ پس ایسی مجلسوں سے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو بھی ہوشیار کیا ہے کہ تم ان سے بچو۔

کسی عہدیدار کے خلاف شکایت ہے یا امیر کے خلاف شکایت ہے تو مرکز کو شکایت کریں۔ خلیفہ وقت تک پہنچا دیں۔اس کے بعد پھر افراد جماعت کا کام ختم ہو جاتا ہے۔اب یہ خلیفۂ وقت کا کام ہے کہ کس معاملے کو کس طرح دیکھنا ہے اور کس طرح حل کرنا ہے۔ ہاں دعا ہر ایک کو ضرور کرتے رہنا چاہئے۔ہر احمدی کو درد کے ساتھ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی برائی کو جماعت میں سے نکالے اور جماعت کو تقویٰ پر چلنے والے اور کام کرنے والے ہمیشہ ملتے رہیں۔

پس اس اہم بات کو ہر ایک کو یاد رکھنا چاہئے۔ جوں جوں جماعت کو اللہ تعالیٰ ترقی دیتا جائے گا اور دے رہا ہے شیطان نے بھی اپنا کام کرنا ہے۔شیطان نے تو پہلے دن سے ہی اللہ تعالیٰ کے سامنے اس بات کا اظہار کر دیا تھا اور اجازت لے لی تھی کہ وہ انسانوں کو، مومنوں کو بہکانے کا کام کرے گا۔مخالفین احمدیت جہاں کھل کر جماعت کی مخالفت کے منصوبے بناتے ہیں اور بنائیں گے وہاں ہمدردی کے نام پر وہ سادہ لوگوں کو اور کمزور ایمان والوں کو بھی فتنہ پیدا کرنے کے لئے اپنا آلۂ کار بناتے ہیں اور بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس ہر احمدی کو اس سلسلہ میں ہوشیار رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو ہمیشہ ہر اندرونی اور بیرونی فتنہ سے بچائے اور ہمیشہ نیکی اور تقویٰ کی مجلس میں بیٹھنے اور اس کا حصہ بننے کی توفیق دے۔ نہ کہ گناہ، سرکشی، رسول کی نافرمانی اور تقویٰ سے دور کرنے والی مجالس کی۔

مجلس کی مختلف قسموں اور حالتوں کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض ارشادات بھی ہیں اور آپ کے غلامِ صادق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بھی بعض ارشادات ہیں وہ بھی اِس وقت پیش کرتا ہوں۔اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ ایک مومن کی مجلس کیسی ہونی چاہئے اور اگر اس معیار کی مجلس نہ ہو جو ایک مومن کی شایانِ شان ہے تو پھر اس پر کیا ردّعمل دکھانا چاہئے؟ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”ہمارا مذہب تو یہ ہے اور یہی مومن کا طریق ہونا چاہئے کہ بات کرے تو پوری کرے ورنہ چُپ رہے۔ جب دیکھو کہ کسی مجلس میں اللہ اور اُس کے رسول پر ہنسی ٹھٹھا ہو رہا ہے تو یا تو وہاں سے چلے جاؤ تا کہ ان میں سے نہ گنے جاؤ اور یا پھر پورا پورا کھول کر جواب دو۔ دو باتیں ہیں“ (اس کے علاوہ کوئی نہیں۔ اگر ایک حقیقی مومن ہے تو) ”یا جواب یا چپ رہنا“ (اور اٹھ کر چلے جانا۔) فرمایا کہ ”یہ تیسرا طریق نفاق ہے کہ مجلس میں بیٹھے رہنا اور ہاں میں ہاں ملائے جانا۔ دبی زبان سے اخفاء کے ساتھ اپنے عقیدہ کا اظہار کرنا“۔ (ملفوظات جلد10 صفحہ130۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

مجلس میں بیٹھے بھی رہنا اور مداہنت دکھاتے ہوئے یا خوف سے ان لوگوں کی ہاں میں ہاں کہتے رہنا پھر دبی زبان میں کہہ بھی دینا کہ نہیں۔تم یہ غلط کہہ رہے ہو۔ یہ بات اس طرح نہیں۔اس طرح ہونی چاہئے۔لیکن کھل کے بات کا اظہار نہ کرنا۔فرمایا کہ یہ جو ہے یہ نفاق ہے۔ یہ مومن کا طریقہ کار نہیں ہے۔

پس یہ ہے ایک مومن کا ردّعمل ایسی مجلس میں جہاں دین پر ٹھٹھا ہو رہا ہو یا دین کے خلاف منصوبہ بندی ہو رہی ہو یا بڑے طریقے سے ایسی باتیں ہو رہی ہوں جو دل میں وسوسے پیدا کرنے والی ہوں۔ مومن کا ردّعمل یہ ہے کہ کوئی بھی اللہ اور رسول یا اس کی قائم کردہ جماعت کے نظام کے خلاف بات سنو تو سختی سے ردّ کرو اور ان باتیں کرنے والے کو بتاؤ کہ اگر تمہارے خیال میں یہ سب باتیں صحیح ہیں تو خلیفۂ وقت اور نظام کو بتاؤ لیکن اس طرح باتیں کرنا جائز نہیں ہے۔ ایسی مجالس میں اگر انسان بیٹھا رہے اور دبی زبان میں ردّ کرے اور کھل کر نہ بولے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ نفاق بن جاتا ہے اور اس سے ایک مومن کو بچنا چاہئے اور دین کے معاملے میں اور نظام کے معاملے میں کبھی بھی بے غیرتی نہیں دکھانی چاہئے۔ اور غیرت کا اظہار دو طرح سے ہے کہ یا تو کھل کر جواب دو یا اٹھ کر اس مجلس سے چلے جاؤ۔

یہی طریق اللہ تعالیٰ نے بھی فرمایا اور اس کی وضاحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمائی ہے۔ چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک صحابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! مجھے کوئی نصیحت کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور جب تم کسی قوم کی مجلس میں جاؤ اور انہیں اپنے مزاج کی باتیں کرتے ہوئے پاؤ تو وہاں ٹھہرو۔ (یعنی کہ نیکی کی باتیں اگر کر رہے ہیں اور غلط قسم کی باتیں نہیں کر رہے، فتنہ و فساد کی باتیں نہیں کر رہے تو وہاں ٹھہرو۔) اور اگر وہ ایسی باتوں میں مشغول ہوں جنہیں تم ناپسند کرتے ہو تو اس مجلس کو چھوڑ دیا کرو۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 368 حدیث 18927 مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

اس بات کی بھی آپ نے وضاحت فرمائی کہ کیسی مجلس ایک مومن کو ناپسند ہونی چاہئے۔ یہ تو نہیں کہ وہ اپنی ذاتی ناپسند کی باتیں نہیں کر رہے بلکہ ایسی ناپسند جو نظام اور جماعت کے متعلق باتیں ہیں۔ فرمایا کہ ایسی مجلس کو چھوڑ دو۔ اور اس بارے میں جیسا کہ میں نے کہا کہ ناپسند کیسی ہونی چاہئے؟ ایک روایت میں آتا ہے حضرت عبداللہؓ بن عباس بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہم کن لوگوں کی مجلسوں میں بیٹھیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ان لوگوں کی مجلسوں میں بیٹھو جن کو دیکھ کر تمہیں خدا یاد آئے اور جن کی گفتگو سے تمہارا دینی علم بڑھے اور جن کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔

(کنز العمال جلد 9 صفحہ 77 حدیث 25582 کتاب الصحبۃ قسم الافعال مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2004ء)

پس یہ ہے وہ رہنما اصول جو ایک مومن کو اپنی مجلس کے انتخاب کے وقت سامنے رکھنا چاہئے کہ ان مجالس کو پسند کرو جہاں خدا تعالیٰ کا ذکر ہو رہا ہو۔ اللہ تعالیٰ کے دین کی عظمت کی باتیں ہو رہی ہوں۔ جہاں دینی علم میں بھی اضافہ ہو رہا ہو۔ اور آجکل دینی علم میں اضافہ ہر احمدی کے لئے ضروری ہے۔ تبلیغ کے لئے، دعوت الی اللہ کے لئے، تربیت کے لئے یہ باتیں ضروری ہیں اور یہی باتیں آخرت کی بھی یاد دلاتی ہیں۔ انسان کو اس طرف متوجہ رکھتی ہیں کہ صرف دنیا کی چمک دمک ہی سب کچھ نہیں ہے۔ اس دنیا کی دولتیں اور آسائشیں ہی سب کچھ نہیں ہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی رضا ایک مومن کا اصل مقصود ہونا چاہئے۔

پہلی حدیث کی وضاحت ہو گئی کہ اگر صرف دنیاداروں کی مجالس ہیں تو یہ مجلسیں ایک مومن کو پسند نہیں ہونی چاہئیں۔ ایسی مجلس سے فوراً اٹھ کر آ جانا چاہئے۔ اگر اس طرف ہماری توجہ ہو تو ہمارے بڑے بھی اور ہمارے نوجوان بھی بہت سی برائیوں سے بچ جائیں۔ بہت سے فتنوں سے بچ جائیں۔

نوجوانوں کی بہت سی مجالس کی ایک دوسری طرز بھی ہے، قسم بھی ہے۔ نوجوان خاص طور پر اس میں involve ہوتے ہیں جو fun کے نام پر ہوتی ہیں۔ غل غپاڑے کے لئے ہوتی ہیں۔ اور مغربی ماحول کے اثر کی وجہ سے ہمارے بعض نوجوانوں میں بھی یہ باتیں پیدا ہو گئی ہیں کہ ایسی مجلسوں میں شامل ہو جانا چاہئے۔ ایک مومن نوجوان کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اپنی زندگیوں کو اس قسم کی مجلسوں سے بچا کے رکھیں اور کچھ حدود ہیں ان کے اندر رہیں۔ جماعت میں بھی بعض دفعہ ایسے واقعات ہو جاتے ہیں کہ بری صحبتوں اور خراب مجلس کے زیر اثر ہمارے نوجوان نوجوانی میں قدم رکھتے ہی بعض ایسی حرکتیں کر جاتے ہیں جو دوسروں کو نقصان پہنچانے والی ہوتی ہیں۔ ہمسایوں کو نقصان پہنچا دیا۔ یا راہ چلتے راہگیر کو نقصان پہنچا دیا۔ یا کسی جگہ گئے تو ویسے ہی شرارۃً کسی کو نقصان پہنچا دیا۔ اور پھر اگر یہ پتا لگ جائے کہ یہ جماعت کا فرد ہے تو پھر ایسے لوگ جماعت کی بھی بدنامی کا باعث بن جاتے ہیں۔

پس ماں باپ کو بھی اپنے بچوں کی مجالس اور صحبتوں پر نظر رکھنی چاہئے تا کہ ہمارے نوجوان، نوجوانی میں قدم رکھنے والے بچے بھی بری صحبتوں اور مجلسوں سے محفوظ رہیں۔ اور خود بھی گھروں میں ایسی پاک مجلسیں لگانی چاہئیں جو ہمیشہ تربیتی نقطۂ نظر سے بہترین ہوں۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ جب کوئی قوم مسجد میں کتاب اللہ کی تلاوت اور آپس میں درس و تدریس کے لئے بیٹھی ہو تو اللہ تعالیٰ ان پر سکینت نازل فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت انہیں ڈھانک لیتی ہے اور فرشتے انہیں اپنے جلو میں لے لیتے ہیں۔

(صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء ... الخ باب فضل الاجتماع علی التلاوۃ القرآن وعلی الذکر حدیث 6853)

اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے کہ جماعت کو ایسے مواقع میسّر آ جاتے ہیں اور آتے رہتے ہیں۔ دنیا میں ہر جگہ ہی کئی جماعتیں جلسے بھی منعقد کرتی ہیں، اجتماع بھی منعقد ہوتے ہیں، ان میں ایسے پروگرام ہوتے ہیں جو تربیت کے لئے بھی ہوتے ہیں۔ علم بڑھانے کے لئے بھی ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی یاد اور ذکر کے لئے بھی ہوتے ہیں۔

آج یہاں مثلاً لجنہ اماء اللہ کا اجتماع شروع ہو رہا ہے۔ لجنہ کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ان کے پروگراموں کا زیادہ حصہ دینی اور علمی مجالس ہونا چاہئے۔ اور شامل ہونے والی عورتیں بھی یاد رکھیں کہ وہ کسی میلے میں شامل ہونے کے لئے نہیں آئیں۔ اپنے اجتماع پر آنے کا مقصد ان کو پورا کرنا چاہئے اور مستقل دینی اور علمی مجلسیں لگائیں۔ باقاعدہ پروگرام نہیں بھی ہو رہا تب بھی اپنی مجالس میں بجائے اِدھر اُدھر کی باتیں کرنے اور فضول گفتگو کرنے کے تعمیری گفتگو کریں اور لغو باتوں سے ہمیشہ پرہیز کریں اور اپنا وقت اس سے ضائع ہونے سے بچائیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور وہاں ذکر الٰہی نہیں کرتے وہ اپنی مجلس کو قیامت کے دن حسرت سے دیکھیں گے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 724 حدیث 7093 مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

پس اجتماع پر آنے والوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ اپنے آنے کے مقصد کو پورا کریں اور اپنا وقت ہنسی ٹھٹھے اور فضول گفتگو میں گزارنے کے بجائے زیادہ وقت ذکر الٰہی اور نیکی کی باتیں کرنے اور سننے میں گزاریں تا کہ ہماری مجلسیں قیامت کے دن کبھی حسرت سے دیکھی جانے والی مجلسیں نہ ہوں۔

تقویٰ پر چلنے اور تقویٰ پر چلنے والوں کی صحبت میں وقت گزارنے کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کیا نصیحت فرمائی؟ ایک روایت میں آتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مومن کے سوا کسی اور کے ساتھ نہ بیٹھو اور متقی کے سوا کوئی اور تمہارا کھانا نہ کھائے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الأدب باب من یؤمران یجالس حدیث 4832)

انسان کا دنیا میں مختلف لوگوں سے رابطہ واسطہ رہتا ہے۔ انسان انہیں ملتا بھی ہے۔ غیر مسلموں کے ساتھ بھی اٹھنا بیٹھنا ہوتا ہے۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ انسان غیر مومن کے ساتھ اٹھے بیٹھے ہی نہ۔ آپ کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ تمہاری گہری دوستی، تمہارا زیادہ اٹھنا بیٹھنا، تمہارا اکثر وقت گزارنا، تمہاری مجالس زیادہ تر ایسے لوگوں کے ساتھ ہوں جو ایمان میں مضبوط ہوں اور تقویٰ پر چلنے والے ہوں تا کہ تم بھی نیکی اور تقویٰ میں آگے بڑھو۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ''اصلاحِ نفس کی ایک راہ اللہ تعالیٰ نے یہ بتائی ہے کہ کُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ (التوبۃ:119)۔ یعنی جو لوگ قولی، فعلی، عملی اور حالی رنگ میں سچائی پر قائم ہیں ان کے ساتھ رہو۔'' (یعنی ان کی باتیں بھی سچائی پر مبنی ہوں۔ ان کے عمل بھی سچائی پر مبنی ہوں اور ان کی ہر حالت سے سچائی ظاہر ہوتی ہو۔ یعنی نیک لوگ ہوں۔) فرمایا کہ ''اس سے پہلے فرمایا۔ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ۔ یعنی ایمان والو! تقویٰ اللہ اختیار کرو۔ اس سے یہ مراد ہے کہ پہلے ایمان ہو پھر سنّت کے طور پر بدی کی جگہ کو چھوڑ دے اور صادقوں کی صحبت میں رہے۔ صحبت کا بہت بڑا اثر ہوتا ہے جو اندر ہی اندر ہوتا چلا جاتا ہے''۔ فرمایا کہ ''اگر کوئی شخص ہر روز کنجریوں کے ہاں جاتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ کیا مَیں زنا کرتا ہوں؟'' (مَیں زنا کرنے تو نہیں جاتا تو) ''اس سے کہنا چاہئے کہ ہاں تُو کرے گا اور وہ ایک نہ ایک دن اس میں مبتلا ہو جاوے گا'' (کیونکہ بدصحبت کا بداثر ہوتا ہے) ''کیونکہ صحبت میں تاثیر ہوتی ہے۔ اسی طرح پر جو شخص شراب خانہ میں جاتا ہے خواہ وہ کتنا ہی پرہیز کرے اور کہے کہ مَیں نہیں پیتا ہوں لیکن ایک دن آئے گا کہ وہ ضرور پیئے گا''۔

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 247۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس ہمیشہ بری صحبت سے بچنے کی ضرورت ہے۔ عام دنیاوی کاروباروں میں تعلق واسطہ تو ہوتا ہے جیسا کہ مَیں نے کہا غیروں کے ساتھ تعلق ہے۔ لیکن ان تعلقات میں حدود قائم ہونی چاہئیں۔ یہ نہیں کہ ان کی فضول مجلسوں میں بھی انسان جانا شروع کر دے۔ بہت سی برائیاں ان فضول مجلسوں میں شامل ہونے سے ہوتی ہیں۔ بلکہ یہاں کے لوگ خود اس بات کا اظہار کرتے ہیں۔ ہماری بعض عورتوں سے اس بات کا انگریز عورتوں نے اظہار کیا کہ ہمارے خاوند اچھے بھلے شریف تھے لیکن بعض دوستوں کی وجہ سے ان میں برائیاں پیدا ہو گئیں اور فضول اور گندی مجلسوں میں جانا شروع ہو گئے۔ تو ان لوگوں کو بھی جو غیر مسلم ہیں ان کو بھی یہ احساس پیدا ہو رہا ہے۔ اس لئے ہمیں تو بہت زیادہ اس بات کی فکر کرنی چاہئے۔ اس چیز کو روکنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا بے دین لوگوں کے ساتھ زیادہ اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا تمہیں دین اور تقویٰ سے دُور کر دے گا۔ ہاں تبلیغ کے لئے، نیک باتوں کو پہنچانے کے لئے تعلق ضرور قائم کرنا چاہئے۔ اس کے بغیر تبلیغ نہیں ہو سکتی۔ لیکن اس کے لئے انہیں اپنی مجالس میں لانا چاہئے کیونکہ یہ نیکی کی مجالس پھر اپنا اثر چھوڑتی ہیں۔ اور ہمارے جلسوں میں، فنکشنز میں شامل ہونے والے بے شمار غیر لوگ ہیں جو اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ یہاں آ کر ہماری حالت اور کیفیت بالکل بدل جاتی ہے۔

صحبت کے اثر کی وضاحت فرماتے ہوئے ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا کہ ''جب انسان ایک راستباز اور صادق کے پاس بیٹھتا ہے تو صدق اس میں کام کرتا ہے۔ لیکن جو راستبازوں کی صحبت کو چھوڑ کر بدوں اور شریروں کی صحبت کو اختیار کرتا ہے تو ان میں بدی اثر کرتی جاتی ہے''۔ فرمایا کہ ''اسی لئے احادیث اور قرآن شریف میں صحبتِ بد سے پرہیز کرنے کی تاکید اور تہدید پائی جاتی ہے اور لکھا ہے کہ جہاں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت ہوتی ہو اس مجلس سے فی الفور اٹھ جاؤ ورنہ جو اہانت سن کر نہیں اٹھتا اس کا شمار بھی ان میں ہی ہوگا''۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ''صادقوں اور راستبازوں کے پاس رہنے والا بھی ان میں ہی شریک ہوتا ہے۔ اس لئے کس قدر ضرورت ہے اِس امر کی کہ انسان کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ کے پاک ارشاد پر عمل کرے''۔ فرمایا کہ ''حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ملائکہ کو دنیا میں بھیجتا ہے۔ وہ پاک لوگوں کی مجلس میں آتے ہیں۔ اور جب واپس جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے کہ تم نے کیا دیکھا؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ایک مجلس دیکھی ہے جس میں تیرا ذکر کر رہے تھے۔ مگر ایک شخص ان میں سے نہیں تھا'' (ان ذکر کرنے والوں میں سے نہیں تھا۔ لیکن وہاں بیٹھا ہوا تھا۔) ''تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہیں وہ بھی ان میں ہی سے ہے کیونکہ اِنَّھُمْ قَوْمٌ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ''۔ فرمایا کہ ''اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ صادقوں کی صحبت سے کس قدر فائدے ہیں۔ سخت بدنصیب ہے وہ شخص جو صحبت سے دُور ہے''۔

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 249۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس مومنوں کی صحبت اور مجلس میں بیٹھنے والے اللہ تعالیٰ کے فضل کے حاصل کرنے والے بن جاتے ہیں اور یہ وہی مجلسیں ہیں جو ذکر الٰہی سے بھری ہوئی مجالس ہیں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ''بہت ہیں کہ زبان سے تو خدا تعالیٰ کا اقرار کرتے ہیں لیکن اگر ٹٹول کر دیکھو تو معلوم ہوگا کہ ان کے اندر دہریت ہے۔ کیونکہ دنیا کے کاموں میں جب مصروف ہوتے ہیں تو خدا تعالیٰ کے قہر اور اس کی عظمت کو بالکل بھول جاتے ہیں۔ اس لئے یہ بات بہت ضروری ہے کہ تم لوگ دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے معرفت طلب کرو۔ بغیر اس کے یقینِ کامل ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا۔ وہ اس وقت حاصل ہوگا جبکہ یہ علم ہو کہ اللہ تعالیٰ سے قطع تعلق کرنے میں ایک موت ہے''۔ فرمایا کہ ''گناہ سے بچنے کے لئے جہاں دعا کرو وہاں ساتھ ہی تدابیر کے سلسلہ کو ہاتھ سے نہ چھوڑو اور تمام محفلیں اور مجلسیں جن میں شامل ہونے سے گناہ کی تحریک ہوتی ہے ان کو ترک کرو۔ اور ساتھ ہی ساتھ دعا بھی کرتے رہو اور خوب جان لو کہ ان آفات سے جو قضا و قدر کی طرف سے انسان کے ساتھ پیدا ہوتی ہیں جب تک خدا تعالیٰ کی مدد ساتھ نہ ہو ہرگز رہائی نہیں ہوتی''۔ فرمایا ''نماز جو کہ پانچ وقت ادا کی جاتی ہے اس میں بھی یہی اشارہ ہے کہ اگر وہ نفسانی جذبات اور خیالات سے اسے محفوظ نہ رکھے گا تب تک وہ سچی نماز ہرگز نہ ہوگی۔ نماز کے معنی ٹکّریں مار لینے اور رسم اور عادت کے طور پر ادا کرنے کے ہرگز نہیں۔ نماز وہ شئے ہے جسے دل بھی محسوس کرے کہ روح پگھل کر خوفناک حالت میں آستانۂ الوہیت پر گر پڑے''۔ فرمایا ''جہاں تک طاقت ہے وہاں تک رِقّت کے پیدا کرنے کی کوشش کرے اور تضرّع سے دعا مانگے کہ شوخی اور گناہ جو اندر نفس میں ہیں وہ دُور ہوں۔ اسی قسم کی نماز بابرکت ہوتی ہے۔ اور اگر وہ اس پر استقامت اختیار کرے گا تو دیکھے گا کہ رات کو یا دن کو ایک نور اس کے قلب پر گرا ہے اور نفس امّارہ کی شوخی کم ہوگئی ہے۔ جیسے اژدہا میں ایک سَمّ قاتل ہے اسی طرح نفس امّارہ میں بھی سمّ قاتل ہوتا ہے۔ اور جس نے اسے پیدا کیا اسی کے پاس اس کا علاج ہے''۔ (ملفوظات جلد 7 صفحہ 123۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

یعنی خدا تعالیٰ کے پاس ہی برائی کے دور کرنے کا علاج ہے اس لئے اس کے آگے جھکو۔ اس سے مدد مانگو کہ دنیا اور اس کے بداثرات اور بری مجالس سے اور ان کے اثرات سے وہ ہمیشہ بچا کے رکھے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ مجلس برخاست کرتے وقت اٹھتے ہوئے آپ یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ تُو پاک ہے اور تیری حمد کی قسم! مَیں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ مَیں تجھ سے مغفرت کا طلبگار ہوں اور تیری طرف ہی رجوع کرتا ہوں۔

(سنن ابی داؤد کتاب الآدب باب فی کفارۃ المجلس حدیث 4859)

پھر ایک موقع پر آپ نے فرمایا کہ کچھ کلمات ایسے ہیں جس نے بھی ان کو اپنی مجلس سے اٹھتے ہوئے تین مرتبہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ ان کے طفیل اس کے وہ گناہ جو اس نے وہاں کئے ہوں گے ان کو ڈھانک دے گا اور جس نے یہ کلمات کسی خیر کی مجلس میں اور ذکر الٰہی کی مجلس میں پڑھے تو ان کے ساتھ اس پر مہر کر دی جائے گی اور وہ کلمات یہ ہیں کہ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ۔ کہ اے اللہ تُو اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں تُجھ سے بخشش کا طلبگار ہوں اور تیری طرف ہی رجوع کرتا ہوں۔ (سنن ابی داؤد کتاب الآدب باب فی کفارۃ المجلس حدیث 4857)

پس مجھ سے جو بعض ناپسندیدہ باتیں ہو جاتی ہیں ان کے بداثرات سے بھی محفوظ رکھ اور پھر یہ دعا جو ناپسندیدہ باتیں ہیں ان کے بداثرات سے محفوظ رکھتی ہے اور نیک مجالس کے فیض سے انسان کو زیادہ سے زیادہ فیض اٹھانے کا باعث بناتی ہے۔

جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جب تک خدا تعالیٰ کی مدد ساتھ نہ ہو ہرگز رہائی نہیں ہوتی۔ اس لئے ہر وقت اللہ تعالیٰ کی مدد طلب کرتے رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم ہمیشہ بری مجالس سے بچنے والے ہوں۔ اور اگر کبھی اَنجانے میں شامل ہو جائیں تو ان کے بد اثرات سے محفوظ رہیں۔ ہمیشہ پاک مجلسوں کی تلاش میں رہیں اور ان میں بیٹھنے والے ہوں اور ان پاک مجالس کی پاکیزگی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے فیض پانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ شیطان کے حملے سے بچائے۔ ہم سے رحم اور مغفرت کا سلوک فرمائے۔ ہمیں ہمیشہ نظام جماعت اور خلافت سے جوڑے رکھے اور ہر فتنہ پرداز کے فتنہ کے شر سے ہمیں محفوظ رکھے۔

نماز کے بعد مَیں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو ہمارے افریقن امریکن احمدی مکرم بلال عبدالسلام صاحب کا ہے۔ یہ فلاڈلفیا (Philadelphia) یو ایس اے (USA) میں رہتے تھے۔ 13 ؍ستمبر کو ان کی وفات ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ یہ اس سال جلسہ یو کے (UK) پر بھی آئے تھے اور پہلے روز شام کو جب پین افریقن ایسوسی ایشن کا پروگرام جاری تھا اچانک ان پر فالج کا حملہ ہوا اور فالج کے حملہ کی وجہ سے طبیعت ناساز ہوگئی۔ فوری طور پر ان کو یہاں ہسپتال لے جایا گیا جہاں کچھ دن یہ زیر علاج بھی رہے۔ پھر طبیعت بظاہر بہتر بھی ہوگئی تھی اور مجھے ملنے آئے ہیں۔ اس کے بعد دو دفعہ ملا ہوں۔ بظاہر صحت میں لگ رہے تھے۔ اس کے بعد واپس امریکہ چلے گئے۔

آپ 1934ء میں فلوریڈا میں پیدا ہوئے۔ چھ سال کی عمر میں ان کے والدین کی وفات ہوگئی۔ آٹھ سال کی عمر میں یہ بورڈنگ میں چلے گئے جہاں بائبل کی تعلیم حاصل کی۔ پھر دیگر ملازمتیں اختیار کیں۔ کچھ عرصہ آرمی میں بھی شامل رہے۔ 1957ء میں منسٹر آف گاسپل (Minister of Gospel) بن گئے تاہم ان کو عیسائیت کے بعض عقائد سے اختلاف تھا۔ 1960ء میں ان کی ایک سنّی مسلمان سے ملاقات ہوئی جس نے انہیں جماعت کا شائع شدہ قرآن کریم دیا۔ آپ نے اس شخص سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں جن کا یہ قرآن کریم ہے۔ اس نے بتایا کہ یہ مسلمان تو نہیں ہیں لیکن ان کی کتابیں اچھی ہیں۔ تو آپ نے اس شخص سے ایک احمدی کا پتا کیا اور پتا معلوم کر کے ان کی دکان پر پہنچے۔ وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھی اور پوچھنے پر بتایا گیا کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور امام مہدی ہیں۔ بہرحال اس کے بعد آپ نے احمدیت قبول کر لی اور پھر فلاڈلفیا (Philadelphia) میں احمدیوں کے ساتھ مل کے تبلیغ کے کام کرتے رہے۔

بلال عبدالسلام صاحب کو قرآن کریم سیکھنے کا بھی بڑا شوق تھا۔ وہ چار گھنٹے کی مسافت طے کر کے ہر دوسرے اتوار کو پِٹسبرگ آیا کرتے تھے تا کہ کچھ سیکھ سکیں۔ اور اسی طرح آپ صدر جماعت فلاڈلفیا اور نیشنل عاملہ میں وقف جدید اور تربیت نومبائعین کے سیکرٹری بھی رہے۔ آپ زندگی وقف کر کے کچھ عرصہ بالٹی مور میں جماعت کے آنریری مبلغ کے طور پر بھی کام کرتے رہے اور اس کے بعد بھی پھر انہوں نے تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا۔ خلافت سے بے انتہا محبت کرنے والے تھے۔ نظام جماعت کے پابند اور اعلیٰ معیار کی اطاعت کرنے والے تھے۔ ہمیشہ خلفاء کے ذکر پر آبدیدہ ہو جایا کرتے تھے۔ 1975ء میں ان کو جلسہ سالانہ قادیان میں بھی شمولیت کی توفیق ملی۔ فلاڈلفیا مسجد تعمیر ہو رہی ہے۔ اس کے لئے آپ کی بڑی خواہش بھی تھی اور کوشش بھی کرتے رہے اور اس تعمیر کے دوران آپ روزانہ پورا دن وہاں کیبن میں گزارتے اور دعائیں کرتے تھے اور ہمیشہ اس کوشش میں ہوتے تھے کہ مسجد جلدی سے جلدی تعمیر ہو جائے۔ امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ جلدی بن جائے گی۔ ان کی اہلیہ مسز اسنسٹن (Easnestine) پاسٹر (Poster) ہیں۔ یہ احمدی نہیں تھیں لیکن ہمیشہ اُن سے اِن کا نیک سلوک رہا۔ پسماندگان میں دو بیٹے ہیں اور دو بیٹیاں ہیں۔ ایک بیٹے عمر عبدالسلام صاحب نے 1993ء میں بیعت کی تھی اور جماعت میں داخل ہوئے۔ یہ احمدی ہیں، باقی نہیں۔

عبداللہ دیبا صاحب وہاں امریکہ میں آجکل مبلغ ہیں وہ لکھتے ہیں کہ جماعت امریکہ کے نہایت ہی فعّال ممبر تھے۔ نہایت خوش اخلاق، ہردلعزیز اور پیار کرنے والے مخلص انسان تھے۔ اکثر لوگوں کے کام آیا کرتے تھے۔ جماعتی امور کی بجا آوری میں پیش پیش رہتے تھے۔ نوجوانوں کے ساتھ ایک خاص تعلق تھا۔ ان کی تربیت کرنے اور معاشرتی برائیوں سے بچانے میں ہمیشہ کوشش کرتے رہتے۔ کئی نوجوانوں کی زندگیاں مؤثر طور پر تبدیل کیں اور انہیں راہِ راست پر چلنے کی تلقین کرتے تھے۔ کہتے ہیں ان کی تربیت کی وجہ سے ان نوجوانوں میں سے ایک کثیر تعداد جماعت اور معاشرے کا فعّال حصہ بن چکی ہے۔ جب آپ ہسپتال میں بیمار تھے تو آپ نے یہ ہدایت کی تھی کہ آپ کے سرہانے ہمیشہ قرآن کریم کا ایک نسخہ موجود رہے۔ اور یہاں جب بیمار تھے تو انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے نئی زندگی اس لئے دی ہے کہ میرے کچھ کام ادھورے ہیں وہ مکمل کرنا چاہتا ہوں۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی ذکر کیا کہ خلافت سے ان کا انتہا کا تعلق تھا۔ جب بھی ملتے تھے تو ہمیشہ چہرے پر ایک عجیب قسم کی مسکراہٹ ہوتی تھی اور ایک اخلاص اور وفا بھی آنکھوں سے ٹپک رہا ہوتا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے۔ اور ان کی باقی اولاد کو بھی احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ: خطاب حضور انور از صفحہ نمبر 2

ہیں کہ اس کے اوپر بھی ہوں گے۔ لیکن اگر نیچے کچھ بھی نہیں تو اوپر کی بابت کب یقین ہوسکتا ہے۔ اسی طرح پر بنی نوع انسان اور اپنے اِخوان کے ساتھ جو یگانگت اور محبت کا رنگ ہو وہ اُس اعتدال پر ہو جو خدا نے قائم کیا ہے''۔ ایک پھلدار درخت ہے اس کے نیچے پھل دیکھ کر ہم پہچانتے ہیں کہ اس کے اوپر بھی پھل ہوں گے۔ اسی طرح آپ نے فرمایا کہ جو انسانوں سے محبت ہے، بنی نوع انسان سے محبت ہے، آپس میں بھائیوں سے محبت ہے اور اگر وہ صحیح رنگ میں ہے جو خدا نے قائم کیا ہے تو اس سے پتا لگے گا کہ خدا تعالیٰ سے محبت ہے۔ آپ فرماتے ہیں ''اور وہ اس اعتدال پر ہو جو خدا نے قائم کیا ہے تو اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ بھی محبت ہے''۔ اگر اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے محبت نہیں جس طرح اللہ تعالیٰ نے بتایا تو ہم کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے بھی محبت ہوگی۔ پھر تو عبادتیں صرف ظاہری عبادتیں ہوں گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر فرمایا کہ بعض جگہ موقع محل کی نسبت سے حقوق العباد بڑھ جاتے ہیں۔

پھر فرماتے ہیں کہ: ''پس بنی نوع کے حقوق کی نگہداشت اور اِخوان کے ساتھ تعلقات بشارت دیتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی محبت کا رنگ بھی ضرور ہے''۔ فرمایا ''دیکھو دنیا چند روزہ ہے اور آگے پیچھے سب مرنے والے ہیں۔ قبریں منہ کھولے ہوئے آوازیں مار رہی ہیں اور ہر شخص اپنی اپنی نوبت پر جا داخل ہوتا ہے۔ عمر ایسی بے اعتبار اور زندگی ایسی ناپائیدار ہے کہ چھ ماہ اور تین ماہ تک زندہ رہنے کی امید کیسی۔ اتنی بھی امید اور یقین نہیں کہ ایک قدم کے بعد دوسرے قدم اٹھانے تک زندہ رہیں گے یا نہیں۔ پھر جب یہ حال ہے کہ موت کی گھڑی کا علم نہیں اور یہ پکّی بات ہے کہ وہ یقینی ہے، ٹلنے والی نہیں تو دانشمند انسان کا فرض ہے کہ ہر وقت اس کے لیے تیار رہے۔ اسی لیے قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ (آل عمران:103)'' کہ ہرگز مرنا نہیں مگر اس حالت میں کہ تم مسلمان ہو۔ موت اپنے اختیار میں تو نہیں ہے۔ اس کا مطلب ہی یہ ہے کہ انسان ہر وقت اپنا جائزہ لیتا رہے کہ وہ ہر دو قسم کے حقوق ادا کر رہا ہے کہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی اور بندوں کے حقوق بھی اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق چل رہا ہے کہ نہیں چل رہا۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''ہر وقت جب تک انسان خدا تعالیٰ سے اپنا معاملہ صاف نہ رکھے اور ان ہر دو حقوق کی پوری تکمیل نہ کرے بات نہیں بنتی۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ہے کہ حقوق بھی دو قسم کے ہیں۔ ایک حقوق اللہ اور دوسرے حقوق العباد''۔

پھر آپ نے ہمیں کھول کر یہ بھی بتایا کہ حقوق عباد کی بھی دو قسمیں ہیں۔ کسی ایک طرح کے حقوق ادا کر کے یہ سمجھ لینا کہ ہم نے حقوق ادا کر دئیے یہ کافی نہیں ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''اور حقوقِ عباد بھی دو قسم کے ہیں۔ ایک وہ جو دینی بھائی ہو گئے ہیں خواہ وہ بھائی ہے یا باپ ہے یا بیٹا''۔ آپس میں تم ایک بھائی ہو۔ مسلمان ہیں، احمدی مسلمان ہیں آپس میں جماعت ہے، ایک جماعت کا تعلق ہے، بھائی بھائی ہیں۔ فرمایا کہ ''مگر ان سب میں ایک دینی اخوّت ہے''۔ ایک دینی بھائی چارہ ہے جس میں باپ بیٹا بھائی بہن سب آ جاتے ہیں اور فرمایا کہ ''اور ایک عام بنی نوع انسان سے سچی ہمدردی ہے''۔ حقوق العباد میں صرف یہی کافی نہیں کہ اپنوں کے ہی حق ادا کرنے ہیں بلکہ تمام بنی نوع انسان کے حق ادا کرنے ہیں اور سچی ہمدردی ان سے رکھنی ہے اور ان کی بہتری کے لئے کام کرنا ہے۔ فرمایا ''اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سب سے بڑا حق یہی ہے کہ اس کی عبادت کی جاوے اور یہ عبادت کسی غرض ذاتی پر مبنی نہ ہو''۔ اس بارے میں پہلے جو اقتباس پڑھا گیا ہے اس میں تفصیل سے وضاحت ہو چکی ہے کہ یہ عبادت اور اللہ تعالیٰ سے محبت بے غرض ہونی چاہئے۔

پھر فرمایا ''بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی میں میرا یہ مذہب ہے کہ جب تک دشمن کے لئے دعا نہ کی جاوے پورے طور پر سینہ صاف نہیں ہوتا''۔ فرمایا ''اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ (المؤمن:61)''۔ (یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے پکارو مَیں تمہاری دعا قبول کروں گا، سنوں گا)۔ فرمایا کہ اس ''میں اللہ تعالیٰ نے کوئی قید نہیں لگائی کہ دشمن کے لئے دعا کرو تو قبول نہیں کروں گا''۔ فرمایا ''بلکہ میرا تو یہ مذہب ہے کہ دشمن کے لئے دعا کرنا یہ بھی سنّت نبوی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی سے مسلمان ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے لئے اکثر دعا کیا کرتے تھے۔ اس لئے بخل کے ساتھ ذاتی دشمنی نہیں کرنی چاہئے اور حقیقتاً مُوذی نہیں ہونا چاہئے''۔ فرمایا ''شکر کی بات ہے کہ ہمیں اپنا کوئی دشمن نظر نہیں آتا جس کے واسطے دو تین مرتبہ دعا نہ کی ہو''۔ یعنی آپ کے دشمن ہیں جو آپ سے دشمنی رکھتے ہیں ان کے لئے بھی آپ دعا کرتے ہیں۔ یہ نہیں کہ آپ کو کسی سے دشمنی ہے۔ یہ ان دشمنوں کا ذکر ہو رہا ہے جو آپ سے دشمنی رکھنے والے ہیں۔ آپ نے تو کسی سے دشمنی کی ہی نہیں۔ فرمایا کہ جو ایسے میرے دشمن ہیں ان کے لئے بھی میں دعا کرتا ہوں۔ فرمایا کہ ''ایک بھی ایسا نہیں'' جس کے لئے مَیں نے دعا نہ کی ہو ''اور یہی مَیں تمہیں کہتا ہوں اور سکھاتا ہوں۔ خدا تعالیٰ اس سے کہ کسی کو حقیقی طور پر ایذا پہنچائی جاوے اور ناحق بخل کی راہ سے دشمنی کی جاوے ایسا ہی بیزار ہے جیسے وہ نہیں چاہتا کہ کوئی اس کے ساتھ ملایا جاوے''۔ بلا وجہ کی دشمنی سے اللہ تعالیٰ کی بیزاری اسی طرح ہی ہے جس طرح شرک ہے۔ فرمایا کہ ''ایک جگہ وہ فصل نہیں چاہتا'' یعنی جدائی نہیں چاہتا ''اور ایک جگہ وصل نہیں چاہتا''۔ ملاپ نہیں چاہتا۔ ''یعنی بنی نوع کا باہمی فصل اور اپنا کسی غیر کے ساتھ وصل''۔ انسان آپس میں جدا جدا ہو جائیں، پھٹ جائیں، ایک نہ رہیں، دشمنیاں پیدا کرنی شروع کر دیں یہ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا اور اپنے ساتھ کسی غیر کو شریک نہیں چاہتا۔ اس لئے اس نکتے کو ہمیشہ یاد رکھو۔ فرمایا ''اور یہ وہی راہ ہے کہ منکروں کے واسطے بھی دعا کی جاوے۔ اس سے سینہ صاف اور انشراح پیدا ہوتا ہے''۔ دشمنیاں ختم ہوتی ہیں اور نفرتوں کا خاتمہ ہوتا ہے۔ فرمایا ''اور ہمت بلند ہوتی ہے''۔ انشراح پیدا ہوتا ہے اور ہمت بلند ہوتی ہے۔ مخالفتیں برداشت کرنے کا حوصلہ پیدا ہوتا ہے اور یہ وہ خوبصورت اسلامی تعلیم ہے جو امن قائم کرنے کی تعلیم ہے فرمایا ''اس لئے جب تک ہماری جماعت یہ رنگ اختیار نہیں کرتی اُس میں اور اُس کے غیر میں پھر کوئی امتیاز نہیں ہے۔ میرے نزدیک یہ ضروری امر ہے کہ جو شخص ایک کے ساتھ دین کی راہ سے دوستی کرتا ہے اور اس کے عزیزوں سے کوئی ادنیٰ درجہ کا ہے تو اس کے ساتھ نہایت رِفق اور ملائمت سے پیش آنا چاہئے اور ان سے محبت کرنی چاہئے کیونکہ خدا کی شان یہ ہے''۔ فرمایا فارسی کا شعر ہے کہ

''بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم''

(کہ بدوں کو بھی نیکوں کے ساتھ خداوند کریم بخش دیتا ہے)۔ فرمایا ''پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تمہیں چاہئے کہ تم ایسی قوم بنو جس کی نسبت آیا ہے فَاِنَّھُمْ قَوْمٌ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ یعنی وہ ایسی قوم ہے کہ ان کا ہم جلیس بدبخت نہیں ہوتا''۔ اس کے ساتھ بیٹھنے والا بھی بدبخت نہیں ہوتا۔ ''یہ خلاصہ ہے اس تعلیم کا جو تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ میں پیش کی گئی ہے''۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 95 تا 97۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس جب ہماری یہ سوچ ہوگی تبھی ہم کہہ سکیں گے کہ ہم نے آپ علیہ السلام کی بیعت کا حق ادا کیا ہے یا حق ادا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس بات کو جاننے کے لئے کہ کس طرح ہم اللہ تعالیٰ کے حق ادا کرنے کا پتا کر سکتے ہیں اس کے بلند معیار حاصل کر سکتے ہیں اور کس طرح ہم بندوں کے حقوق کی تفصیل جان سکتے ہیں۔ ایک تو یہ بات بیان فرما دی آپ نے کہ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے حکم کے مطابق بندوں کے حقوق ادا کرو گے تو پھر سوچا جا سکتا ہے کہ اللہ کے حق ادا کر رہے ہو۔ اگر یہ نہیں تو پھر اس بارے میں تسلی نہیں ہو سکتی کہ بندہ اللہ تعالیٰ کے بھی حق ادا کر رہا ہے لیکن مزید تفصیل آپ نے بیان فرمائی کہ حقوق کا پتا کس طرح لگے گا۔

آپ فرماتے ہیں کہ ''قرآن شریف میں اوّل سے آخر تک اوامر و نواہی اور اَحکامِ الٰہی کی تفصیل موجود ہے اور کئی سو شاخیں مختلف قسم کے احکام کی بیان کی ہیں''۔ (ملفوظات جلد 8 صفحہ 374۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) یہ حکم ہیں جن میں بہت سارے حقوق ادا کرنے کے بھی حکم ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ہیں اور بندوں کے حقوق بھی ہیں۔ بہت سارے اوامر ہیں جن کا حکم دیا کہ یہ کرو۔ بہت ساری باتیں ہیں جن سے روکا گیا ہے کہ نہ کرو۔

فرمایا ''پس بار بار قرآن شریف کو پڑھو اور تمہیں چاہئے کہ برے کاموں کی تفصیل لکھتے جاؤ اور پھر خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید سے کوشش کرو کہ ان بدیوں سے بچتے رہو''۔ (ملفوظات جلد 8 صفحہ 376۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) پس ہمیں قرآن کریم بھی اس طرح پڑھنے کی ضرورت ہے کہ ہم حقیقی مسلمان بن سکیں۔

پھر اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے ایک موقع پر آپ نے فرمایا کہ: ''مَیں سچ کہتا ہوں کہ یہ ایک تقریب ہے جو اللہ تعالیٰ نے سعادتمندوں کے لئے پیدا کر دی ہے۔ مبارک وہی ہیں جو اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ تم لوگ جنہوں نے میرے ساتھ تعلق پیدا کیا ہے اس بات پر ہرگز ہرگز مغرور نہ ہو جاؤ کہ جو کچھ تم نے پانا تھا پا چکے۔ یہ سچ ہے کہ تم ان منکروں کی نسبت قریب تر بہ سعادت ہو جنہوں نے اپنے شدید انکار اور توہین سے خدا کو ناراض کیا۔ اور یہ بھی سچ ہے کہ تم نے حُسنِ ظن سے کام لے کر خدا تعالیٰ کے غضب سے اپنے آپ کو بچانے کی فکر کی۔ لیکن سچی بات یہی ہے کہ تم اس چشمے کے قریب آ پہنچے ہو جو اِس وقت خدا تعالیٰ نے ابدی زندگی کے لئے پیدا کیا ہے۔ ہاں پانی پینا ابھی باقی ہے۔ پس خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے توفیق چاہو کہ وہ تمہیں سیراب کرے کیونکہ خدا تعالیٰ کے بِدُوں کچھ بھی نہیں ہو سکتا''۔ جب تک پوری طرح پیغام کو نہیں سمجھیں گے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کو ہم نہیں سمجھیں گے، اس پر عمل کرنے کی کوشش نہیں کریں گے، ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم نے پانی پی لیا۔ فرمایا کہ پانی پینا ابھی باقی ہے۔ پس اس کے لئے کوشش کرو۔

پھر فرماتے ہیں: ''یہ مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ جو اس چشمہ سے پیئے گا وہ ہلاک نہ ہوگا کیونکہ یہ پانی زندگی بخشتا ہے اور ہلاکت سے بچاتا ہے اور شیطان کے حملوں سے محفوظ کرتا ہے۔ اس چشمہ سے سیراب ہونے کا کیا طریق ہے؟ یہی کہ خدا تعالیٰ نے جو دو حق تم پر قائم کئے ہیں ان کو بحال کرو اور پورے طور پر ادا کرو۔ ان میں سے ایک خدا کا حق ہے، دوسرا مخلوق کا''۔ فرمایا ''اپنے خدا کو وحدہٗ لاشریک سمجھو جیسا کہ اس شہادت کے ذریعہ تم اقرار کرتے ہو۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ یعنی مَیں شہادت دیتا ہوں کہ کوئی محبوب، مطلوب اور مُطاع اللہ کے سوا نہیں ہے''۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 185-184۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر ایک موقع پر آپ نے جماعت کو استغفار، توبہ اور نماز کی طرف توجہ دلائی اور اسی طرح اخلاق کے اعلیٰ حصول کی طرف بھی توجہ دلائی۔ فرمایا کہ ''جو خدا تعالیٰ کے حضور تضرّع اور زاری کرتا ہے اور اس کے حدود و احکام کو عظمت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اس کے جلال سے ہیبت زدہ ہو کر اپنی اصلاح کرتا ہے وہ خدا کے فضل سے ضرور حصہ لے گا۔ اس لئے ہماری جماعت کو چاہئے کہ وہ تہجد کی نماز کو لازم کر لیں۔ جو زیادہ نہیں وہ دو ہی رکعت پڑھ لے''۔ اب خاص طور پر یہاں مَیں کہوں گا عہدیداروں کو بھی، واقفین کو بھی کہ ان کو اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔ عام احمدی کو بھی عام طور پر توجہ کرنی چاہئے۔ فرمایا ''کیونکہ اس کو دعا کرنے کا موقع بہرحال مل جائے گا۔ اس وقت کی دعاؤں میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے''۔ اور جیسا کہ چند دن پہلے ہی رمضان گزرا ہے اس میں ہر ایک ان دعاؤں کا تجربہ کر چکا ہے۔ مجھے کئی لوگ اپنے تجربات کے متعلق خط لکھتے ہیں۔ پس ان دعاؤں کی تاثیر ہوتی ہے۔ ان سے فائدہ اٹھانا چاہئے اور مستقل اٹھانا چاہئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''اس وقت کی دعاؤں میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے کیونکہ وہ سچے درد اور جوش سے نکلتی ہیں۔ جب تک ایک خاص سوز اور درد دل میں نہ ہو اس وقت تک ایک شخص خوابِ راحت سے بیدار کب ہو سکتا ہے؟ پس اُس وقت کا اٹھنا ہی ایک درد دل پیدا کر دیتا ہے جس سے دعا میں رقت اور اضطراب کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے''۔ فرمایا ''اور یہی اضطراب اور اضطرار قبولیت دعا کا موجب ہو جاتے ہیں۔ لیکن اگر اٹھنے میں سستی اور غفلت سے کام لیتا ہے تو ظاہر ہے کہ وہ درد اور سوز دل میں نہیں کیونکہ نیند تو غم کو دور کر دیتی ہے۔ لیکن جبکہ نیند سے بیدار ہوتا ہے تو معلوم ہوا کہ کوئی درد اور غم نیند سے بھی بڑھ کر ہے جو بیدار کر رہا ہے''۔ فرمایا ''پھر ایک اور بات بھی ضروری ہے جو ہماری جماعت کو اختیار کرنی چاہئے اور وہ یہ ہے کہ زبان کو فضول گوئیوں سے پاک رکھا جاوے''۔ بیہودہ قسم کی باتیں، فضول باتیں، لوگوں کو تکلیف دینے والی باتیں، استہزاء، طنز اس قسم کی باتوں سے زبان پاک رکھو۔ فرمایا ''زبان وجود کی ڈیوڑھی ہے اور زبان کو پاک کرنے سے گویا خدا تعالیٰ وجود کی ڈیوڑھی میں آ جاتا ہے۔'' اگر زبان پاک کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے قریب آ جائے گا، تمہارے گھر کے دروازے پر آ جائے گا۔ ''جب خدا ڈیوڑھی میں آ گیا تو پھر اندر آنا کیا تعجب ہے؟''۔ فرمایا ''پھر یاد رکھو کہ حقوق اللہ اور حقوقِ عباد میں دانستہ ہرگز غفلت نہ کی جاوے''۔

فرمایا کہ ''یاد رکھو کہ حقوق اللہ اور حقوق عباد میں دانستہ ہرگز غفلت نہ کی جاوے۔ جو اِن امور کو مدنظر رکھ کر دعاؤں سے کام لے گا یا یوں کہو کہ جسے دعا کی توفیق دی جاوے گی ہم یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس پر اپنا فضل کرے گا اور وہ بچ جاوے گا''۔ فرمایا ''ظاہری تدابیر صفائی

وغیرہ کی منع نہیں ہیں بلکہ 'برتوکّل زانوئے اشتر ببند''۔(یعنی توکّل کے لئے ضروری ہے کہ اونٹ کا گھٹنا بھی باندھا جائے)۔''پر عمل کرنا چاہئے۔ جیسا کہ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْن سے معلوم ہوتا ہے۔ مگر یاد رکھو کہ اصل صفائی وہی ہے جو فرمایا ہے۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا (الشمس:10)۔ ہر شخص اپنا فرض سمجھ لے کہ وہ اپنی حالت میں تبدیلی کرے''۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''وہی خدا کے فضل کا امیدوار ہو سکتا ہے جو سلسلہ دعا، توبہ اور استغفار کا نہ توڑے۔'' وہی خدا تعالیٰ کے فضل کا امیدوار ہو سکتا ہے جو سلسلہ دعا توبہ اور استغفار کا نہ توڑے'' اور عمداً گناہ نہ کرے''۔ مسلسل دعا، توبہ اور استغفار کرتے رہو اور جان بوجھ کر کوئی گناہ نہ کرو تبھی اللہ تعالیٰ کے فضل کے امیدوار ہو سکتے ہو۔ فرمایا: ''گناہ ایک زہر ہے جو انسان کو ہلاک کر دیتی ہے اور خدا کے غضب کو بھڑکاتی ہے۔ گناہ سے صرف خدا تعالیٰ کا خوف اور اس کی محبت ہٹاتی ہے''۔ اگر خدا تعالیٰ کا خوف اور اس کی محبت ہو گی، اللہ تعالیٰ سے حقیقی محبت ہو گی تو پھر گناہ سے بچو گے اس لئے اللہ تعالیٰ سے محبت پیدا کرو۔ فرمایا ''صوفی کہتے ہیں کہ سعید کسی موقع کو ہاتھ سے نہیں دیتے''۔ کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ ''بعض کے حالات سنے ہیں کہ انہوں نے دعا کی کہ کوئی ہیبت ناک نظارہ ہوتا کہ دل میں رقّت اور درد پیدا ہو''۔ آپ فرماتے ہیں ''اللہ تعالیٰ کی یہ سنّت ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کو ایسے موقعوں پر ہمیشہ بچا لیتا ہے جبکہ بلائیں عذاب الٰہی کی صورت میں نازل ہوں۔'' اور وہ لوگ بھی بچائے جاتے ہیں جو انبیاء علیہم السلام کے حقیقی پیرو ہیں۔ جو ان کی باتوں پر عمل کرنے والے ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کی تعلیم کو سمجھنے کی کوشش کرنے والے ہیں اور اس کا حق ادا کرنے والے اور اس کی بتائی ہوئی تعلیم کے مطابق اس کے بندوں کے حق ادا کرنے والے ہیں۔ پس ہمیں آجکل کے زمانہ میں جو حالات دنیا کے ہو رہے ہیں اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے خاص تعلق پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ آپ فرماتے ہیں ''پس اس سے بچنے کے لئے یہی علاج ہے کہ دعا کے سلسلہ کو نہ توڑو اور توبہ اور استغفار سے کام لو۔ وہی دعا مفید ہوتی ہے جبکہ دل خدا کے آگے پگھل جاوے اور خدا کے سوا کوئی مفر نظر نہ آوے۔ جو خدا کی طرف بھاگتا ہے اور اضطرار کے ساتھ امن کا جُویاں ہوتا ہے وہ آخر بچ جاتا ہے''۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 245 تا 247۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس جیسا کہ مَیں نے کہا کہ یہ دن بھی بڑے سخت ہیں۔ دنیا کی حالت بتا رہی ہے کہ یہ اپنی تباہی کی طرف بڑی تیزی سے جا رہی ہے۔ ایسے میں ہمارے بچنے اور دنیا کو بچانے کا ایک ہی راستہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کریں۔ اپنی دعاؤں کی طرف توجہ کریں، توبہ اور استغفار کی طرف توجہ کریں اور اپنی عبادتوں کو خالص اللہ تعالیٰ کے لئے کریں۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق بھی عطا فرمائے۔

پھر توبہ واستغفار اور نماز کے بارے میں مزید ہدایت فرماتے ہوئے آپ نے فرمایا: ''استغفار کرتے رہو اور موت کو یاد رکھو۔ موت سے بڑھ کر اور کوئی بیدار کرنے والی چیز نہیں ہے۔ جب انسان سچے دل سے خدا کی طرف رجوع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرتا ہے''۔ فرمایا ''جس وقت انسان اللہ تعالیٰ کے حضور سچے دل سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ پہلے گناہ بخش دیتا ہے پھر بندے کا نیا حساب چلتا ہے۔ اگر انسان کا کوئی ذرا سا بھی گناہ کرے تو وہ ساری عمر اس کا کینہ اور دشمنی رکھتا ہے''۔ انسانوں کی تو یہ حالت ہے کسی کا گناہ کرو، کسی سے کوئی قصور کرو تو ساری عمر گناہ اور دشمنی رکھتا ہے'' اور گو زبانی معاف کر دینے کا اقرار بھی کرے لیکن پھر بھی جب اسے موقع ملتا ہے تو اپنے اس کینہ اور عداوت کا اس سے اظہار کرتا ہے''۔ انسان کا تو یہ حال ہے کہ ظاہراً معاف بھی کر دیا لیکن کبھی موقع ملا تو پھر کبھی نہ کبھی اظہار ہو ہی جاتا ہے اور وہ پرانی تکلیف پھر یاد آ جاتی ہے۔ فرمایا ''یہ خدا تعالیٰ ہی ہے کہ جب بندہ سچے دل سے اس کی طرف آتا ہے تو وہ اس کے گناہوں کو معاف کر دیتا اور رجوع بہ رحمت فرماتا ہے۔ اپنا فضل اس پر نازل کرتا ہے اور اس گناہ کی سزا کو معاف کر دیتا ہے۔ اس لئے تم بھی اب ایسے ہو کر جاؤ کہ تم وہ ہو جاؤ جو پہلے نہ تھے''۔ یہ آپ نے اپنی جلسے کی تقریر میں فرمایا تھا کہ ایسے ہو کر جاؤ کہ تم وہ ہو جاؤ جو پہلے نہ تھے۔ ''نماز سنوار کر پڑھو۔ خدا جو یہاں ہے وہاں بھی ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ جب تک تم یہاں ہو تمہارے دلوں میں رقّت اور خدا کا خوف ہو اور جب پھر اپنے گھروں میں جاؤ تو بے خوف اور نڈر ہو جاؤ۔ نہیں۔ بلکہ خدا کا خوف ہر وقت تمہیں رہنا چاہئے۔ ہر ایک کام کرنے سے پہلے سوچ لو اور دیکھ لو کہ اس سے خدا تعالیٰ راضی ہو گا یا ناراض''۔ یہ بہت اہم نکتہ ہے۔ ہر کام کرنے سے پہلے اگر انسان یہ سوچ لے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس فعل سے راضی ہو گا یا ناراض ہو گا تو گناہوں کی طرف جا ہی نہیں سکتا۔ غلط باتوں کی طرف جا ہی نہیں سکتا۔ بداخلاقیوں کی طرف جا ہی نہیں سکتا۔ فرمایا ''نماز بڑی ضروری چیز ہے اور مومن کا معراج ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا مانگنے کا بہترین ذریعہ نماز ہے۔ نماز اس لئے نہیں کہ ٹکّریں ماری جاویں یا مرغ کی طرح کچھ ٹھونگیں مار لیں''۔ فرمایا ''بہت لوگ ایسی ہی نمازیں پڑھتے ہیں اور بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ کسی کے کہنے سننے سے نماز پڑھنے لگتے ہیں۔ یہ کچھ نہیں۔ نماز خدا تعالیٰ کی حضوری ہے اور خدا تعالیٰ کی تعریف کرنے اور اس سے اپنے گناہوں کے معاف کرانے کی مُرکّب صورت کا نام نماز ہے۔ اُس کی نماز ہرگز نہیں ہوتی جو اِس غرض اور مقصد کو مدّنظر رکھ کر نماز نہیں پڑھتا''۔ اگر یہ صورتحال ہے تو فرمایا کہ پھر ایسی نماز کا فائدہ کوئی نہیں۔ فرمایا ''پس نماز بہت ہی اچھی طرح پڑھو۔ کھڑے ہو تو ایسے طریق سے کہ تمہاری صورت صاف بتاوے کہ تم خدا تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری میں دست بستہ کھڑے ہو۔ اور جھکو تو ایسے جس سے صاف معلوم ہو کہ تمہارا دل جھکتا ہے۔ اور سجدہ کرو تو اُس آدمی کی طرح جس کا دل ڈرتا ہے۔ اور نمازوں میں اپنے دین اور دنیا کے لئے دعا کرو''۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 247-248۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) دین کے لئے بھی دعا کرو دنیا کے لئے بھی دعا کرو۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے سامنے اس طرح جھکو کہ اس کا خوف بھی ہو اور اس کی محبت بھی ہو۔

پھر ہمیں تقویٰ اختیار کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ متقی ہمیشہ خوش قسمت ہوتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ: ''ہماری جماعت کو یہ نصیحت ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ وہ اس امر کو مدّنظر رکھیں جو مَیں بیان کرتا ہوں''۔ فرمایا ''مجھے ہمیشہ اگر کوئی خیال آتا ہے تو یہی آتا ہے کہ دنیا میں تو رشتے ناطے ہوتے ہیں۔ بعض ان میں سے خوبصورتی کے لحاظ سے ہوتے ہیں۔ بعض خاندان یا دولت کے لحاظ سے اور بعض طاقت کے لحاظ سے۔ لیکن جناب الٰہی کو ان امور کی پرواہ نہیں''۔ اللہ تعالیٰ کو ان باتوں سے کوئی غرض نہیں ہے۔ فرمایا کہ ''اس نے تو صاف طور پر فرما دیا کہ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ (الحجرات:14) یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی معزّز و مکرّم ہے جو متقی ہے۔ اب جو جماعتِ اتقیاء ہے خدا اُس کو ہی رکھے گا اور دوسری کو ہلاک کرے گا۔ یہ نازک مقام ہے اور اس جگہ پر دو کھڑے نہیں ہو سکتے کہ متقی بھی وہیں رہے اور شریر اور ناپاک بھی وہیں۔ ضرور ہے کہ متقی کھڑا ہو اور خبیث ہلاک کیا جاوے۔ اور چونکہ اس کا علم خدا کو ہے کہ کون اس کے نزدیک متقی ہے۔ پس یہ بڑے خوف کا مقام ہے''۔ فرمایا ''خوش قسمت ہے وہ انسان جو متقی ہے اور بدبخت ہے وہ جو لعنت کے نیچے آیا ہے''۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 238-239۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اس نکتے کو سمجھ کر جہاں ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بن سکتے ہیں وہاں اپنی گھریلو زندگیوں کو بھی جنت بنا سکتے ہیں۔

پھر اس بات کا اظہار فرماتے ہوئے کہ اس سلسلہ میں داخل ہونے کے بعد آپ علیہ السلام ہم میں کیا انقلاب دیکھنا چاہتے ہیں آپ فرماتے ہیں: ''اس سلسلہ میں داخل ہو کر تمہارا وجود الگ ہو اور تم بالکل ایک نئی زندگی بسر کرنے والے انسان بن جاؤ۔ جو کچھ تم پہلے تھے وہ نہ رہو۔ یہ مت سمجھو کہ تم خدا تعالیٰ کی راہ میں تبدیلی کرنے سے محتاج ہو جاؤ گے''۔ اگر اپنے آپ میں کوئی پاک تبدیلی پیدا کرو گے تو محتاج نہیں ہو جاؤ گے کہ دنیا کی چالاکیاں ہم نے چھوڑ دیں، ہوشیاریاں ہم نے چھوڑ دیں تو شاید ہم دنیاداروں کے محتاج ہو جائیں۔ نہیں۔ فرمایا یہ نہ سوچو تم ''یا تمہارے بہت سے دشمن پیدا ہو جائیں گے''۔ یہ بھی تمہیں خیال نہیں آنا چاہئے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف دل لگاؤ گے تو دشمن پیدا ہو جائیں گے یا دنیاداروں کے محتاج ہو جاؤ گے۔ نہیں۔ فرمایا ''نہیں۔ خدا کا دامن پکڑنے والا ہرگز محتاج نہیں ہوتا۔ اس پر کبھی بُرے دن نہیں آ سکتے۔ خدا جس کا دوست اور مددگار ہو اگر تمام دنیا اس کی دشمن ہو جاوے تو کچھ پرواہ نہیں۔ مومن اگر مشکلات میں بھی پڑے تو وہ ہرگز تکلیف میں نہیں ہوتا بلکہ وہ دن اس کے لئے بہشت کے دن ہوتے ہیں۔ خدا کے فرشتے ماں کی طرح اسے گود میں لے لیتے ہیں''۔ فرمایا ''مختصر یہ کہ خدا خود ان کا محافظ اور ناصر ہو جاتا ہے۔ یہ خدا جو ایسا خدا ہے کہ وہ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر ہے۔ وہ عالم الغیب ہے۔ وہ حیّ وقیّوم ہے۔ اس خدا کا دامن پکڑنے سے کوئی تکلیف پا سکتا ہے؟'' آپ سوال فرما رہے ہیں۔ فرمایا ''کبھی نہیں۔ خدا تعالیٰ اپنے حقیقی بندے کو ایسے وقتوں میں بچا لیتا ہے کہ دنیا حیران رہ جاتی ہے۔ آگ میں پڑ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا زندہ نکلنا کیا دنیا کے لیے حیرت انگیز امر نہ تھا؟ کیا ایک خطرناک طوفان میں حضرت نوح اور آپ کے رفقاء کا سلامت بچ رہنا کوئی چھوٹی سی بات تھی؟ اس قسم کی بے شمار نظیریں موجود ہیں''۔ فرمایا ''اور خود اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے اپنے دست قدرت کے کرشمے دکھائے ہیں۔ دیکھو مجھ پر خون اور اقدام قتل کا مقدمہ بنایا گیا۔ ایک بڑا بھاری ڈاکٹر جو پادری ہے وہ اس میں مدّعی ہوا اور آریہ اور بعض مسلمان اس کے معاون ہوئے لیکن آخر وہی ہوا جو خدا نے پہلے سے فرمایا تھا۔ اِبْرَاء۔ (بے قصور ٹھہرانا) پس یہ وقت ہے کہ تم توبہ کرو اور اپنے دلوں کو پاک صاف کرو''۔ فرمایا ''اگر مصیبت سر پر آ پڑی اُس وقت توبہ کیا فائدہ دے گی؟'' فرمایا کہ ''بہت عرصہ کا ذکر ہے کہ مَیں نے ایک رؤیا دیکھی تھی کہ ایک بڑا میدان ہے۔ اس میں ایک بڑی نالی کھدی ہوئی ہے جس پر بھیڑیں لٹا کر قصاب ہاتھ میں چھری لئے ہوئے بیٹھے ہیں اور آسمان کی طرف منہ کئے ہوئے حکم کا انتظار کرتے ہیں۔ مَیں پاس ٹہل رہا ہوں''۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ''مَیں پاس ٹہل رہا ہوں۔ اتنے میں مَیں نے پڑھا۔ قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ (الفرقان:78) یہ سنتے ہی انہوں نے جھٹ چھری پھیر دی۔ بھیڑیں تڑپتی ہیں اور وہ قصاب انہیں کہتے ہیں کہ تم ہو کیا؟ گوہ کھانے والی بھیڑیں ہی ہو۔ وہ نظارہ اِس وقت تک میری آنکھوں کے سامنے ہے''۔ فرمایا ''غرض خدا بے نیاز ہے۔ اسے صادق مومن کے سوا اور کسی کی پرواہ نہیں ہوتی اور بعد از وقت دعا قبول نہیں ہوتی ہے''۔ فرمایا ''جب اللہ تعالیٰ نے مہلت دی ہے اُس وقت اسے راضی کرنا چاہئے۔ لیکن جب اپنی سیہ کاریوں اور گناہوں سے اسے ناراض کر لیا اور اس کا غضب اور غصہ بھڑک اٹھا اس وقت عذابِ الٰہی کو دیکھ کر توبہ واستغفار شروع کی، اس سے کیا فائدہ ہو گا جب سزا کا فتویٰ لگ چکا''۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 263-264۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

فرماتے ہیں ''پس قبل از وقت عاجزی کرو گے تو ہماری دعائیں بھی تمہارے لئے نیک نتیجے پیدا کریں گی''۔

تحریک جدید کا مالی سال 2017ء

31 اکتوبر کو تحریک جدید کا مالی سال اختتام پذیر ہو رہا ہے۔

تمام امراء، مبلغین انچارج اور صدران جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ 31/اکتوبر سے پہلے پہلے وعدہ جات کے مطابق سو فیصد وصولی اور اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مخلصین کو شامل کرنے کے لئے جو ٹارگٹ دیا گیا ہے اس کو پورا کرنے کی بھرپور کوشش فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ایڈیشنل وکیل المال لندن)

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

پہلے عاجزی کرو گے تو پھر فرمایا کہ ہماری دعائیں بھی تمہارے لئے نیک نتیجہ پیدا کریں گی۔ ’’لیکن اگر تم غافل ہو گئے تو کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ خدا کو ہر وقت یاد رکھو اور موت کو سامنے موجود سمجھو‘‘۔ فرماتے ہیں ’’دیکھو تم لوگ کچھ محنت کر کے کھیت تیار کرتے ہو تو فائدہ کی امید ہوتی ہے۔ اسی طرح پر امن کے دن محنت کے لئے ہیں۔ اگر اب خدا کو یاد کرو گے تو اس کا مزا پاؤ گے۔ اگرچہ زمینداری اور دنیا کے کاموں کے مقابلہ میں نمازوں میں حاضر ہونا مشکل معلوم ہوتا ہے اور تہجد کے لئے اَور بھی۔ مگر اب اگر اپنے آپ کو اس کا عادی کرلو گے تو پھر کوئی تکلیف نہ رہے گی‘‘۔

دعائیں کرنے کے لئے نصیحت فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ ’’دیکھو اب کام تم کرتے ہو۔ اپنی جانوں اور اپنے کنبہ پر رحم کرتے ہو۔ بچوں پر تمہیں رحم آتا ہے۔ جس طرح اب ان پر رحم کرتے ہو یہ بھی ایک طریق ہے کہ نمازوں میں ان کے لئے دعائیں کرو‘‘ کہ ظاہری رحم تو تم کرتے ہو، ان کی خواہشات پورا کرنے کی کوشش کرتے ہو، ان کو تکلیف میں دیکھ کے تمہیں رحم آتا ہے تو ایک طریق یہ بھی ہے کہ نمازوں میں ان کے لئے دعائیں کرو۔ ’’رکوع میں بھی دعا کرو۔ پھر سجدہ میں دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ اِس بلا کو پھیر دے اور عذاب سے محفوظ رکھے‘‘۔

یہ جو دنیا کے حالات ہیں اگلی نسلوں کو بچانے کے لئے آج ہماری دعاؤں کی ضرورت ہے۔ ہمیں دعائیں کرنی چاہئیں اپنی نسلوں کے لئے بھی دنیا کے لئے بھی جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا ہے۔ فرمایا کہ ’’اللہ تعالیٰ اس بلا کو پھیر دے‘‘۔ یہ دعا کرو ’’اور عذاب سے محفوظ رکھے۔ جو دعا کرتا ہے وہ محروم نہیں رہتا۔ یہ کبھی ممکن نہیں ہے کہ دعائیں کرنے والا غافل پلید کی طرح مارا جاوے۔ اگر ایسا نہ ہو تو خدا کبھی پہچانا ہی نہ جاوے۔ وہ اپنے صادق بندوں اور غیروں میں امتیاز کر لیتا ہے۔ ایک پکڑا جاتا ہے دوسرا بچایا جاتا ہے۔ غرض ایسا ہی کرو کہ پورے طور پر تم میں سچا اخلاص پیدا ہو جاوے‘‘۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 266۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر جماعت کو اخوّت اور ہمدردی کی نصیحت کرتے ہوئے آپ نے مزید فرمایا کہ ’’ہماری جماعت کو سرسبزی نہیں آئے گی‘‘ ہماری جماعت کو سرسبزی نہیں آئے گی، پھلے پھولے گی نہیں ’’جب تک وہ آپس میں سچی ہمدردی نہ کریں۔ جو پوری طاقت دی گئی ہے وہ کمزور سے محبت کرے‘‘۔ جس کو طاقت دی گئی ہے وہ کمزور سے محبت کرے، فرمایا ’’مَیں جو یہ سنتا ہوں کہ کوئی کسی کی لغزش دیکھتا ہے تو وہ اس سے اخلاق سے پیش نہیں آتا بلکہ نفرت اور کراہت سے پیش آتا ہے حالانکہ چاہئے تو یہ کہ اس کے لئے دعا کرے، محبت کرے اور اسے نرمی اور اخلاق سے سمجھائے مگر بجائے اس کے کینہ میں زیادہ ہوتا ہے۔ اگر عفو نہ کیا جائے، ہمدردی نہ کی جاوے اس طرح پر بگڑتے بگڑتے انجام بد ہو جاتا ہے‘‘۔ فرمایا ’’خدا تعالیٰ کو یہ منظور نہیں‘‘۔ فرمایا ’’جماعت تب بنتی ہے کہ بعض بعض کی ہمدردی کر کے پردہ پوشی کی جاوے۔ جب یہ حالت پیدا ہو تب ایک وجود ہو کر ایک دوسرے کے جوارح ہو جاتے ہیں‘‘۔ مددگار بن جاتے ہیں، ہاتھ پاؤں ہو جاتے ہیں ’’اور اپنے تئیں حقیقی بھائی سے بڑھ کر سمجھتے ہیں‘‘۔ فرمایا ’’ایک شخص کا بیٹا ہو اور اس سے کوئی قصور سرزد ہو تو اس کی پردہ پوشی کی جاتی ہے‘‘۔ اپنے بچوں کی پردہ پوشی انسان کرتا ہے ’’اور اس کو الگ سمجھایا جاتا ہے‘‘ کہ یہ تم نے بُری بات کی ہے۔ اگر غلط بات کی ہے تو۔ ’’بھائی کی پردہ پوشی (کی جاتی ہے)‘‘۔ اپنے بھائی کے متعلق کبھی نہیں چاہتا ’’کہ اس کے لئے اشتہار دے۔ پھر جب خدا تعالیٰ بھائی بناتا ہے تو کیا بھائیوں کے حقوق یہی ہیں؟‘‘۔ جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک جماعت بنا کے بھائی بنا دیا تو پھر بھائیوں کے کیا یہی حقوق ہیں کہ ان کی پردہ پوشی نہ کی جائے۔ فرمایا ’’دنیا کے بھائی اخوّت کا طریق نہیں چھوڑتے‘‘۔ دنیا کے عام بھائی جو ہیں وہ بھی اخوت کا طریق نہیں چھوڑتے۔ مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ’’مَیں مرزا نظام الدین وغیرہ کو دیکھتا ہوں کہ ان کی اباحت کی زندگی ہے مگر جب کوئی معاملہ ہو تو تینوں اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ فقیری بھی الگ رہ جاتی ہے‘‘۔ فرمایا کہ ’’بعض وقت انسان جانور بندر یا کتّے سے بھی سیکھ لیتا ہے۔ یہ طریق نامبارک ہے کہ اندرونی پھوٹ ہو‘‘۔ آپس میں پھوٹ پڑی ہو یہ اچھا طریق نہیں۔ ’’خدا تعالیٰ نے صحابہ کو بھی یہی طریق نعمت واخوّت یاد دلائی ہے۔ اگر وہ سونے کے پہاڑ بھی خرچ کرتے تو وہ اخوّت ان کو نہ ملتی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ان کو ملی۔ اسی طرح پر خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور اسی قسم کی اخوّت وہ یہاں قائم کرے گا‘‘۔ فرمایا ’’خدا تعالیٰ پر مجھے بہت بڑی امیدیں ہیں۔ اس نے وعدہ کیا ہے۔ جَاعِلُ الَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡكَ فَوۡقَ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡۤا اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَةِ (آل عمران: 56)‘‘۔ فرمایا ’’مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ وہ ایک جماعت قائم کرے گا جو قیامت تک منکروں پر غالب رہے گی۔ مگر یہ دن جو ابتلاء کے دن ہیں اور کمزوری کے ایّام ہیں ہر ایک شخص کو موقع دیتے ہیں کہ وہ اپنی اصلاح کرے اور اپنی حالت میں تبدیلی کرے۔ دیکھو ایک دوسرے کا شکوہ کرنا، دل آزاری کرنا اور سخت زبانی کر کے دوسرے کے دل کو صدمہ پہنچانا اور کمزوروں اور عاجزوں کو حقیر سمجھنا سخت گناہ ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 349-348۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے کیا چاہتے ہیں؟ اس کا اظہار بھی ایک موقع پر بڑے درد کے ساتھ آپ نے فرمایا۔ بہت ساری باتیں ہم نے سنیں۔ ایک اَور پیش کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ ’’یاد رکھو ہماری جماعت اس بات کے لئے نہیں ہے جیسے عام دنیادار زندگی بسر کرتے ہیں۔ نرا زبان سے کہہ دیا کہ ہم اس سلسلہ میں داخل ہیں اور عمل کی ضرورت نہ سمجھی۔ جیسے بدقسمتی سے مسلمانوں کا حال ہے۔‘‘ فرمایا ’’کہ پوچھو تم مسلمان ہو؟ تو کہتے ہیں کہ شکر اَلحمد للہ۔ مگر نماز نہیں پڑھتے اور شعائر اللہ کی حُرمت نہیں کرتے۔ پس میں تم سے یہ نہیں چاہتا کہ صرف زبان سے ہی اقرار کرو اور عمل سے کچھ نہ دکھاؤ۔ یہ نکمّی حالت ہے۔ خدا تعالیٰ اس کو پسند نہیں کرتا اور دنیا کی اس حالت نے ہی تقاضا کیا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اصلاح کے لئے کھڑا کیا ہے‘‘۔ فرمایا ’’پس اب اگر کوئی میرے ساتھ تعلق رکھ کر بھی اپنی حالت کی اصلاح نہیں کرتا اور عملی قوتوں کو ترقی نہیں دیتا بلکہ زبانی اقرار ہی کو کافی سمجھتا ہے وہ گویا اپنے عمل سے میری عدم ضرورت پر زور دیتا ہے‘‘۔ کہ ضرورت کوئی نہیں مسیح موعود کے آنے کی۔ مان لیا لیکن عمل یہ ہے کہ ہمیں فرق کوئی نہیں پڑا ماننے نہ ماننے سے۔ فرمایا ’’پھر تم اگر اپنے عمل سے ثابت کرنا چاہتے ہو کہ میرا آنا بے سُود ہے تو پھر میرے ساتھ تعلق کرنے کے کیا معنی ہیں؟ میرے ساتھ تعلق پیدا کرتے ہو تو میری اغراض و مقاصد کو پورا کرو اور وہ یہی ہیں‘‘۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میری اغراض و مقاصد یہی ہیں ’’کہ خدا تعالیٰ کے حضور اپنا اخلاص اور وفاداری دکھاؤ اور قرآن شریف کی تعلیم پر اسی طرح عمل کرو جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کر کے دکھایا اور صحابہ نے کیا۔ قرآن شریف کے صحیح منشاء کو معلوم کرو اور اس پر عمل کرو۔ خدا تعالیٰ کے حضور اتنی ہی بات کافی نہیں ہوسکتی کہ زبان سے اقرار کر لیا اور عمل میں کوئی روشنی اور سرگرمی نہ پائی جاوے‘‘۔ فرمایا ’’یاد رکھو کہ وہ جماعت جو خدا تعالیٰ قائم کرنی چاہتا ہے وہ عمل کے بِدُوں زندہ نہیں رہ سکتی۔ یہ وہ عظیم الشان جماعت ہے جس کی تیاری حضرت آدمؑ کے وقت سے شروع ہوئی۔ کوئی نبی دنیا میں نہیں آیا جس نے اس دعوت کی خبر نہ دی ہو‘‘۔ فرمایا ’’پس اس کی قدر کرو اور اس کی قدر یہی ہے کہ اپنے عمل سے ثابت کر کے دکھاؤ کہ اہل حق کا گروہ تم ہی ہو‘‘۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 371-370۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ ہماری عملی حالتوں کو ویسا بنائے جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے چاہتے ہیں۔ ہم اسلام کی تعلیم کا حقیقی نمونہ بننے والے ہوں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ دینے والے اور ان کی ادائیگی کرنے والے ہوں۔ قرآن کریم کے اوامر و نواہی کو تلاش کر کے اس کے مطابق عمل کرنے والے ہوں اور جلسہ کے ان دنوں سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک پاک تبدیلی پیدا کر کے اپنے گھروں کو واپس جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

پھر یاددہانی کرواتا ہوں کہ جلسہ کے ان دنوں میں خاص طور پر جلسہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے بہت دعائیں کریں۔ ان مجبوروں کے لئے بھی دعائیں کریں جو اپنے ملکوں میں سختیوں کی وجہ سے کھل کر اپنے ایمان کا اظہار نہیں کر سکتے، اپنے جلسے منعقد نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ جلد ان کے لئے بھی آسانیاں پیدا فرمائے۔ دنیا جس تباہی کی طرف بڑھ رہی ہے جیسا کہ پہلے بھی مَیں نے کہا اس کے اس تباہی سے بچنے کے لئے بھی دعا کریں تا کہ یہ اپنے پیدا کرنے والے خدا کو پہچانے اور اپنے آپ کو تباہی سے بچالے۔ اب آپ دعا کر لیں۔ (دعا)

☆☆☆

آئندہ پانچ سالوں کے جلسہ سالانہ یوکے کی تاریخیں

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ یوکے کے لئے آئندہ پانچ سالوں کے لئے مندرجہ ذیل تاریخوں کی منظوری فرمائی ہے۔

2018ء	=	3-4-5/اگست بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار
2019ء	=	2-3-4/اگست بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار
2020ء	=	7-8-9/اگست بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار
2021ء	=	6-7-8/اگست بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار
2022ء	=	5-6-7/اگست بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار

(امیر جماعت احمدیہ یوکے)

بقیہ: آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کی روشنی میں غلط نظریات کی تردید..........از صفحہ نمبر 4

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا اور آپؐ نے نجرانی چادر اوڑھی ہوئی تھی جس کا کنارہ سخت تھا۔ ایک بدو آیا اور اس نے آپ کی چادر کو پورے زور سے کھینچا۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں میں نے نبی ﷺ کی گردن کے پہلو کو دیکھا اس پر اس شخص کے سختی سے چادر کھینچنے کی وجہ سے نشان پڑ گئے تھے۔ پھر اس شخص نے کہا اے محمدؐ آپؐ کے پاس جو اللہ کا مال ہے اس میں میرے لئے بھی کچھ حکم دیجئے۔ آپؐ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور ہنس دئے اور پھر اس کو عطیہ دینے کا ارشاد فرمایا۔

کیا جو لوگ معصوم بچوں کے سکول پر حملہ کر کے بچوں کو تہ تیغ کرتے ہیں ان کو حضور ﷺ کا فرمانبردار اور پیروکار کہا جا سکتا ہے؟

..................(باقی آئندہ)

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

Morden Motor(UK)
Specialists in
Electrical & Mechanical
Repairs & Diagnostics, Servicing,
Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box,
Breaks, MOT Failure work, A-C
All Makes & Models
Rear 22-26 Morden Hall Road,
Unit 2 Morden **SM4 5JF**
Contact: Nusrat Rai@ 07809119621
E: mordenmotor@yahoo.com

جلسہ سالانہ برطانیہ 2017ء کا کامیاب و بابرکت انعقاد

قسط نمبر 4

عالمی بیعت

اس تقریر کے معاً بعد پنڈال کے 'گرین ایریا' میں عالمی بیعت کے لئے دنیا بھر سے تشریف لانے والے مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے متعدد زبانیں بولنے والے نومبائع احمدی و دیگر احمدی ایک ترتیب کے ساتھ بیٹھنے لگے۔ عالمگیر بیعت کا بابرکت سلسلہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے 1993ء میں شروع فرمایا تھا۔ اس لحاظ سے اس سال جلسہ سالانہ یوکے پر ہونے والی 24ویں عالمگیر بیعت کی تقریب منعقد ہوئی۔

حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بابرکت کوٹ زیبِ تن کئے ہوئے بارہ بج کر نو منٹ پر مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور اسٹیج کے سامنے کشادہ جگہ پر تشریف فرما ہوئے۔

بیعت لینے سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اِمسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے 124 ممالک سے 257 قوموں سے تعلق رکھنے والے چھ لاکھ نو ہزار 556؍افراد نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو قبول کرنے کی توفیق پائی اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں باقاعدہ طور پر شمولیت اختیار کی۔ الحمدللہ رب العالمین۔

امسال حضورِ انور کے دستِ مبارک پر درج ذیل احباب کو براہِ راست بیعت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ جبکہ جلسہ گاہ میں موجود تمام دیگر افراد ایک جسمانی زنجیر کے ذریعہ بیعت میں شامل رہے:

(حضورِ انور کے دائیں سے بائیں)

1. (ماؤری احمدی) میتھیو ابو بکر صاحب (Mathew Abu Bakr Howell)
2. مکرم سالک احمد صاحب (صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)
3. مکرم ابراھیم اخلف صاحب
4. مکرم عبدالرحیم جلال صاحب (افریقن امریکن)
5. مکرم محمد علی کائرے صاحب (امیر جماعت احمدیہ یوگنڈا)
6. مکرم فضل الرحمان بھٹی صاحب، ناظر امورِ عامہ قادیان

حضورِ انور بیعت کے الفاظ پڑھتے اور تمام حاضرینِ جلسہ یہاں پر اور دنیا بھر کے احمدی ایم ٹی اے کے توسط سے براہ راست اس بابرکت تقریب میں شامل ہوتے ہوئے اپنی اپنی مساجد، سنٹرز اور گھروں میں حضورِ انور کی اقتدا میں یہ الفاظ دہراتے رہے۔ پہلے حضورِ انور نے عربی عبارت کے بعد انگریزی میں عہدِ بیعت دہرایا اور مختلف زبانوں کے مترجمین ساتھ ساتھ ترجمہ کرتے رہے۔ جبکہ دوسرے مرحلہ پر حضورِ انور نے صرف اردو میں الفاظِ عہدِ بیعت دہرا کر حاضرین و ناظرین و سامعین سے بیعت لی۔

عالمگیر اخوّت کے اس بے نظیر مظاہرہ یعنی عالمی بیعت کی اس نہایت بابرکت تقریب میں اس بات کی یقین دہانی کی گئی کہ عالمی بیعت کے دوران جلسہ گاہ اور اس کے گردونواح میں موجود تمام افراد کا امام وقت امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ انسانی زنجیر کے ذریعہ جسمانی رابطہ بھی ہو جائے۔ چنانچہ بیعت کے دوران گویا پنڈال میں موجود تمام احمدی اپنے آقا و امام کی معیت میں کئی ہزار جانیں اور ایک وجود کا بے مثال منظر پیش کرتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئی کو پورا کرتے نظر آتے تھے کہ آنے والے زمانہ میں تم لوگ ان مسلمانوں سے مل جانا جو ایک 'جماعت' ہوں۔

عالمی بیعت کے بعد تمام احباب نے حضور کی اقتدا میں اپنے مولیٰ کریم کے حضور سجدۂ شکر ادا کیا اور یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ حضورِ انور اس کے فوراً بعد اسٹیج پر تشریف لے گئے جہاں سے نمازِ ظہر و عصر کے لئے اذان کہی گئی۔ بعد ازاں حضور نے نمازِ ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں اور اپنے دفتر واپس تشریف لے گئے۔

....

اختتامی اجلاس سے قبل مہمانوں کی تقاریر

جلسہ سالانہ برطانیہ کے تیسرے روز بعد دوپہر کے اجلاس سے قبل کچھ مہمان مقررین کی تقاریر رکھی گئی تھیں۔ اس تقریب کی صدارت محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ برطانیہ نے کی۔ محترم حافظ محمد امجد صاحب جاپان نے سورۃ الاخلاص کی تلاوت کرنے کی سعادت حاصل کی۔

تلاوتِ قرآنِ کریم کے بعد محترم امیر صاحب نے درج ذیل تفصیل کے مطابق مختلف ممالک سے تشریف لانے والی ممتاز شخصیات میں سے بعض کو دعوتِ خطاب دی۔ اور بعض ویڈیو پیغامات بھی چلائے گئے۔

Position	Category	Name
Mayor of Sutton Council	Mayor	Councillor Jean Crossby
Mayor of Croydon Council	Mayor	Councillor Toni Letts
MP of Guatemala	MP	Iliana Calles
Mayor, Belize	Mayor	Khalid Belisle
Former Foreign Minister–Benin	Politician	Mariam Diallo Boni
Former MP, Holland	Politician	Mr Harry van Bommel
MP for Feltham and Heston, UK	MP	Seema Malhotra MP
Minister of Agriculture, The Gambia	Minister	Umar Ahmadu Jallow
Minister for Human Rights	Minister	Lord Ahmad of Wimbledon
International Centre of Sindology	Faith	Bruno Barberis
Senator, Liberia(Gift Presentation(	Senator	Senator Mr Jonathan L Kaipay

مزید برآں برطانیہ کی وزیرِ اعظم محترمہ تھریسا مَے (Rt. Hon. Theresa May) کی جانب سے موصول ہونے والا ویڈیو پیغام سنوایا گیا۔

جلسہ کے ایام میں جن ممتاز سیاستدانوں کی جانب سے مبارکباد کے پیغامات موصول ہوئے ان کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

	Role	Name
Video message	Prime Minister, UK	Rt Hon Theresa May MP
Video message	Leader of the Labour Party, UK	Rt Hon Jeremy Corbyn MP
	Leader of the Liberal Democratic Party, UK	Rt Hon Sir Vince Cable MP
Video message	Member of Parliament, UK	Rt Hon Sir Ed Davey MP
Video message	Shadow Foreign Secretary	Rt Hon Emily Thornberry MP
	Member of Parliament, UK	Alison Thewliss MP
	Member of Parliament, UK	Mike Gapes MP
	Member of Parliament, UK	Paul Scully MP
	Member of Parliament, UK	Rt Hon Dominic Grieve QC MP
	Member of Parliament, UK	Siobhain McDonagh MP

....

جلسہ سالانہ برطانیہ 2017ء کا چوتھا اور آخری اجلاس

بعد ازاں سہ پہر چار بجے کے قریب حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ میں رونق افروز ہوئے۔ حضورِ انور کی تشریف آوری کے بعد بھی کچھ مہمانوں نے اظہارِ خیال کیا۔ محترم امیر صاحب یوکے ان مہمانوں کا تعارف کرواتے اور انہیں اسٹیج پر مدعو کرتے۔

ان مہمانوں میں برونو باربیرس (Bruno Barberis) صدر دی سائنٹیفک کمیٹی آف دی انٹرنیشنل سنٹر ہف سِنڈونولوجی آف ٹیورین سب سے پہلے اسٹیج پر تشریف لائے۔ انہوں نے بتایا کہ صدر جماعت اٹلی نے انہیں جماعت سے متعارف کروایا۔ اس جلسہ کے حوالہ سے انہوں نے کہا کہ مجھے آپ لوگوں کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ ان تین دنوں میں مجھے محسوس ہوا کہ میرے اردگرد سارے میرے دوست ہیں، میرے بھائی ہیں جن کے ساتھ میری بہت سے باتیں مشترک ہیں یعنی محبت، امن اور ایمان۔ ہم سب لوگ جو اللہ تعالیٰ کو مانتے ہیں اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ صرف محبت اور پیار کے ذریعہ ہی ہم دنیا میں امن قائم کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کفنِ مسیح ہم سب کو جہاں دنیا میں پیش آنے والی تکالیف کے بارہ میں بتاتا ہے وہاں ہمارے لیے ایک امید کی کرن کا کام بھی کرتا ہے۔ انہوں نے سب لوگوں کا شکریہ ادا کیا۔

حضرت امیر المومنین ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسٹر باربیرِس کو ازراہِ شفقت شرفِ مصافحہ بخشا اور فرمایا Thank you very much for coming.

بعد ازاں حکومتِ لائبیریا کے نمائندہ محترم جوناتھن ایل کاپے (Jonathan L. Kaipay) سینئر سینیٹر کو دعوت دی گئی جنہوں نے حضورِ انور کی خدمتِ اقدس میں محترمہ ایلِن جان سَن سرلیف صاحبہ (Ellen Johnson Sirleaf) صدرِ مملکت لائبیریا اور لائبیریا کی حکومت اور عوام کی جانب سے لائبیریا میں ایبولا کے پھیلاؤ کے بعد جماعت احمدیہ کی خدمات کے اعتراف میں ایک سوونیئر پیش کیا۔ حضورِ انور نے محترم سینیٹر کا شکریہ ادا کیا۔

....

ان تقاریر کے بعد جلسہ کے اختتامی اجلاس کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ مکرم عبد المومن طاہر صاحب انچارج عربک ڈیسک یوکے نے سورۃ الحجرات کی آیات 10 تا 14 کی تلاوت کی اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا بیان فرمودہ اردو ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے عربی قصیدہ کے بعض منتخب اشعار مکرم فرج عودہ صاحب نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ ترنّم کے ساتھ پڑھنے کی سعادت پائی۔ اس عربی قصیدہ کا اردو ترجمہ مکرم میر انجم پرویز صاحب کو نور الحق حصہ دوم سے پڑھنے کی سعادت ملی۔

بعد ازاں مکرم مرتضیٰ منّان صاحب طالبعلم جامعہ احمدیہ جرمنی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منظوم کلام

اسلام سے نہ بھاگو راہ ہدیٰ یہی ہے
اے سونے والو! جاگو شمس الضحیٰ یہی ہے

سے بعض منتخب اشعار ترنّم کے ساتھ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔

امن انعام کا اعلان

اس کے بعد مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یوکے نے امن انعام کا اعلان کیا جسے Ahmadiyya Muslim Peace Prize کہا جاتا ہے۔ یہ انعام جماعت احمدیہ یوکے کے زیر انتظام منعقد ہونے والے 'امن سمپوزیم' کے موقع پر دیا جاتا ہے۔

یہ انعام 2009ء سے دیا جا رہا ہے اور دنیا بھر میں امن کو فروغ دینے کے لئے منتخب شخصیات یا ادارہ جات کو دیا جاتا ہے۔ امسال یہ ہماری طرف سے دیا جانے والا دسواں ایوارڈ ہے۔ محترم امیر صاحب نے کہا کہ امسال ڈاکٹر Leonil Roshal کو یہ انعام دیا جائے گا۔ ڈاکٹر روشیل ایک مایہ ناز ماہرِ امراضِ بچگان فزیشن ہونے کے ساتھ ساتھ International Charity Fund to Help Children in Disasters and Wars کے چیئرمین بھی ہیں۔ آپ 1981ء سے ماسکو میں پیشہ وارانہ خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ 2003ء سے آپ ماسکو کے انسٹیٹیوٹ آف ایمرجینسی چلڈرن سرجری کے سربراہ کے

طور پر کام کر رہے ہیں جو سالانہ ساٹھ ہزار بچوں کے آپریشن کر رہا ہے۔ آپ نے قدرتی آفات آنے کے بعد مصر، جاپان، جارجیا، کیلیفورنیا، انڈیا، افغانستان اور ترکی کے علاقوں جبکہ جنگ سے متاثرہ رومانیہ، یوگوسلاویہ، جارجیہ، آرمینیا، آذربائیجان، اسرائیل اور چیچنیا کے علاقوں میں ضرورت مند بچوں کا علاج کیا۔ آپ کی ٹیم نے فلسطین میں اسرائیلی آپریشن کاسٹ لیڈ (Cast Lead) کے دوران زخمی ہونے والے بچوں کی بھی امداد کی۔ آپ پروفیسر ہیں اور اب تک دوسو سائنسی ریسرچ پیپرز اور سات کتب کے مصنف ہیں۔ آپ انٹرنیشنل ایسوسی ایشن فار ڈیزاسٹر اینڈ ایمر جینسی میڈیسن کے چیئرمین ہیں۔ اور رشیا کے صدر کے تحت کام کرنے والی انسانی حقوق کی تنظیم کے ممبر بھی ہیں۔ آپ کو ان خدمات کے صلہ میں جن انعامات سے نوازا جا چکا ہے ان میں The Order of Courage، Russian of the Year اور Doctor of the World شامل ہیں۔ آپ کو Ahmadiyya Muslim Peace Prize جماعت احمدیہ یوکے کے زیر انتظام امن سمپوزیم 2018ء کے موقع پر دیا جائے گا۔

... ...

تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء میں میڈلز اور اسناد کی تقسیم

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری صاحب تعلیم جماعت احمدیہ یوکے کو تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء کے نام پکارنے کے لئے اسٹیج پر بلایا جبکہ اپنے دست مبارک سے درج ذیل طلباء میں میڈلز اور اسناد تقسیم فرمائیں۔ یہ لسٹ نظامت رپورٹنگ کو محترم سیکرٹری صاحب تعلیم جماعتِ احمدیہ یوکے سے موصول ہوئی ہے:

GCSE

Name	Jama'at	Qualification
Muhammad Ahmad	Nottingham	9 A*s and 1 A
Raghib Mirza	Battersea	8 A*s and 4 A's
Fraz Mateen Bari	Reading	5 A*s and 7 A's
Sarfraz Ahmed	Southmead	10 A*s and 4 A's
Hud Ahmad Anwar	Bradford north	10 A*s and 1 A
Ataul Hay Rana	Southmead	9 A*s and 4 A's
Ata Ul Monim Wains	Birmingham East	11 A*s and 1 A
Mirza Farhan Ahmad	Balham	6 A*s and 4 A's
Aadil Waqas	Worcester Park	9 A*s, an A* with Distinction and 2 A's
Affan Rashid	Lower Morden	7 A*s and 6 A's
Aleem Zia	Jamia	6 A*s and 4 A's
Fawwaz Ahmed	Greenford	9 A*s and 3 A's
Rizwan Ahmad Qureshi	Birmingham South	10 A*and 1 A
Faraan Cheema	Birmingham South	10 A*s
Zackee Ahmad Chughtai	Birmingham South	11 A*s

Advanced Level

Name	Jama'at	Qualification
Shahzaib Ahmed	Leeds	4 A*s at A2 Level, 1 A at AS Level and A in Extended Project
Mohib Ahmad Nadeem	Cambridge	2 A*s, 2A's and A* in Extended Project
Fazl Ahmad Goraya	Barking	1 A* and 2 A's
Sohraab Ahmed Syed	Southall	2 A* and 2 A's
Mazhar Ahmad Danyal Choudhry	Kingston	1 A*, 3 A's
Adeel Mushtaq Butt	Croydon	1 A* and 3 A's
Salman Ahmad Asad	Sheffield	2 A*, 1 A at A Level and 1 A at AS Level
Ammar Ahmad Chaudhry	Scunthorpe	1 A*, 3 As at A Level and 1A at AS level
Aaron Mir	New Malden	3 A's and 1 B
Aznavar Ahmad	Lower Morden	2 A* and 1A
Najeeb Rafi	Norbury North	2 A*s and 1A
Manahill Ahmed Rabbani	Hounslow South	3 A's at A level and 1 A at AS level
Uzair Ur Rehman Nasir	Worcester Park	1 A*, 3A's at A Levels and 1A at AS Level
Usama Safeer	Battersea	3 A*s and 2 A's
Shuja Uddin Ahmad Basra	Swansea	1 A*s and 2 A's

Degree

Name	Jama'at	Qualification
Salman Khokhar	Fazl Mosque	Bachelor of Arts Honours with Distinguished Achievement, International Journalism, University of Central Lancashire
Mustafa Rehman	Bromley and Lewisham	Bachelor of Science with Honours 1st class, Political Economy, Kings College London
Anees Ahmad Khan	Islamabad	Bachelor of Science with Honours 1st class Computer Science, Surrey University
Tehsin Ahmed Muzaffar	Reading	Bachelor of Arts with Honours, 1st class, International Business Management, Anglia Ruskin University, Top 2 in cohort
Wajahat Ahmad Waraich	Tooting Bec	Master of Science in Embedded Systems with Computer Vision, Kingston University,Top 2 in cohort
Basam Uz Zaman	Surbiton	Bachelor of Engineering with Hons 1st class, Mechanical Engineering, University of Exeter
Faizan Munawar	Deer Park	Bachelor of Engineering with Hons 1st class, Mechanical Engineering, Queen Mary University of London
Dr. Muhammad Raza	Cardiff	MBBS with Distinction, South East University China
Dr. Mussawar Ahmed	Manchester North	MBBS with Distinction, Queen Marry University of London
Dr. Syed Niall Safir	Surbiton	MBBS with distinction, Imperial College London
Dr. Zeeshan Ahmad	Watford	Fellowship of Royal college of Surgeons,Plastic and Reconstructive surgery
Mian Sajeel ur Rehman	Peterborough	Master of Science with Distinction in Computer Science, Nottingham Trent University,Top 2 in cohort
Agha Farhan Abid	Fazl Mosque	Master of Science in Construction Project Management with Distinction, University of Reading
Mirza Zafair Mahmood	Roehampton	Master of Engineering with Honours 1st class, Electronic Engineering, University of Surrey
Dr. Bilal Ahmed Tahir	Sheffield	Ph.D in Medical Physics, The University of Sheffield
Dr. Muddassar Rashid	Bournemouth	Ph.D in Physics, University of Southampton

Dr. Mohammad Ali Wasim	Manchester West	Ph.D in Management, University of York
Dr. Sharif Mahmud Khalid	Sheffield	Ph.D in Accounting and Financial Management, University of Reading
International Candidates		
Name	**Jama'at**	**Qualification**
Sadiq Ahmad Adhetyo	Indonesia	Bachelor of Law,National Development Veteran University
Umair Farrukh Butt	Norway	Upper Secondary School Diploma,From Jessheim 1st class-96٪
Dr. Abdul Wadood Moomen	Ghana	Ph.D. in Philosophy, Curtin University of Technology Perth Australia
Mohammad Ismail Sookia	Mauritius	6 A*s and 2As Joint examination school certificate
Noor-E-Mohammad Mustun	Mauritius	3 A* and 2 A's at A Level
Hassen Ally Mohammad Salman	Mauritius	6 A*s and 1A Joint examination school certificate
Kamran Nasir B/O Nasir Mehmood (Father)	Canada	Grade 12 Programme, 93٪,High school
Saad Muhammad Khan	Canada	High School Diploma, 91٪
Saqib Mahmood	Canada	BA Honours in Criminology, York University, Canada
Aaqib Mahmood	Canada	BA Honours in Criminology, York University, Canada
Dr. Omer Mallhi	Canada	Doctor Of Dental Surgery
Dalhousie University		
Dr. Aamir Minhas Khan	Canada	Ph. D. Material Science, Wugan University of Technology, China
Mirza Tahir Ahmed	Canada	MSc Computer Science, Asian Institute of Technology, Thailand
Usman Javed	Canada	M. Phil in Technology Policy, University of Cambridge UK
Arsalan Ahmed Syed	Sweden	Gymnasieskolan93٪ marks
Rizwan Ahmad	Ireland	6 A1 and 1 A2 grade at Leaving Certificate Examination
Dr Nauman Iftikhar	Ireland	FRCA, Fellowship of Royal College of Anaesthesia, Ireland
Dr Furqan Ahmad	France	Ph. D. in Engineering Sciences, University of Luxembourg
Mahmood Bash	Kababir	BSc in Law, LLB, Carmel Academic Centre
Mirza Muhammad Mufleh Ahmad	Pakistan	8A*s and 1A at O level 2A*s and 2A's at A level
Intisar Ahmad Qamar	Pakistan	3A*s and 1 A at A level
Sharoon Ahamd	Pakistan	3A*s at A level
Nayyar Ahmad Basharat B/O Farrukh Ahmad (Brother)	Pakistan	BS. Computer science Qaide Awam University of Engineering, Science Technology,1st position

Raja Usman Abdullah	Pakistan	MBA in Marketing, Bahria University Islamabad, Pakistan, 2nd position in MBA
Shahab Ahmad Murabbi Silsila	Pakistan	MA English, Literature and Linguistics, Naml University, Islamabad, 1st position
Dr. Waseem Kausar	Pakistan	Ph. D in Police Studies, University of Exeter UK
Uzma Durresameen B/O Syed Usman Ahmad (Uncle)	Pakistan	Matric Science Group, Agha Khan Examination Board, 3rd position
Ata ul Jamil B/O Kamal Uddin Sahib (Father)	Finland	Bachelor Degree with Distinction, Laurea University
Daniyal Ahmad	Burkina Faso	Bachelors-C series Degree
Saira Mahmood B/O Khalid Mehmood Shahid (Father)	Burkina Faso	BachelorsD Degree

(باقی آئندہ)..............................

بقیہ رپورٹ: دورہ جرمنی از صفحہ نمبر20

30- عدنان خان صاحب Master of Engineering in Production & Automobile Engineering

31- عثمان ہادی احمد صاحب Diplom Masters in Aeronautical Engineering

32- دل خان صاحب BA in Architecture

33- محمد طٰہٰ اعجاز صاحب B.Sc in Economic Computer Science

34- رفاقت احمد صاحب BA in Business Administration

35- لبید محمود صاحب BA in Business Administration

36- عادل احمد انور صاحب BA in Media Science

37- طیب احمد قیصر صاحب BA in Intl. Business Administration

38- سفیر احمد صاحب B.Sc in Medicine Information

39- Jacinto Munoz Nunez صاحب BA in Economics and Management

40- واحد علی مجید وڑائچ صاحب B.Sc in Biology

41- نبیل احمد قاضی صاحب Bachelor of Engineering in Technical Informatics

42- شافی احمد پال صاحب BA in Islamic Studies

43- مدبر احمد خان صاحب BA in Linguistics and Phhilosophy

44- لبید احمد سونگی صاحب A-Levels/Abitur

45- علی فراز چوہدری صاحب A-Levels/Abitur

46- وحید احمد صاحب Ph.D in Green Computing

47- منیب ادریس احمد صاحب Ph.D in Medical Science

48- عدیل حسین صاحب Ph.D in Intl. Law from UK

49- عبدالعظیم احمد صاحب MA in Arabic Language and Literature

50- محمود احمد انجم صاحب MA in International Journalism

51- محمد مقصود صاحب M.Sc in Textile Engineering

52- طلحہ رشید صاحب M.Sc in Biomedical Research

53- Habib-un-Nabi Hillol صاحب M.Sc in Applied Computer Science

54- شکیل احمد صاحب M.Sc in Software Engineering from Pakistan

55- ڈاکٹر طلحہ بٹ صاحب Bachelor of Medicine, Bachelor of Surgery MBBS

56- شہباز احمد صاحب B.Sc in Geology

57- بابر احمد نعیم صاحب Bachelor on Engineering in Aeronautical Engineering

58- انعام الحق علوی صاحب Bachelor of Information Technology in Enterprise Information System

59- باسل احمد صاحب BA in Architecture

60- ناصر احمد مغل صاحب Bachelor in Russian Language and Literature

61- ثمین رحمٰن صاحب Intermediate Pre-Engineering

62- اریب احمد صاحب Top in Environmental Management

63- مبارز احمد صاحب Top in Bathermatics and Accounting

64-Yaneeb Niazi صاحب Secondary School 90%

تقسیم ایوارڈ کی تقریب کے بعد چار بج کر 55 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا اختتامی خطاب فرمایا:

....

جلسہ سالانہ جرمنی سے اختتامی خطاب

تشہد،تعوذ ،تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دنیا میں جتنے بھی مذاہب ہیں ان کی مخالفت ان کی ابتدا میں ہوئی اور ایک وقت تک یہ مخالفت کا دور چلتا رہا اور پھر آہستہ آہستہ وہ مخالفت کا دور اس طرح نہیں رہا۔ اس زمانے میں سوائے اسلام کے کوئی مذہب ایسا نہیں ہے جس کی مذہب کے حوالے سے مخالفت ہو رہی ہو۔ مشرکین مکہ نے اسلام کو پھیلنے سے روکنے اور ختم کرنے کی اور مسلمانوں کو تکلیفیں پہنچانے اور ختم کرنے کی اپنے وسائل اور اپنی طاقت اور اپنے طریقے سے کوشش کی اور پھر مختلف دوروں میں یہ کوششیں ہوتی رہیں۔ جب زمانہ کتابیں لکھنے اور پریس کا آیا تو مستشرقین نے اسلام کی مخالفت میں تاریخی حقائق کو غلط رنگ میں لکھ کر اور قرآن کریم کی غلط تشریح کر کے اس کی مخالفت کی اور آج تک جیسا کہ میں نے کہا یہ مخالفت کا سلسلہ جاری ہے اور بدقسمتی سے مسلمانوں کا ایک طبقہ جن میں شدت پسند اور نام نہاد جہادی گروہ بھی شامل ہیں اور مسلمان علماء کا ایک طبقہ جنہیں نام نہاد علماء کہنا چاہئے جن کو نہ قرآنی تعلیم پر غور کرنے اور اسے سمجھنے کی صلاحیت ہے اور نہ ہی تاریخ کا صحیح تجزیہ کرنے کی صلاحیت اور علم ہے، انہوں نے اسلام کے مخالفین کو اپنے خیالات پھیلانے اور اسلام کی غلط تصویر پیش کرنے کا موقع دیا ہوا ہے۔ بلکہ بہت سے تاریخی حقائق جن کا ان کو علم ہی نہیں مستشرقین کی تاریخ کو دیکھ کر وہ سمجھتے ہیں کہ اسلام کی تاریخ ہے اور اس سے بھی بڑھ کر اب اور پہلے بھی مسلمان حکومتوں نے اپنی حکومتوں کے غلط نظام چلا کر اپنی رعایا پر ظلم کر کے مزید مخالفین اسلام کے خیالات کو ہوا دی اور ان کو یہ کہنے کا موقع ملا کہ دیکھو جو لوگ جو حکومتیں جو لیڈر اپنے عوام کو ظالمانہ طریق پر مار سکتے ہیں ان سے دوسروں پر، غیر مذاہب پر ظلم نہ کرنے کی کیا توقع رکھی جاسکتی ہے۔ لیکن یہ سب باتیں بھی اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سچا ہونے کی دلیل ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

ایک تو اسلام مخالف طاقتوں کے بیانات اور کتابیں لکھنا اور اس کی تاریخی حقائق کو توڑ مروڑ کر پیش کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ انہیں خطرہ ہے اور دل میں یہ فکر ہے کہ، کیونکہ ابھی بھی مسلمانوں کا ایک طبقہ اپنی دینی تعلیم پر قائم ہے اور ابھی بھی قرآن کریم اپنی اصلی حالت میں موجود ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ رہنا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ ایک وقت میں اسلام دنیا کا سب سے بڑا مذہب بن جائے اور اس کے ماننے والے سب دوسرے مذاہب کے ماننے والوں سے زیادہ ہو جائیں۔ اس لئے وہ اپنی پوری کوشش اسلام کی مخالفت میں کر رہے ہیں کہ کس طرح اس کو ختم کیا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

دوسرے جہاں تک مسلمان علماء اور بادشاہوں کا سوال ہے تو اس کی پیشگوئی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دی تھی کہ ایک وقت کے بعد نہ انصاف پسند بادشاہ مسلمانوں میں رہیں گے اور نہ ہی علم وعمل والے علماء رہیں گے۔ قرآن کریم کی سمجھ ان کو نہیں ہو گی بلکہ آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔ ایسے حالات میں پھر خدا تعالیٰ مسیح موعود اور مہدی معہود کو بھیجے گا جو دین اسلام کی حقیقت دنیا کو بتائے گا، مسلمانوں کی بھی صحیح رہنمائی کرے گا اور دنیا کو بھی بتائے گا کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کیا ہے اور اسلام کی تعلیم پر جو الزام لگائے جاتے ہیں ان کی حقیقت کیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو، آپ ﷺ کی طرف غلط باتیں منسوب کر کے، اعتراض کا نشانہ بنایا جاتا ہے اس کی حقیقت کیا ہے۔ وہ دنیا کو بتائے گا کہ تم جس نبی اور جس دین کو دنیا کے لئے تباہ کن تصور کرتے ہو وہی اصل میں دنیا کی بقاء کا ضامن اور نجات دہندہ بھی ہے۔ گھریلو، عائلی معاملات اور بچوں کی تربیت سے لے کر آپس کے معاشرتی تعلقات، رشتوں کے حقوق اور معاشرے کے حقوق تک اور تجارتی لین دین اور حکومت چلانے کے طریق سے لے کر بین الاقوامی تعلقات اور حکومتوں کے آپس کے تعلقات اور دنیا کے امن کی ضمانت اور بین المذاہب تعلقات تک اسلام کی حقیقی تعلیم وہ آنے والا مسیح و مہدی بتائے گا۔ اسلام پر اعتراض کرنے والے اسلام پر اس اعتراض کو بھی بڑی شدت سے پیش کرتے ہیں کہ اسلام جنگجو مذہب ہے وہ اس اعتراض کو بھی ردّ کرے گا اور بتائے گا کہ اسلام جنگوں کے ذریعہ نہیں پھیلا اور نہ ہی یہ جنگجو مذہب ہے اور یہ سب کچھ قرآن کریم کی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ سے ثابت کرے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

ہم احمدی اس بات کے گواہ ہیں اور اعلان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق جس مسیح و مہدی نے آنا تھا وہ آیا اور اس نے اپنے مسیح و مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور صرف دعویٰ ہی نہیں کیا بلکہ مسیح و مہدی کی آمد سے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ نشانیاں اور خدا تعالیٰ کی اپنی کتاب میں بیان کردہ حالات و نشانات جو اس آنے والے مسیح و مہدی کے زمانے سے متعلق تھے ہم نے پورا ہوتے دیکھے اور دیکھ رہے ہیں۔ چاند سورج گرہن کی رمضان کے مہینے اور خاص تاریخوں میں لگنے کی نشانی کو مشرق و مغرب کے اخبارات نے آپ کے دعوے کے بعد پورا ہونے کی خبر کے ساتھ آج سے تقریباً 120 سال پہلے محفوظ کر لیا۔ بہرحال ان پیشگوئیوں اور نشانات کا ایک لمبا سلسلہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اس وقت جو مَیں بیان کرنا چاہتا ہوں اور جیسا کہ میں نے شروع میں کہا تھا اسلام پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراضات ہیں ان میں سب سے بڑا اعتراض جسے آجکل دنیا میں پیش کیا جاتا ہے اور بڑی شدت سے مغربی میڈیا بھی اور اسلام مخالف طاقتیں بھی پیش کر رہی ہیں وہ اسلام کی جنگجوانہ تعلیم اور اسلام کا شدت پسند اور دہشتگرد مذہب ہونا ہے۔ حقیقت میں یہ ایسا اعتراض ہے جس کا اسلامی تعلیم یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے کچھ بھی تعلق نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس اعتراض کو رد کر کے اسلامی جنگوں اور جہاد کی حقیقت کھول کر بتائی ہے۔ پس یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم ہی ہیں جو صحیح رنگ میں اس حقیقت کو جانتے ہیں۔

چنانچہ آپ اس حقیقت کو بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ہم یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ اسلامی جنگ بالکل دفاعی جنگ تھے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خادموں کو مکہ والوں نے برابر تیرہ سال تک خطرناک ایذائیں اور تکلیفیں دیں اور طرح طرح کے دکھ ان ظالموں نے دیئے چنانچہ ان میں سے کئی قتل کئے گئے اور بعض بُرے بُرے عذابوں سے مارے گئے چنانچہ تاریخ پڑھنے والے پر یہ امر مخفی نہیں ہے کہ بیچاری عورتوں کو سخت شرمناک ایذاؤں کے ساتھ مار دیا یہاں تک کہ ایک عورت کو دو اونٹوں سے باندھ دیا اور پھر ان کو مخالف جہات میں دوڑا دیا اور اس بیچاری کو چیر ڈالا۔ اس قسم کی ایذا رسانیوں اور تکلیفوں کو برابر تیرہ سال تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی پاک جماعت نے بڑے صبر اور حوصلے کے ساتھ برداشت کیا۔ اس پر بھی انہوں نے اپنے ظلم کو نہ روکا اور آخرکار خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قتل کا منصوبہ کیا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ سے ان کی شرارت کی اطلاع پا کر مکہ سے مدینہ کو ہجرت کی پھر بھی انہوں نے تعاقب کیا اور آخر جب یہ لوگ پھر مدینہ پر چڑھائی کر کے گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے حملوں کو روکنے کا حکم دیا کیونکہ اب وہ وقت آ گیا تھا کہ اہل مکہ اپنی شرارتوں اور شوخیوں کی پاداش میں عذاب الٰہی کا مزہ چکھیں چنانچہ خدا تعالیٰ نے جو پہلے وعدہ کیا تھا کہ اگر یہ لوگ اپنی شرارتوں سے باز نہ آئیں گے تو عذاب الٰہی سے ہلاک کئے جائیں گے وہ پورا ہوا۔ خود قرآن شریف میں ان لڑائیوں کی وجہ صاف لکھی ہے۔ فرمایا اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّھُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصْرِھِمْ لَقَدِیْرُ۔ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ۔ یعنی ان لوگوں کو مقابلے کی اجازت دی گئی جن کے قتل کے لئے مخالفوں نے چڑھائی کی۔ اس لئے اجازت دی گئی کہ ان پر ظلم ہوا اور خدا تعالیٰ مظلوم کی حمایت کرنے پر قادر ہے۔ یہ وہ مظلوم ہیں جو ناحق اپنے وطنوں سے نکالے گئے ان کا گناہ بجز اس کے اور کوئی نہ تھا کہ انہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے۔

فرماتے ہیں: یہ وہ آیت ہے جس سے اسلامی جنگوں کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ یہ وہ پہلی آیت ہے جس میں جنگ کی اجازت دی گئی۔ پھر جس قدر رعایتیں اسلامی جنگوں میں دیکھو گے۔ جنگ کی اجازت کے بعد بھی بعض شرطیں ہیں۔ فرمایا: یہ رعایتیں جنگوں میں دیکھو گے ممکن نہیں کہ موسوی یا یشوعی لڑائیوں میں اس کی نظیر مل سکے۔ موسوی لڑائیوں میں لاکھوں بے گناہ بچوں کا مارا جانا بوڑھوں اور عورتوں کا قتل باغات اور درختوں کا جلا کر خاک سیاہ کر دینا توراۃ سے ثابت ہے مگر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود اس کے کہ ان شریروں سے وہ سختیاں اور تکلیفیں دیکھی تھیں جو پہلے کسی نے نہ دیکھی تھیں پھر ان دفاعی جنگوں میں بھی بچوں کو قتل نہ کرتے عورتوں اور بوڑھوں کو نہ مارتے راہبوں سے تعلق نہ رکھنے اور کھیتوں اور ثمردار درختوں کو نہ جلانے اور عبادتگاہوں کے مسمار نہ کرنے کا حکم دیا جاتا تھا۔

آپ فرماتے ہیں: اسرائیلی نبیوں کے زمانے میں جیسا شریر اپنی شرارتوں سے باز نہ آتے تھے اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں بھی حد سے نکل گئے تھے۔ پس اسی خدا نے جو رؤوف و رحیم بھی ہے پھر شریروں کے لئے اس میں غضب بھی ہے ان کو ان جنگوں کے ذریعہ جو خود انہوں نے ہی پیدا کی تھیں سزا دے دی۔

فرمایا کہ: لوط کی قوم سے کیا سلوک ہوا نوح کے مخالفوں کا کیا انجام ہوا پھر مکہ والوں کو اگر اس رنگ میں سزا دی تو کیوں اعتراض کرتے ہو؟ کیا کوئی عذاب مخصوص ہے کہ طاعون ہی ہو یا پتھر برسائے جائیں۔ خدا جس طرح چاہے عذاب دے دے۔

فرماتے ہیں: سنت قدیمہ اس طرح پر جاری رہی ہے اگر ناعاقبت اندیش اعتراض کرے تو اسے موسیٰ کے زمانہ اور جنگوں پر اعتراض کا موقع مل سکتا ہے جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کوئی رعایت روا نہیں رکھی گئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے پر اعتراض نہیں ہو سکتا۔ آجکل عقل کا زمانہ ہے اور اب یہ اعتراض کوئی وقعت نہیں رکھ سکتے کیونکہ جب کوئی مذاہب سے الگ ہو کر دیکھے گا تو اسے صاف نظر آ جائے گا کہ اسلامی جنگوں میں اول سے آخر تک دفاعی رنگ مقصود ہے اور ہر قسم کی رعایتیں روا رکھی ہیں۔ پس عقل کی آنکھ سے دیکھنا ضروری ہے اور ہمیں ان کو دکھانا ضروری ہے۔ آپ فرماتے ہیں مجھ سے جب کوئی آریہ یا ہندو اسلامی جنگوں کی نسبت دریافت کرتا ہے تو اسے میں نرمی اور ملاطفت سے یہی سمجھاتا ہوں کہ جو کفار مارے گئے وہ اپنی ہی تلوار سے مارے گئے جب ان کے مظالم کی انتہا ہو گئی تو آخر ان کو سزا دی گئی اور ان کے حملوں کو روکا گیا۔

پھر آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ قرآن شریف کو خوب غور سے پڑھو تو صاف معلوم ہو جائے گا کہ اس کی یہی تعلیم ہے کہ کسی سے تعرض نہ کرو جنہوں نے سبقت نہیں کی ان سے احسان کرو۔ بلاوجہ لڑو نہیں۔ جو پہلے لڑائی شروع نہیں کرتے ان سے نہ صرف صَرفِ نظر کرنا ہے بلکہ ان سے احسان کا سلوک کرو اور ابتدا کرنے والوں اور ظالموں کے مقابلہ میں بھی دفاع کا لحاظ رکھو۔ حد سے نہ بڑھو۔ اسلام کی ابتدا میں ایسی مشکلات درپیش تھیں کہ ان کی نظیر نہیں ملتی۔ ایک کے مسلمان ہونے پر مرنے مارنے کو تیار ہو جاتے تھے۔ کفار میں سے جب کوئی مسلمان ہوتا تھا تو مرنے مارنے پر تیار ہو جاتے تھے اور ہزاروں فتنے بپا ہوتے تھے اور فتنہ تو قتل سے بھی بڑھ کر ہے۔ پس امن عامہ کے قیام کے لئے مقابلہ کرنا پڑا۔

پھر آپ فرماتے ہیں: پھر منجملہ اور جزئیات کے غلامی کے مسئلہ پر اعتراض کرتے ہیں حالانکہ قرآن شریف نے غلاموں کے آزاد کرنے کی تعلیم دی ہے اور تاکید کی ہے اور جو اور کسی کتاب میں نہیں ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھو کہ جب مکہ والوں نے آپ کو نکالا اور تیرہ برس تک ہر قسم کی تکلیفیں آپ کو پہنچاتے رہے۔ آپ کے صحابہ کو سخت سخت تکلیفیں دیں جن کے تصور سے بھی دل کانپ جاتا ہے۔ اس وقت جیسے صبر اور برداشت سے آپ نے کام لیا وہ ظاہر بات ہے لیکن جب خدا تعالیٰ کے حکم سے آپ نے ہجرت کی اور پھر فتح مکہ کا موقع ملا تو اس وقت ان تکالیف اور مصائب اور سختیوں کا خیال کر کے جو مکّہ والوں نے تیرہ سال تک آپ پر اور آپ کی جماعت پر کی تھیں آپ کو حق پہنچتا تھا کہ قتل عام کر کے مکّہ والوں کو تباہ کر دیتے اور اس قتل میں کوئی مخالف بھی آپ پر اعتراض نہیں کر سکتا تھا کیونکہ ان تکالیف کے لئے وہ واجب القتل ہو چکے تھے اس لئے اگر آپ میں قوت غضبی ہوتی یعنی آپ نے غصہ سے صرف کام لینا ہوتا اور بدلے لینے ہوتے اور کینے رکھنے ہوتے تو وہ فتح مکہ کا بڑا عجیب موقع انتقام کا تھا کہ وہ سب گرفتار ہو چکے تھے مگر آپ نے کیا کیا۔ آپ نے ان سب کو چھوڑ دیا اور کہا۔ لَاتَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

پس اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم اگر ایسے حالات میں رحم اور شفقت کا سلوک فرماتے ہیں تو آجکل

جبکہ اسلام کو بحیثیت دین تلوار کے زور سے ختم کرنے کی کوئی حکومت اور کوئی طاقت کوشش نہیں کر رہی پھر کس طرح یہ جائز ہے کہ غیر مسلموں کو ظلم سے مارا جائے جن میں معصوم بچے بھی ہیں عورتیں بھی ہیں بوڑھے بھی ہیں اور پادری بھی ہیں اور مذہبی رہنما بھی ہیں۔ پس ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم نے اس زمانے کے امام کو مانا اور حقیقی اسلام کو پہچانا۔ دوسرے مسلمان اس انتظار میں ہیں کہ کوئی خونی مہدی آئے گا اور پھر جنگوں کا اجراء کرے گا لیکن وہ اپنے اس خیال میں غلط ہیں جس نے آنا تھا وہ آ گیا اور امن اور پیار اور محبت سے اسلام کی خوبصورت تعلیم دنیا میں پھیلانے کے لئے ایک جماعت قائم کر گیا۔ پس آج ہر احمدی کا فرض ہے کہ غیر مسلموں کے منہ بھی اسلام کی حقیقی تعلیم کو بتا کر بند کریں اور مسلمانوں کو بھی بتا دیں کہ اب اگر تم اسلام کی ترقی دیکھنا چاہتے ہو اور اس کا حصہ بننا چاہتے ہو تو مسیح محمدی کی جماعت میں شامل ہو کر ہی کر سکتے ہو یہ اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ کسی خونی مہدی نے نہیں آنا۔ اب اسلام نے پھیلنا ہے اور یقیناً پھیلنا ہے اور اپنی امن پسند تعلیم سے پھیلنا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اور اب دنیا کی بقا ہے تو اس میں کہ اسلام کو قبول کرے اب مسلمانوں نے اپنی ترقی کو دیکھنا ہے تو صرف اس مسیح و مہدی کے ساتھ جڑ کر دیکھ سکتے ہیں اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ہے اور وہی مسیح و مہدی جو اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق آیا اور جس نے جماعت کا ایک سلسلہ قائم کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا دے کہ ہم پہلے سے بڑھ کر اسلام کی عظمت کو قائم کرنے کے لئے اپنی تمام تر طاقتوں اور اپنی صلاحیتوں کے ساتھ تبلیغ اسلام کو کرنے والے ہوں اور دنیا میں اسلام کی حقیقی تعلیم پھیلانے والے ہوں، حقیقی پیغام پھیلانے والے ہوں اور دنیا کو بتائیں کہ آج اگر تمہاری بقاء ہے تو اسلام میں ہے ورنہ دنیا تباہی کے گڑھے کی طرف جا رہی ہے۔ یہ تباہ ہو جائے گی اور اس کو بچانے والا کوئی دین نہیں اور صرف دین اسلام ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس کی توفیق عطا فرمائے اور دنیا کو عقل بھی عطا فرمائے۔

....

(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب حسب طریق علیحدہ شائع ہوگا۔)

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب چھ بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کی حاضری کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا: امسال جلسہ سالانہ کی مجموعی حاضری 41073 ہے۔ جس میں سے مستورات کی حاضری 20455 اور مرد حضرات کی حاضری 20618 ہے۔ اس کے علاوہ جو تبلیغی مہمان شامل ہوئے ہیں ان کی تعداد 1055 ہے۔

اس جلسہ میں 88 ممالک کی نمائندگی ہوئی اور 6118 مہمان مختلف ممالک سے جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئے۔

بعد ازاں پروگرام کے مطابق مختلف گروپس نے دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے۔

❁ سب سے پہلے افریقن احباب پر مشتمل گروپ نے اپنے مخصوص روایتی انداز میں اپنا پروگرام پیش کیا اور کلمہ طیبہ کا ورد کیا۔

❁ پھر ملک میسیڈونیا (Mecedonia) سے آئے ہوئے نومبائعین نے میسیڈونین زبان میں ایک نظم خوش الحانی کے ساتھ پیش کی۔ اس نظم کا ترجمہ درج ذیل ہے:

’’مجھے ایک ایسی جگہ کا علم ہوا ہے جہاں اللہ کے سب سے پیارے بندہ کی آرامگاہ ہے۔

اے پرندو! اگر تم مدینہ کے اوپر سے پرواز کرو تو ہمارے پیارے رسول کو ہمارا سلام کہنا۔ ہمارا دل ان کے لئے بے قرار ہے۔

مجھے ایک ایسی جگہ کا علم ہوا ہے جہاں اللہ کا ایک پیارا بندہ آتا ہے۔

اے پرندو! اگر تم جلسہ سالانہ کے اوپر سے پرواز کرو تو ہمارے پیارے حضور کو ہمارا سلام کہنا۔ میرا دل آپ کے لئے بے قرار ہے۔‘‘

❁ اس کے بعد سپینش زبان میں ترنّم کے ساتھ ایک دعائیہ نظم پیش کی گئی۔

❁ بعد ازاں پروگرام کے مطابق جرمن زبان میں خدام نے ایک ترانہ پیش کیا۔

❁ اس کے بعد ملک کوسووو (Kosovo) سے آنے والے احباب اور نوجوانوں نے اپنی مقامی زبان میں ترانہ پیش کیا۔

❁ آخر پر جامعہ احمدیہ جرمنی کے طلباء نے خلافت کے ساتھ عہد وفا کا تعلق باندھنے کے مضمون پر مشتمل دعائیہ نظم پیش کی۔

بڑے روح پرور ماحول میں یہ سب نظمیں اور ترانے پیش کئے جا رہے تھے۔ جونہی یہ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا احباب جماعت نے بڑے ولولہ اور جوش کے ساتھ نعرے بلند کئے اور سارا ماحول نعروں کی صدا سے گونج اُٹھا۔ ہر چھوٹا بڑا، جوان بوڑھا اپنے پیارے آقا سے اپنی محبت، عقیدت اور فدائیت کا اظہار بڑے جوش سے کر رہا تھا۔ یہ جلسہ کے اختتام کے الوداعی لمحات تھے اور دل عشق و محبت کے جذبات سے بھرے ہوئے تھے اور آنکھیں پُرنم تھیں۔

اس ماحول میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے، اپنے عشاق کو السلام علیکم اور خدا حافظ کہا اور جلسہ گاہ سے باہر تشریف لائے اور کچھ دیر کے لئے اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

....

نومبایعات خواتین کی حضور انور سے اجتماعی ملاقات

پروگرام کے مطابق سات بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والی نومبایعات نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ان نومبایعات کی تعداد 38 تھی اور 14 بچے بھی ان کے ساتھ شامل تھے۔ ان خواتین کا تعلق جرمنی، ناروے، ترکی، کردستان، عراق، کوسووو، افغانستان، شام، فرانس اور ہالینڈ سے تھا۔ ان میں سے 9 خواتین ایسی تھیں جنہوں نے جلسہ کے دنوں کے دوران بیعت کی توفیق پائی تھی۔

حضور انور کے استفسار پر کہ یہ نومبایعات کہاں سے ہیں؟ نیشنل سیکرٹری تربیت نومبایعات نے بتایا کہ یہ مختلف قومیتوں سے تعلق رکھنے والی نومبایعات بہنیں ہیں۔ صرف جرمنی سے نہیں بلکہ دوسرے مختلف ممالک سے بھی آئی ہیں۔

❁ فرانس سے آنے والی ایک خاتون نے عرض کیا کہ مَیں نے آج ہی بیعت کی سعادت حاصل کی ہے۔ موصوفہ نے اپنے خاوند اور بچوں کے لئے دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

حضور انور کے استفسار پر موصوفہ نے بتایا کہ ان کے خاوند کا تعلق مراکش سے ہے اور یہ خود فرانس سے ہیں۔

❁ ایک ترک خاتون جو دو ماہ قبل احمدی ہوئی ہیں۔ موصوفہ نے اپنے والد کے لئے دعا کی درخواست کی۔ ان کے والد احمدیت کے بہت زیادہ مخالف ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موصوفہ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کیا آپ مخالفت کا یہ بوجھ اٹھانے کے لئے تیار ہیں۔ آپ نے آج کے اختتامی خطاب میں صحابہ رضوان اللہ علیہم کی قربانیوں کے واقعات سنے ہوں گے۔

❁ ایک جرمن نومبایعہ خاتون نے بتایا کہ اس کا تعلق Giessen کے علاقہ سے ہے اور اس نے ابھی بیعت کی ہے۔ وہ گیزن کی مسجد بیت الصمد کے افتتاح کے پروگرام میں شامل ہوئی تھی اور وہاں اُس نے حضور انور کے ساتھ تصویر بھی بنائی تھی۔

❁ ایک ترک خاتون نے بتایا کہ اُس نے دس ماہ قبل بیعت کی تھی اور اس کے والدین ترکی میں ہیں اور احمدیت کے خلاف ہیں۔ لیکن وہ احمدیت کے پیغام کو آگے پہنچانے کے مشن کے لئے تیار ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ابھی فی الحال بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر وہ مخالفت کریں گے تو بے شک ابھی نہ بتائیں۔

موصوفہ نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ میرا نام Sibel ہے، حضور انور میرا عربی نام رکھ دیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ ترک مسلم ہیں نام تو آپ کا ٹھیک ہے۔ بعد ازاں حضور انور نے ’’عائشہ‘‘ نام تجویز فرمایا۔

❁ ایک افغانی نومبایعہ خاتون نے عرض کیا کہ اس نے گیارہ دن قبل بیعت کی ہے۔ اس پر حضور انور نے تبسّم کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے ٹھیک دن یاد رکھے ہوئے ہیں۔ موصوفہ نے حضور انور کی خدمت میں اپنے والدین کی قبول احمدیت کے لئے دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

حضور انور نے موصوفہ سے دریافت فرمایا کہ کونسی زبان بولتی ہیں۔ پشتو یا فارسی؟ اس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ وہ فارسی بولتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ کیا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی فارسی نظمیں پڑھتی ہیں؟

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است
خاکم نثار کوچہ آل محمدؐ است

کیا آپ یہ سمجھتی ہیں۔

بعد ازاں حضور انور نے سادہ کاغذ پر فارسی زبان میں یہی شعر لکھ کر دیا اور ارشاد فرمایا کہ کیا موصوفہ اسے پڑھ سکتی ہے۔ چنانچہ موصوفہ نے فارسی زبان میں وہ تحریر پڑھی اور حضور انور کو جزاک اللہ کہا۔

❁ کرد (عراق) سے تعلق رکھنے والی ایک نومبایع خاتون نے (جو کہ اس وقت ہالینڈ میں مقیم ہے) حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کی درخواست کی اور بتایا کہ اس کے خاوند احمدی نہیں ہیں اور اُس کے احمدیوں سے روابط بھی نہیں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا جب تک خاوند کی رائے نہیں بدلتی تو ان حالات میں فی الحال اُسے بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ اپنے حُسن اخلاق سے اُن سے ایسا برتاؤ کریں کہ وہ خود بخود اس طرف مائل ہو جائیں۔

حضور انور کے استفسار پر موصوفہ نے عرض کیا کہ اُس کی ایک بیٹی بھی ہے اور اُس کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

❁ گیمبیا سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے عرض کیا کہ ان کے خاوند نے انہیں طلاق دے دی ہے اور ان کے 3 لڑکے ہیں اور وہ اپنے خاندان میں اکیلی احمدی ہیں۔

حضور انور نے استفسار فرمایا کہ کیا اس کے خاوند نے احمدی ہونے کی وجہ سے طلاق دی ہے اور کیا بچے اس کے ساتھ رہتے ہیں؟

اس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ اس کے خاوند نے احمدی ہونے کی وجہ سے طلاق نہیں دی اور بچے کبھی اس کے پاس ہوتے ہیں اور کبھی باپ کے پاس۔ موصوفہ نے دوبارہ شادی کے لئے دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

❁ ایک نومبایعہ خاتون نے بتایا کہ اس کا نام رقیہ ہے اور اس کا تعلق ملک مالی (Mali) سے ہے۔ 18 سال قبل بیعت کی تھی۔ اس کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ اس کی فیملی احمدیت قبول نہیں کر رہی۔ بہت زیادہ مخالفت ہے۔ تین بھائیوں نے احمدیت قبول کی ہے۔ باپ کی عمر 78 سال ہے اور وہ احمدی نہیں ہے۔ وہ اپنے باپ کے لئے کیا کر سکتی ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ انہیں اپنے والد کے لئے دعا کرنی چاہئے۔ موصوفہ نے اپنی بیٹی صفیہ جس کی عمر نو سال ہے اور وہ بیمار ہے اس کی صحت کے لئے دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

❁ ایک خاتون نے اپنی بیمار والدہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہوئے بتایا کہ وہ خود بھی امید سے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں اور بیمار بچی کو پیار دیا۔

نومبایعات خواتین کے ساتھ ملاقات کا یہ پروگرام سات بجکر 32 منٹ پر ختم ہوا۔

....

❁ بعد ازاں **فلسطین سے آنے والی** تین احمدی بہنوں سماح عبد الجلیل صاحبہ، امل عبد الجلیل صاحبہ اور سحر محمود صاحبہ نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

امل عبد الجلیل صاحبہ اور سحر محمود صاحبہ کو احمدی ہونے کی بناء پر طلاق دے دی گئی۔ ان دونوں بہنوں کی 1/3 کی وصیت بھی ہے۔ گزشتہ دو سالوں سے جلسہ سالانہ قادیان میں بھی شامل ہو رہی ہیں اور اس سال جرمنی کے جلسہ میں بھی شامل ہونے کی توفیق ملی۔

ان کے اس سفر کا واحد مقصد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے ملاقات تھا۔

حضور انور کے حالیہ دورہ جرمنی کے آغاز میں وقت کم

ہونے کے باعث ملاقات کے دوران ان تین بہنوں کے حصہ میں جو وقت آیا اس میں یہ یکدم گھبرا گئیں نیز کوئی ترجمہ کرنے والا بھی نہ تھا اس لئے ان کی حضورانور سے کوئی بات نہ ہوئی۔

پھر جب حضورانور نے عرب احمدیوں اور مہمانوں کو اجتماعی ملاقات کا شرف بخشا تو ان بہنوں نے بھی حضورانور سے بات کرنے کے لئے ہاتھ کھڑا کیا لیکن وقت کی کمی کے باعث ان کی باری نہ آئی۔

اس صورتحال کو دیکھ کر یہ بہت پریشان تھیں کہ شاید اللہ تعالیٰ ہم پر ناراض ہے کیونکہ ہمیں خلیفۂ وقت سے ملاقات کا موقع نہیں مل رہا۔ چنانچہ نومبایعات کی حضورانور سے ملاقات ہوئی تو انہیں بھی ان کے ساتھ بیٹھنے کا موقع مل گیا۔ اس مجلس کے آخر پر حضورانور نے انہیں ملاقات کا شرف عطا فرمایا جس میں انہوں نے حضورانور سے بات بھی کی اور درخواست دعا بھی کی۔ اس کے بعد اس قدر جذباتی ہوئیں کہ زاروقطار روئے جارہی تھیں۔

انہوں نے بتایا: جلسہ جرمنی میں شامل ہونا ہمارے لئے کسی معجزہ سے کم نہ تھا۔ لیکن دعا اور توکل علی اللہ سے باوجود اسباب کی کمی کے بھی اللہ تعالیٰ نے ہماری زندگی کی سب سے بڑی خواہش پوری کردی۔ اس مرحلہ سے گزرنے کے بعد ہم کہہ سکتے ہیں کہ جس کے دل میں خلیفۂ وقت سے ملاقات کی سچی خواہش ہے اور وہ اس کے لئے کوشش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے تمام مشکلات کو راہ سے اٹھا دیتا ہے۔ شروع میں جب خلیفہ وقت سے ہماری ملاقات ہوئی تو ہمارا خیال تھا کہ ہمارے پاس خاصہ وقت ہوگا لیکن یہ تو بہت ہی کم وقت تھا جو پلک جھپکتے ہی گزر گیا اور ہم اپنے دل میں حضورانور سے بات نہ کرنے کا ارمان لئے واپس لوٹ آئے۔ ہماری حالت ناگفتہ بہ تھی کیونکہ ہمیں احساس ہونے لگا تھا کہ شاید خدا تعالیٰ ہم سے ناراض ہے اس لئے اس کے خلیفہ سے ہم ملاقات میں کوئی بات نہیں کرسکے۔ بلکہ ہم تو حضورانور سے اپنا تعارف بھی نہیں کروا پائے۔ چنانچہ ہم اگلے دنوں میں روتی رہیں اور توبہ استغفار کرتی رہیں اور خدا تعالیٰ سے حضورانور کے ساتھ ملاقات ہونے کی دعا کرتی رہیں۔ الحمد للہ کہ دو روز بعد معجزانہ طریق پر ہماری ملاقات ہوگئی جس میں ہم نے حضورانور سے اپنے دل کی اکثر باتیں کرلیں۔ یہ ملاقات ایسی محبت بھری گھڑیوں پر مشتمل تھی کہ ہمارا گزشتہ احساس جاتا رہا اور دل خوشی کے جذبات سے بھر گیا۔

سماح صاحبہ کہتی ہیں:۔ میں نے خلیفۂ وقت کو نہایت خاکسار اور باخع علی نَفْسِہٖ پایا۔ حضور کی یہ کیفیت دیکھ کر میرے دل کی گہرائیوں سے خلیفۂ وقت کے لئے بہت دعائیں نکلیں۔

سحر محمود صاحبہ کہتی ہیں:۔ میں نے دعا کی تھی خدایا مجھے خلیفہ وقت کے ساتھ ملاقات کے دوران کوئی ایسا نشان دکھانا جس سے میرا دل مطمئن ہوجائے۔ چنانچہ دوران ملاقات میں نے حضورانور کے چہرہ مبارک پر ایک خاص نور دیکھا جس سے میرا دل سکینت سے بھر گیا۔

امل صاحبہ کہتی ہیں:۔ میں نے دعا کی تھی کہ خلیفۂ وقت سے پہلی ملاقات میں مجھے یہ احساس ہوا کہ میں زمین پر خدا تعالیٰ کے نمائندے سے مل رہی ہوں۔ چنانچہ اس نے دیکھا کہ ایک تو حضورانور بہت خاکسار اور باخع علی نفسہ ہیں۔ دوسرے حضورانور نے ہماری پریشانی کو دیکھ کر بڑے پیار سے ہمارا خوف دور کرنے کے لئے بہت ہی پرلطف طریق پر ہم سے باتیں کیں اور اس کا یہ اثر ہوا کہ ملاقات کے آخر پر ہم سب ہنس رہے تھے۔

حضورانور کی اقتدا میں نماز کا احوال بیان کرتے ہوئے سماح صاحبہ کہتی ہیں:۔ نماز کے دوران سورت فاتحہ اور دیگر تلاوت کی جانے والی آیات کے معانی سمجھ آتے تھے۔ مجھے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کی اس جلسہ میں جا کر سمجھ آئی جس میں حضور ﷺ نے فرمایا کہ ذکر کی مجالس کو فرشتے اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں۔ اسی طرح حضورانور کی محبت اور شفقت کو دیکھ کر رؤوف اور حلیم کے معانی بھی سمجھ میں آئے۔

حضرت آپا جان سے بھی ہماری ملاقات ہوئی۔ آپ اپنے عظیم شوہر کی صفات کی تصویر ہیں۔ جلسہ کے دوران ہم کوشش کر کے گرین ایریا میں وہاں بیٹھے جہاں سے حضورانور کو قریب سے دیکھا جاسکتا تھا۔

بیت السبوح سے حضورانور کی روانگی کے وقت لوگ باہر جمع ہوچکے تھے ان کو دیکھ کر مجھے اہل یثرب یاد آگئے جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے انتظار میں شہر سے باہر کھڑے تھے۔ اس جلسہ نے عمومًا ہمارے ذہنوں میں عہدنبوی اور اخلاق محمدی کی یاد تازہ کردی۔ جلسہ ہر لحاظ سے منظم تھا اور ڈیوٹیوں والے خدام ہر لحاظ سے بہترین لوگ تھے۔ ہمیں کسی طور کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔

☆ اس جلسہ میں ان کی چوتھی غیر احمدی بہن لمیس عبدالجلیل صاحبہ بھی ان کی دعوت پر آئی ہوئی تھیں۔ اس نے استونیا کے ایک نومسلم سے شادی کی ہے اور وہیں پر رہائش پذیر ہے۔ اس کے بارہ میں امل عبدالجلیل بیان کرتی ہیں کہ میں نے جب اپنی بہن لمیس کو دیکھا تو اس نے حجاب نہیں پہنا تھا۔ اس حالت میں اسے دیکھ کر مجھے شدید دھچکا لگا۔ میں نے کہا کہ یہ تو بڑی مؤدب اور متدین تھی۔ پھر میں نے دعا کی کہ خدایا تو اپنی قدرت کا کرشمہ دکھا اور لمیس جیسوں کو بھی ایمان کی دولت عطا فرما۔

جلسہ کے دوسرے روز جب ہم حضورانور کا خطاب سننے کے لئے گرین ایریا میں بیٹھے تو لمیس کو بھی ہمارے ساتھ بیٹھنے کا موقع مل گیا۔ اور جب حضورانور تشریف لے گئے تو ہماری اس بہن نے کہا کہ میرے اندر بہت سی تبدیلیاں ہوئی ہیں جن کی بناء پر میں نے بیعت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ سنتے ہی میں رو پڑی اور اسے بتایا کہ میں نے تمہارے لئے بہت دعا کی تھی۔ الحمد للہ کہ اس نے بیعت بھی کرلی اور حجاب بھی اوڑھ لیا۔

اس کے بعد اسٹونیا کے وفد میں اس کی حضورانور سے ملاقات بھی ہوگئی۔ الحمد للہ۔ اس نے بعد میں رؤیا میں دیکھا کہ وہ ایک بڑی جماعت کے درمیان کھڑی ہے اور کوئی کہتا ہے کہ تمہیں بہت زیادہ مطالعہ کرنا چاہئے۔ اس کے بعد اس نے جماعتی کتب کا مطالعہ شروع کردیا ہے۔ پہلی کتاب جو اس نے پڑھنی شروع کی ہے وہ ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' کا ترجمہ ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ یہ نہایت اعلیٰ درجے کی کتاب ہے۔

....

نومبایع مردوں کی
حضورانور سے اجتماعی ملاقات

بعدازاں پروگرام کے مطابق سات بجکر 40 منٹ پر نومبایع مرد حضرات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات شروع ہوئی۔ ان نومبایعین کی تعداد 22 تھی۔ جن میں جرمن، عرب، ترکی، پولینڈ اور افغانستان سے تعلق رکھنے والے نومبایع شامل تھے۔

❁ افغانستان سے تعلق رکھنے والے نومبایع نے عرض کیا کہ وہ فارسی، اردو، جرمن اور پشتو زبانیں بول سکتے ہیں۔ یہاں جرمنی میں مجھے ساڑھے تین سال ہوگئے ہیں۔ ابھی میرے انٹرویو کا جواب نہیں آیا۔ اسی طرح ابھی شادی بھی نہیں ہوئی۔ 27 سال عمر ہے۔ موصوف نے دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضورانور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے، شادی بھی ہوجائے گی۔

❁ ایک دوست نے اپنی تکالیف اور پریشانیاں دُور ہونے کے لئے دعا کی درخواست کی۔

اس پر حضورانور نے فرمایا: خدا تعالیٰ آپ کی تکالیف دُور فرمائے اور آپ کی تمام مشکلات دُور فرمائے۔

❁ ملک سیریا سے تعلق رکھنے والے ایک نومبایع نے عرض کیا کہ میرے چار بھائی تھے جو سیریا کے فسادات میں مارے جاچکے ہیں۔ اب والدہ اکیلی ہیں اور اردن میں مقیم ہیں۔ دعا کریں کہ والدہ یہاں میرے پاس آجائیں۔ اس پر حضورانور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

❁ ایک نومبایع نے عرض کیا کہ میرا تعلق ترکی سے ہے۔ مَیں نے بیعت کی ہے۔ اس پر حضورانور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ آپ کے ایمان، ایقان میں مضبوطی پیدا کرے۔

❁ ایک عرب نومبایع نے عرض کیا کہ مجھے ظاہری طور پر جلد کی بیماری کی تکلیف ہے۔ اس پر حضورانور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔

❁ ایک نومبایع نے عرض کیا کہ حضورانور دعا کریں کہ شام اور پوری دنیا میں امن قائم ہوجائے۔ اس پر حضورانور نے فرمایا کہ مَیں نے اپنے خطابات اور خطبہ جمعہ میں اس پر بات کی ہے اور توجہ دلائی ہے۔

❁ ایک جرمن نومبایع نے سوال کیا کہ ملاقات کرنے کا کیا طریقہ ہے؟ اس پر حضورانور نے فرمایا کہ آپ اپنی انتظامیہ سے رابطہ کریں، اطلاع دے دیں، آپ کی ملاقات ہوجائے گی۔

❁ ایک نومبایع نے عرض کیا کہ میرے ہاں دو ماہ کے بعد بچہ پیدا ہونے والا ہے۔ بچے کے لئے اور میری ہدایت کے لئے دعا کریں۔ مَیں نے بیٹے کا نام احمد رکھا ہے۔ پہلے بیٹے کا نام محمد ہے۔

حضورانور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

❁ **ایک نومبایع نے سوال کیا کہ اطاعت کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اطاعت کی حد کیا ہے؟**

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ معروف کی اطاعت کی تعلیم ہے۔ جو بھی معروف فیصلہ ہو اُس کی اطاعت ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ نے شریعت اتاری، شریعت کی تعلیم اور احکام کو ماننا اور ان پر عمل کرنا اطاعت ہے۔ خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ میری عبادت کرو تو خدا تعالیٰ کی بتائی ہوئی تعلیم کے مطابق عبادت کرنا ہی اطاعت ہے۔ قرآن کریم نے جو احکامات دیئے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ارشادات فرمائے ہیں اور احکامات دیئے ہیں، خلیفۃ المسیح اس کے علاوہ کچھ کہہ ہی نہیں سکتا۔ تو یہی اطاعت کا حکم ہے۔

ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ فرمایا۔ اس پر ایک شخص کو حاکم مقرر کیا گیا تا کہ لوگ اس کی بات سنیں اور اس کی اطاعت کریں۔ اس شخص (حاکم) نے ایک موقع پر آگ جلوائی اور اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ وہ آگ میں کُود جائیں۔ بعض نے اس کی بات نہ مانی اور کہا کہ ہم تو آگ سے بچنے کے لئے مسلمان ہوئے ہیں۔ لیکن کچھ افراد آگ میں کُودنے کے لئے تیار ہوگئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اگر یہ لوگ کُود پڑتے تو ہمیشہ ہی آگ میں رہتے۔ تو اس طرح کھلی معصیت والے کاموں میں اطاعت واجب نہیں۔

حضورانور نے فرمایا کہ آجکل طالبان، داعش جو ظالمانہ احکام جاری کرتے ہیں کہ یہ کردو، کُود جاؤ، چھلانگ لگادو۔ تو یہ اطاعت نہیں ہے، اس کے نتیجہ میں تو جہنّم ہے۔

❁ ایک جرمن مہمان نے عرض کیا کہ میری والدہ صاحبہ بیمار ہیں ان کے لئے دعا کی درخواست ہے تو اس پر حضورانور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

❁ ایک نومبایع نے عرض کیا کہ مَیں نے 27 اپریل 2017ء کو بیعت کی تھی۔ مَیں اپنے لئے دعا کی درخواست کرنا چاہتا ہوں تو اس پر حضورانور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

❁ ایک عرب دوست نے عرض کیا کہ مَیں احمدی ہوں۔ مَیں نے آج ہی بیعت کی ہے۔ سیریا میں ہمارا گھر تباہ ہوچکا ہے۔ میرے والدین وہاں گاڑی میں سو رہے ہیں۔ مَیں بھی ان کے ساتھ تھا۔ مَیں یہاں آگیا ہوں۔ ان کے لئے مدد اور دعا کی درخواست ہے۔ اس پر حضورانور نے فرمایا: انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

❁ ایک سیرین نومبایع نے عرض کیا کہ ہم دو بھائی یہاں ہیں۔ دو بھائی ترکی میں ہیں۔ والدین میں سے ایک لبنان میں ہیں اور ایک سیریا میں ہیں۔ دعا کریں کہ ہم سب اکٹھے ہوجائیں۔ اس پر حضورانور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

❁ نومبایعین کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ آٹھ بجکر پانچ منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر تمام مبایعین نے باری باری اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی اور شرف مصافحہ بھی پایا۔

....

اب پروگرام کے مطابق جلسہ گاہ Karsruhe سے بیت السبوح (فرینکفرٹ) کے لئے روانگی تھی۔ سوا آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور قافلہ یہاں سے فرینکفرٹ کے لئے روانہ ہوا۔

جب حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی جلسہ گاہ کے احاطہ سے باہر نکل رہی تھی تو راستہ کے دونوں اطراف کھڑے ہزارہا لوگ مرد وخواتین اور بچوں بچیوں نے اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے اپنے پیارے آقا کو الوداع کہا۔ احباب جماعت مسلسل نعرے بلند کررہے تھے۔ بچیاں گروپس کی صورت میں الوداعی دعائیہ نظمیں پڑھ رہی تھیں۔ قریباً ایک گھنٹہ 45 منٹ کے سفر کے بعد دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت السبوح تشریف آوری ہوئی۔

بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دس بجکر بیس منٹ پر تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

پروفیسر کلیمنٹ لنڈلے رِیگ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 6 اور 7 جنوری 2012ء میں مکرم طارق حیات صاحب کے قلم سے نیوزی لینڈ کے احمدی ماہر موسمیات اور ماہر ہیئت دان پروفیسر کلیمنٹ لنڈلے رِیگ (Clement Lindley Wragge) کے حالاتِ زندگی شامل اشاعت ہیں۔

حضرت خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 24 جون 2011ء کو جرمنی کے یونیورسٹیز کے طلباء سے ایک نشست میں فرمایا کہ ''پروفیسر کلیمنٹ رِیگ نے سونامی (Tsunami) کے نام رکھے ہیں اور انہی کے وقت سے چل رہے ہیں...... یہ بنیادی طور پر نیوزی لینڈ کے تھے اور پھر وہیں ان کی تدفین ہوئی اور بحیثیت احمدی کے ان کی وفات ہوئی''۔

پروفیسر کلیمنٹ رِیگ اپنے دیگر معاصر سائنسدانوں سے کئی امور میں ممتاز نظر آتے ہیں جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملاقات اور بعدازاں قبولِ احمدیت کے علاوہ یہ بھی ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے پانچویں خلیفہ نے ان کی قبر پر جاکر دعا بھی کی جو Pompallier قبرستان کے ایک حصّہ Anglican قبرستان میں واقع ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دورۂ نیوزی لینڈ کے دوران 6 مئی 2006ء کو ایک استقبالیہ تقریب کے بعد پروفیسر رِیگ کے ایک پوتے اور پوتی کو شرفِ ملاقات بخشا۔ حضورانور کے دریافت فرمانے پر انہوں نے بتایا کہ وہ دونوں پروفیسر صاحب کی دوسری بیوی سے ہیں جو انڈین تھیں۔ نیز اُن کو اپنے دادا کے اسلام قبول کرنے کا علم ہے اور یہ بھی کہ اُن کی موت بھی اسلام کی حالت میں ہوئی تھی اور یہ بھی علم ہے کہ وہ بہت نیک سیرت اور بالکل مجرّد اور مختلف آدمی تھے۔

پروفیسر کلیمنٹ رِیگ 18 یا 19 ستمبر 1852ء میں Stourbridge (ووسٹر شائر۔ انگلستان) میں پیدا ہوئے۔ صرف پانچ ماہ کی عمر میں والدہ کی شفقت سے محروم ہوئے۔ پانچ سال کے تھے تو آپ کے والد (Clement Ingleby Wragge) بھی وفات پاگئے۔ پھر آپ کی پرورش غالباً آپ کی دادی Emma Wragge نے کی جو Staffordshire کے گاؤں Oakamoor میں مقیم تھیں۔ وہیں آپ نے ابتدائی تعلیم Uttoxeter گرائمر سکول میں حاصل کی۔ 1865ء میں اپنی سرپرست کی وفات کے بعد آپ اپنے رشتہ داروں کے پاس لندن آگئے جہاں اپنے مرحوم والد کے تتبع میں قانون کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے Lincoln's Inn میں داخلہ لیا۔ مگر ساتھ ساتھ Navigation کی بھی تربیت حاصل کی۔ نیز میڈیکل کے طلباء کے ہمراہ St. Bartholomew's Hospital میں آپریشن کے عمل کا مشاہدہ کرتے رہے۔

1874ء میں پروفیسر رِیگ نے ایک تجارتی بحری جہاز پر سڈنی کا سفر کیا اور کئی ماہ تک آسٹریلیا کے علاقوں 'نیوساؤتھ ویلز' اور 'کوئنزلینڈ' کے نیم آباد علاقوں میں تحقیق میں مصروف رہے۔ 1875ء میں سان فرانسسکو اور Salt Lake City کی سیاحت اور تحقیقی سفر کیا۔ اس دوران Mormon مذہب والوں سے متأثر بھی ہوئے اور اس فرقہ کے بارہ میں مضامین شائع کروائے۔

13 ستمبر 1877ء کو پروفیسر رِیگ نے محترمہ Leonora Edith Florence Eresby سے شادی کی۔ ان کے ہاں سات بچے پیدا ہوئے۔ آپ کے ایک بیٹے کی فوج میں خدمات کے دوران 1915ء میں زخمی ہوکر وفات ہوگئی تھی۔ جبکہ ایک چھوٹے بیٹے کا 1908ء میں ہندوستان کے سفر کے دوران لاہور میں اپنے والدین کے ہمراہ حضرت مسیح موعودؑ کے پاس حاضر ہونے کا ذکر ملتا ہے۔

آپ کی دوسری شادی ایک ہندوستانی خاتون سے ہوئی جن سے پیدا ہونے والے ایک بیٹے کے دو بچے Catherine اور Stewirt Wragge Wragge نیوزی لینڈ میں مقیم ہیں۔

پروفیسر رِیگ کی محکمہ موسمیات میں ابتدائی ڈیوٹی ایک موسمیاتی مرکز میں تھی۔ پھر Scottish Meteorological Society کے سیکرٹری کی طرف سے آپ کو Ben Nevis کے مقام پر ایک موسمیاتی رصدگاہ قائم کرنے کا کہا گیا۔ آپ روزانہ پہاڑ کی چوٹی پر قائم اس مشاہدہ گاہ تک جاکر اعدادوشمار نوٹ کرتے اور آپ کی اہلیہ اُس دن کے سطح سمندر پر موسمیاتی اثرات حاصل کرتیں۔ پھر دونوں اپنے اعدادوشمار کا تقابل کرلیتے۔ یوں کئی ماہ تک بلاناغہ یہ اعدادوشمار اکٹھے کرنے پر سوسائٹی کی طرف سے آپ کو گولڈ میڈل دیا گیا۔

1883ء میں اپنی ایک مالدار خالہ کی وفات پر پروفیسر رِیگ کو خاصی دولت ورثہ میں ملی۔ اس سے اگلے سال آپ آسٹریلیا کے شہر Adelaide کے پاس آباد ہوگئے اور Walkerville کے مقام پر Terrens Observatory قائم کی۔ دوسری مشاہدہ گاہ Mount Lofty کے مقام پر تھی۔ اسی طرح 1886ء میں آپ نے Royal Meteorological Society of Australia کی بنیاد رکھنے والے اہم ممبر کے طور پر کام کیا اور آسٹریلیا کے علاوہ سکاٹ لینڈ میں بھی موسمیاتی رصدگاہیں قائم کیں۔

1886ء میں آپ کو کوئنزلینڈ کی حکومت کی طرف سے موسمیات کے موضوع پر ایک اہم رپورٹ تیار کرنے کا منصوبہ سپرد کیا گیا جس کا مقصد طوفانوں کی صورت میں جہازوں کو پہنچنے والے نقصانات میں کمی لانا تھا۔ آپ کی رپورٹ اتنی عمدہ تھی کہ آپ کو کوئنزلینڈ کے لئے سرکاری میٹیریالوجسٹ مقرر کردیا گیا۔ 1890ء تک آپ نے کوئنزلینڈ میں رصدگاہوں اور موسمیاتی مراکز کا ایک جال بچھادیا۔ ایک شخص Inigo Owen Jones کی ٹریننگ بھی کی جس نے بعدازاں خوب نام کمایا۔

پروفیسر رِیگ نے 1891ء میں میونخ (جرمنی) اور 1898ء اور 1900ء میں پیرس میں منعقد ہونے والی عالمی کانفرنسوں میں بھی شرکت کی۔ آپ کی اصل وجہ شہرت طوفانوں کے نام تجویز کرنا ہے۔ نیز آپ نے آسٹریلیا میں دریائی پانی کا رُخ موڑنے اور ضرورت کے مطابق پانی کے استعمال کا منصوبہ بھی پیش کیا جو موجودہ دور میں Snowy Mountains Scheme کے تحت قابل عمل بنا۔

1990 میں شائع ہونے والی آسٹریلین ڈکشنری آف بایوگرافی کے مطابق آپ ایک طویل قامت، پتلے دبلے، پُرجوش طبیعت کے مالک اور ہمہ وقت کام میں مصروف رہنے والے انسان تھے۔

پروفیسر رِیگ نے 1896ء میں سولہ صفحات پر مشتمل ایک کتابچہ "Meteorology of Tasmania" شائع کیا۔ 1898ء سے آپ نے "Wragge's Australian Weather Guide and Almanac" شائع کرنی شروع کی جس میں موسمیاتی معلومات کے علاوہ علم ارضیات، جھاڑیوں والے علاقہ میں رہنے کا فن (Bushcraft) زراعت، معدنیات، پانی کی فراہمی اور محکمہ ڈاک کی بابت بھی مفید معلومات ہوا کرتی تھیں۔ 1902ء میں آسٹریلیا کی خشک سالی کے سدّباب کے لئے پروفیسر رِیگ نے متعدد Stiger Votex توپیں خریدیں تاکہ ان کی فائرنگ سے بادلوں سے پانی برسانے کا تجربہ کیا جائے۔ تاہم یہ تجربہ ناکام رہا۔

آپ کی ایک کتاب "The Romance of the South Seas" تین صد صفحات سے زیادہ ضخیم ہے جو لندن سے 1906ء میں شائع ہوئی۔

1903ء میں پروفیسر رِیگ نے کوئنزلینڈ میں اپنی ملازمت سے استعفیٰ دے دیا تھا جس کی ایک وجہ آپ کے اخراجات اور فنڈز میں کمی کی جانے والی بھی تھی۔

کوئنزلینڈ کی حکومت سے معاہدہ مکمل ہونے پر پروفیسر رِیگ نے کئی سال تک متعدد سفر اختیار کئے مثلاً 1904ء میں Celedonia، Cook Island اور Tahiti گئے اور مقامی جانداروں کا بغور مطالعہ کیا۔ نیز Rarotonga کی حکومت کے لئے مقامی کیڑوں مکوڑوں کے بارہ میں ایک مفصّل رپورٹ بھی تحریر کی۔

1908ء میں آپ نے کامن ویلتھ آسٹریلیا میں Bureau of Meteorology میں نوکری کی درخواست کی جو قبول نہ ہوسکی۔ تب آپ نیوزی لینڈ چلے آئے جہاں پہلے لمبا عرصہ Dunedin میں مقیم رہے اور پھر آک لینڈ میں Birkenhead کے علاقہ میں مقیم ہوگئے۔ یہاں آپ اپنی شریک حیات Louisa Emmeline Home کے علاوہ ایک اینگلو انڈین بیوی کے ساتھ رہتے رہے۔ دوسری اہلیہ کے بارہ میں کہا جاتا ہے کہ وہ Theosophist تھیں۔ یہاں آپ نے ''رِیگ انسٹیٹیوٹ'' اور میوزیم بھی قائم کیا جس کو بعدازاں آتش زنی سے نقصان بھی پہنچا۔ نیز آپ نے کچھ باغات بھی "Waiata Tropical Gardens" کے نام سے قائم کئے۔

10 دسمبر 1922ء کو پروفیسر رِیگ کی وفات اچانک دماغ کو خون کی فراہمی معطّل ہوجانے کے سبب ہوئی۔ آپ کے بعد آپ کا بیٹا Kismet K Wragge ''رِیگ انسٹیٹیوٹ'' کا فرسٹ آفیسر بنا۔

پروفیسر رِیگ 1908ء میں ہندوستان کی سیاحت پر تھے۔ آپ نے لاہور میں لیکچر دیا تو آپ کی گفتگو سے حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کو احساس ہوا کہ آپ تعصب سے پاک اور انصاف پسند ہیں۔ چنانچہ حضرت مفتی صاحبؓ نے آپ سے ملاقات کی اور پوچھا کہ آپ دنیا میں گھومے ہیں کیا کبھی کوئی خدا کا برگزیدہ بھی دیکھا؟ پھر حضرت مسیح موعودؑ کے دعاوی بتائے جس پر پروفیسر صاحب نے کہا کہ مَیں تو ایسے ہی آدمی کی تلاش میں ہوں اور پھر حضرت اقدسؑ سے ملاقات کا اشتیاق ظاہر کیا۔ چنانچہ 12 مئی کو قبل ظہر ''احمدیہ بلڈنگ لاہور'' میں پروفیسر صاحب کو شرفِ باریابی نصیب ہوا۔ آپ نے دورانِ ملاقات متعدد مسائل دریافت کئے جن کے نہایت لطیف، مسکت اور جامع جوابات سُن کر آپ نے حضورؑ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ''مجھے اپنے سوالات کا جواب کافی اور تسلّی بخش ملنے سے بہت خوشی ہوئی اور مجھے ہر طرح سے کامل اطمینان ہوگیا اور یہ اطمینان دلانا خدا کے نبی کے سوا کسی میں نہیں''۔

مسٹر رِیگ 18 مئی کو دوبارہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور روحانی امور سے متعلق مزید کئی سوالات کئے۔ حضورؑ نے ہر سوال کے جواب میں ایسی مختصر مگر جامع روشنی ڈالی کہ وہ وجد میں آکر کہنے لگے کہ مَیں تو خیال کرتا تھا کہ سائنس اور مذہب میں بڑا تضاد ہے مگر آپؑ نے تو اس تضاد کو بالکل اٹھادیا ہے۔ حضورؑ نے فرمایا کہ یہی تو ہم ثابت کررہے ہیں کہ مذہب بالکل سائنس کے مطابق ہے اور سائنس خواہ کتنا ہی عروج پکڑ جائے مگر قرآن کی تعلیم اور اسلام کے اصولوں کو ہرگز ہرگز نہ جھٹلا سکے گی۔

پروفیسر صاحب بعدازاں احمدی ہوگئے اور وفات تک احمدیت پر قائم رہے۔ ان کے خطوط حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے پاس آتے رہے۔ نیز حضورؑ سے ملنے کے بعد اُن کے لیکچروں میں ارتقائے انسانی اور حضرت مسیح علیہ السلام کے بارہ میں موجودہ عیسائی عقائد اور خیالات میں واضح تبدیلی نظر آنے لگی۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 12 اپریل 2012ء میں مکرم جمیل الرحمٰن صاحب کی ایک نظم شامل اشاعت ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

ہمارا کیا ہمیں ہر حال میں جاں سے گزرنا ہے
سنور جائے نصیب عشق جیسے بھی سنورنا ہے
ہوا میں کاٹ ہو خنجر کی یا لہریں ہوں طوفانی
چناب اس بار بھی کچے گھڑے پر پار کرنا ہے

رواجوں اور مزاجوں کو بدل دیں تو برا کیا ہے
گرہ میں کیا ہے دنیا کی، یہ شور ناروا کیا ہے
خبر اس کو اگر اب تک نہیں موسم بدلنے کی
زمانہ کم نظر خود ہے گلستاں کی خطا کیا ہے
وہ دن آئے کہ پھولوں کو قدم شاخوں پہ دھرنا ہے
چناب اس بار بھی کچے گھڑے پر پار کرنا ہے

رفیقو، حوصلے ہر حال میں رکھنا جواں اپنے
نہیں پہچانتے اہلِ وفا کو مہرباں اپنے
کہاں تک بجلیاں کوندیں گی غم کی دھوپ چمکے گی
نگہباں ہے خدا اپنا، محمدؐ سارباں اپنے
ہمیں منزل سے پہلے راستے میں کب ٹھہرنا ہے
چناب اس بار بھی کچے گھڑے پر پار کرنا ہے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
October 13, 2017 – October 19, 2017

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday October 13, 2017

00:05	World News
00:25	Tilawat: Surah Al-Mujaadalah, verses 1-23.
00:40	Dars-e-Tehreerat
00:55	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 11.
01:25	Huzoor's Jalsa Salana Address
02:25	In His Own Words
03:00	Spanish Service
03:40	Pushto Muzakarah
04:20	Tarjamatul Qur'an Class: Recorded on January 3, 1996.
05:25	Seekers Of Treasure
06:00	Tilawat
06:20	Dars-e-Hadith
06:35	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 12.
07:00	Beacon Of Truth
08:00	From Democracy To Extremism
09:00	Pan African Dinner: Recorded on November 26, 2011.
09:30	History Of Cordoba
09:55	In His Own Words
10:30	Food For Thought
11:00	Deeni-o-Fiqahi Masail
11:30	Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
12:00	Live Friday Sermon
13:00	Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
13:30	Tilawat [R]
13:55	Seerat Sahaba Rasool
14:30	Shotter Shondhane
15:30	From Democracy To Extremism [R]
16:30	Friday Sermon [R]
18:00	World News
18:30	Beacon Of Truth [R]
19:30	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il [R]
20:00	Pan African Dinner [R]
20:30	Seerat Sahaba Rasool [R]
21:00	In His Own Words [R]
21:35	From Democracy To Extremism [R]
22:30	Friday Sermon [R]

Saturday October 14, 2017

00:00	World News
00:30	Tilawat
00:50	Masjid Yadgar Rabwah
01:00	Yassarnal Qur'an
01:30	Pan African Dinner
02:00	Food For Thought
02:35	In His Own Words
03:10	Beacon Of Truth
04:00	Friday Sermon
05:30	Deeni-o-Fiqahi Masail
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 53.
07:00	Pakistan In Perspective
07:30	Journey To Islam
08:00	International Jama'at News
08:50	Friday Sermon: Recorded on October 13, 2017.
10:00	In His Own Words
10:35	Qur'anic Archaeology
11:10	Indonesian Service
12:10	Tilawat [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan
14:05	Bangla Shomprochar
15:15	Qur'anic Archeology [R]
16:00	Live Rah-e-Huda
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:30	Pakistan In Perspective [R]
19:00	Journey To Islam [R]
19:30	A Trip To Kashmir
20:00	Ansarullah Ijtema UK
21:00	International Jama'at News [R]
21:50	Qur'anic Archaeology [R]
22:30	Friday Sermon [R]
23:30	A Trip To Kashmir [R]

Sunday October 15, 2017

00:10	World News
00:30	Tilawat
00:45	Dars-e-Hadith
01:00	Al-Tarteel
01:30	Ansarullah Ijtema UK
02:30	In His Own Words
03:00	Pakistan In Perspective
03:30	Journey To Islam
04:10	Friday Sermon
05:30	Qur'anic Archaeology
06:00	Tilawat
06:20	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:40	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 12.
07:00	Rah-e-Huda: Recorded on October 14, 2017.
08:35	One Minute Challenge
09:05	Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat
10:05	In His Own Words
10:35	Seekers Of Treasure
11:20	Indonesian Service
12:20	Tilawat [R]
12:40	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon [R]
14:10	Shotter Shondhane
15:10	Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat [R]
16:10	In His Own Words [R]
16:45	Ghazwat-e-Nabi
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:20	Rah-e-Huda [R]
19:55	Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat [R]
21:30	Ghazwat-e-Nabi [R]
22:15	The Concept Of Bai'at
22:00	A Visit To Sawat Valley
22:30	Friday Sermon [R]
23:40	One Minute Challenge [R]

Monday October 16, 2017

00:15	World News
00:30	Tilawat
00:45	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
01:05	Yassarnal Qur'an
01:25	Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat
02:30	Ghazwat-e-Nabi
03:15	Friday Sermon
04:25	Introduction To Waqf-e-Jadid
04:45	Seekers Of Treasure
05:25	One Minute Challenge
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Hadith
06:25	Al-Tarteel: Lesson no. 53.
06:55	Rencontre Avec Les Francophones: Recorded on November 17, 1997.
07:20	From Democracy To Extremism
08:15	Jalsa Salana Speeches
08:55	Inauguration Of Tahir Mosque in Catford
09:50	In His Own Words
10:20	Kids Time
10:55	Friday Sermon: Recorded on May 5, 2017.
12:00	Tilawat [R]
12:15	Dars-e-Hadith [R]
12:25	Al-Tarteel [R]
12:55	Friday Sermon: Recorded on November 4, 2011.
13:55	Bangla Shomprochar
15:00	Inauguration of Tahir Mosque in Catford [R]
15:55	In His Own Words [R]
16:30	International Jama'at News
17:25	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:15	Somali Service
18:55	Jalsa Salana Speeches [R]
19:30	Kids Time [R]
20:05	Inauguration of Tahir Mosque in Catford [R]
21:00	In His Own Words [R]
21:35	From Democracy To Extremism
22:35	Rencontre Avec Les Francophones [R]
23:00	History of MTA In Mauritius
23:35	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood

Tuesday October 17, 2017

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Dars-e-Hadith
00:45	Al-Tarteel
01:20	Inauguration of Tahir Mosque in Catford
02:25	In His Own Words
03:00	International Jama'at News
04:00	Rencontre Avec Les Francophones
04:25	From Democracy To Extremism
05:20	Jalsa Salana Speeches
06:00	Tilawat
06:20	Dars-e-Tehreerat
06:35	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 13.
07:00	Liqa Ma'al Arab: Recorded on May 9, 1996.
07:55	Story Time: Part 38.
08:20	InfoMate
09:00	Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat
09:55	In His Own Words
10:30	Khilafat-e-Haqqa Islamiya
11:00	Indonesian Service
12:05	Tilawat [R]
12:20	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on October 13, 2017.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat [R]
16:05	In His Own Words [R]
16:40	Signs Of The Latter Days
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:20	Story Time [R]
18:40	InfoMate [R]
19:10	Khilafat-e-Haqqa Islamiya [R]
20:00	Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat [R]
20:55	In His Own Words [R]
21:30	Signs Of The Latter Days [R]
22:25	Liqa Ma'al Arab [R]
23:35	Discover Alaska

Wednesday October 18, 2017

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Dars-e-Tehreerat
00:45	Yassarnal Qur'an
01:20	Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat
02:15	In His Own Words
03:00	Khilafat-e-Haqqa Islamiya
03:35	InfoMate
04:05	Liqa Ma'al Arab
05:05	Signs Of The Latter Days
06:00	Tilawat
06:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 53.
07:00	Question And Answer Session: Recorded on May 20, 1995.
07:35	History Of Cordoba
08:00	Persecution Of Ahmadis
08:30	History Of MTA In Mauritius
09:00	Lajna Imaillah Ijtema UK
10:00	In His Own Words
10:30	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
11:00	Indonesian Service
12:00	Tilawat [R]
12:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on October 13, 2017.
14:00	Bangla Shomprochar
15:00	Lajna Imaillah Ijtema UK [R]
16:00	In His Own Words [R]
16:30	Ghazwat-e-Nabi
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:30	Horizons d'Islam
19:30	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il [R]
20:00	Lajna Imaillah Ijtema UK [R]
21:00	In His Own Words [R]
21:30	Ghazwat-e-Nabi [R]
22:30	Question And Answer Session [R]
23:15	Al-Maa'idah

Thursday October 19, 2017

00:00	World News
00:25	Tilawat
00:40	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
01:00	Al-Tarteel
01:30	Lajna Imaillah Ijtema UK
02:30	In His Own Words
03:00	Persecution Of Ahmadies
03:30	Masjid-e-Aqsa Rabwah
04:00	Question And Answer Session
04:40	Life Of The Holy Prophet Muhammad (saw)
05:00	Ghazwat-e-Nabi
06:05	Tilawat: Surah Al-Hajj verses 1-38. Part 17.
06:20	Dars-e-Tehreerat
06:35	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 73.
07:00	Tarjamatul Qur'an Class: Recorded on December 7, 1995.
08:05	Shama'il-e-Nabwi
08:40	The Prophecy Of Khilafat
09:00	Huzoor's Jalsa Salana Address
10:05	In His Own Words
10:35	Safar-e-Hajj
11:15	Japanese Service
11:35	History Of Cordoba
12:00	Tilawat [R]
12:15	Dars-e-Tehreerat [R]
12:30	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on August 25, 2017.
14:05	Beacon Of Truth
15:00	Huzoor's Jalsa Salana Address [R]
16:05	In His Own Words [R]
16:35	Persian Service
17:05	Roots To Branches
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:30	Pakistan In Perspective
19:00	Journey To Islam
19:30	Shama'il-e-Nabwi [R]
20:05	Friday Sermon [R]
21:00	In His Own Words [R]
21:30	Safar-e-Hajj [R]
22:25	Tarjamatul Qur'an Class [R]
23:30	Roots To Branches

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:info@alfazlintl.org

Vol 24 | Friday 13 October 2017 | Issue No. 41

امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی اگست 2017ء

تقریب بیعت۔جلسہ سالانہ جرمنی کے اختتامی اجلاس میں تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابیاں حاصل کرنے والے طلباء میں اسناد اور ایوارڈز کی تقسیم۔

غیر مسلموں کی طرف سے اسلام پر ایک جنگجو مذہب ہونے کے الزام کا قرآن وحدیث اور تاریخی حقائق کی روشنی میں ردّ اور اسلام کی پُرامن تعلیم کا بیان۔آج ہر احمدی کا فرض ہے کہ غیر مسلموں کے منہ بھی اسلام کی حقیقی تعلیم کو بتا کر بند کریں اور مسلمانوں کو بھی بتا دیں کہ اب اگر تم اسلام کی ترقی دیکھنا چاہتے ہو اور اس کا حصّہ بننا چاہتے ہو تو مسیح محمدی کی جماعت میں شامل ہو کر ہی کر سکتے ہو۔

اب اسلام نے پھیلنا ہے اور یقیناً پھیلنا ہے اور اپنی امن پسند تعلیم سے پھیلنا ہے۔انشاء اللہ تعالیٰ۔

(جلسہ جرمنی 2017ء کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ کا بصیرت افروز اختتامی خطاب)

جلسہ کے اختتام پر افریقن، میسیڈونین، کوسوون احباب کے پاکیزہ دینی نغمات۔نومبایعات خواتین اور نومبایع مردوں کی حضور انور سے الگ الگ اجتماعی ملاقاتیں۔

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

27اگست 2017ء بروز اتوار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے پانچ بجے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصّہ میں تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

آج جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ کا تیسرا اور آخری روز تھا۔ پروگرام کے مطابق پونے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔

تقریب بیعت

بعدازاں پروگرام کے مطابق بیعت کی تقریب ہوئی۔ یہ ایک عالمی بیعت تھی جو MTA انٹرنیشنل کے ذریعہ دنیا بھر میں براہ راست Live نشر ہوئی اور دنیا کے تمام ممالک میں آباد احمدی احباب نے اِس مواصلاتی رابطے کے ذریعہ اپنے پیارے آقا کی بیعت کی سعادت پائی۔

آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر البانیا، گیمبیا، غانا، جرمنی، عراق، یمن، مراکش، جورڈن، سیریا، ترکی اور لتھوینیا سے تعلق رکھنے والے 33 افراد نے بیعت کا شرف پایا۔آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔

بیعت کی تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ کی اختتامی تقریب کے لئے جونہی سٹیج پر تشریف لائے تو ساری جلسہ گاہ فلک شگاف نعروں سے گونج اُٹھی اور احباب جماعت نے بڑے پُرجوش انداز میں نعرے بلند کئے۔

اختتامی تقریب

اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم محمد الیاس منیر صاحب مبلغ سلسلہ جرمنی نے کی اور بعدازاں اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ اور جرمن ترجمہ مکرم ارباب احمد صاحب مبلغ جرمنی نے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزم مرتضیٰ منان (طالبعلم جامعہ احمدیہ جرمنی) نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

پیش کیا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے اور اعلیٰ کارکردگی دکھانے والے طلباء کو سندات اور میڈل عطا فرمائے۔

تعلیمی ایوارڈ

حضور انور کے دست مبارک سے درج ذیل خوش نصیب طلباء نے تعلیمی ایوارڈ حاصل کئے۔

1۔عبیدہ رشید رانا صاحب PhD in Medical

2۔ ڈاکٹر سلطان محمد صاحب PhD in Biochemical Engineering

3۔اسامہ احمد صاحب State Examination in Teaching

4۔عاصم احمد صاحب State Examination in Medical

5۔نوید علی منصور صاحب Magister in Int. Law & Masters of Intl. Law

6۔سجاول احمد صاحب M.Sc in Computer Science

7۔بصیر احمد شیخ صاحب Masters in Civil Engineering

8۔ عرفان احمد صاحب M.Sc in Computational Engineering

9۔مومن احمد بھٹی صاحب M.Sc. in Physics

10۔ بابر محی الدین بٹ صاحب Master of Engineering in Structural Engineering

11۔عبدالمتعال احمد صاحب M.Sc in Electrical and Computer Engineering

12۔منور احمد خلیل صاحب Master of Arts in European Master in Project Management

13۔عرفان احمد منان صاحب M.Sc in Civil Engineering

14۔ رافع احمد پال صاحب Master of Engineering in Electrical Engineering

15۔ ابراہیم احمد خلیل صاحب Master of Engineering in Precision Engineering

16۔فرہان احمد صاحب M.Sc in Mechanical Engineering

17۔فرخ قیوم صاحب M.Sc in Mechanical Engineering

18۔ڈاکٹر ابرار احمد صاحب Master of Public Health

19۔ عامر سعید خان صاحب M.Sc in Molecular Life Sciences

20۔توقیر سہیل احمد صاحب M.Sc in Medical Engineering

21۔اسماعیل طاہر صاحب MBA in Intl. Real Estate Management

22۔نعمان ناصر صاحب Master of Arts in Political Science

23۔رانا ضیاء اللہ صاحب M.Sc in Electrical Engineering

24۔ شاہد کلیم صاحب M.Sc in Power Engineering

25۔ رضوان ملک صاحب M.Sc in Information Management

26۔عمران منیر ملک صاحب M.Sc in International Finance

27۔ عطاء الوحید خان صاحب M.Sc in Economic and Computer Science

28۔ یاسر ایاز صاحب M.Sc in Agro Biotechnology

29۔مبارز الیاس صاحب M.Sc in Business Administration

باقی صفحہ نمبر 14 پر ملاحظہ فرمائیں